11

ماڈل درسی کتاب

اِسلامیات

پاکستان کے قومی نصاب 2022–23ء کے مطابق

کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان محفوظ ہیں۔

کتاب یا کتاب کا کوئی بھی حصہ ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع کرنا یا استعمال میں لانا ممنوع ہے۔

درسی کتاب **اسلامیات** برائے جماعت یازدہم

مؤلفین

مولانا ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن سعد، حافظ مدثر فاروق

معاون

حافظ محمد عمر صادق

ایڈیٹوریل بورڈ

- پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم
- پروفیسر ڈاکٹر نعیم خالد

زیر نگرانی

سید طفیل حسین بخاری

چیئرمین آزاد جموں وکشمیر ٹیکسٹ بک بورڈ

ممبران نظر ثانی کمیٹی

راجا محمد نصیر خان	ناظم اعلیٰ تحقیق و ترقی نصاب
اکرام الرشید	پروفیسر (ر) آزاد جموں وکشمیر یونی ورسٹی
ملک مظفر اقبال	اسسٹنٹ پروفیسر محکمہ ہائیر ایجوکیشن
ڈاکٹر محمد سلمان میر	سینئر ماہر مضمون محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن
ڈاکٹر عابد حسین کیانی	ماہر مضمون محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن
ڈاکٹر عطاء اللہ علوی	عربی معلم محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن
خواجہ اویس احمد	لیکچرار، محکمہ ہائیر ایجوکیشن
حافظ محمد ظریف ہاشمی	عربی معلم (ر) محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن
مقبول الرحمان عتیق	عربی معلم (ر) محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن
فرحانہ منصور	ماہر مضمون محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

ڈیسک آفیسر (آزاد جموں وکشمیر ٹیکسٹ بک بورڈ)

امجد حمید

زیر نگرانی

ڈاکٹر مریم چغتائی

ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

ممبران نظر ثانی کمیٹی

- اسماحمید
- تاثیر سلمیٰ
- ڈاکٹر مطیع الرحمٰن
- ڈاکٹر سلمان شاہد
- عظمیٰ حمید
- سعیدہ بنگش
- عابدہ فیض
- غزالہ
- حافظ محمد اسلم کھوکھر
- سارہ محمود
- اویس وقار
- ماریہ اقبال
- ڈاکٹر فخر الزمان
- سید سجاد علی شاہ
- ڈاکٹر خالد احمد
- عبید اللہ مینگل
- عبد المجید شاہ
- شبانہ شاہین
- حافظ حارث میر
- سلمان شاہد

ڈیسک آفیسر قومی نصاب کونسل

منصورہ ابراہیم، صائمہ عباس

زیر انتظام

پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم (سی ای او، کینٹب پبلشر، لاہور)

ڈائریکٹر پرنٹنگ

- حاجی فیض اللہ

ڈائریکٹر کوالٹی کنٹرول

- حاجی روح الامین

ڈیزائنر

- فہد خاور
- حافظ محمد ساجد
- حسنین علی

اوّل ایڈیشن

کینٹب پبلشر کی دیگر مطبوعات کی معلومات حاصل کرنے کے لیے آفیشل ویب سائٹ www.cantabpublisher.com کا وزٹ کریں۔

یا ہماری آفیشل ای۔میل info@cantabpublisher.com پر رابطہ کریں۔

اپنی آرا یا اغلاط کی نشان دہی کے لیے info@cantabpublisher.com اور textbooks@snc.gov.pk پر رابطہ کیجیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے“

پیش لفظ

دینِ اسلام ہر دور میں مکمل رہ نمائی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس کتاب میں قرآن و سنّت کی تعلیمات، عقائد، عبادات، حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مبارک سیرت، انفرادی اور اجتماعی اخلاقیات اور اسلام کی ممتاز شخصیات کا تعارف کرواتے ہوئے دورِ حاضر کے اہم مسائل کا حل قرآن و سُنّت کی مستند تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں موجود اسلامیات کی یہ درسی کتاب پاکستان کے قومی نصاب 23-2022ء کے عین مطابق لکھی گئی ہے۔ مستند اسلامی تعلیمات سے آگہی کے ساتھ طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ معیاری، منفرد اور مفید تدریسی مواد فراہم کرنے کے لیے یہ کتاب مضبوط کردار ادا کرے گی۔

تدریسی کتاب اور اس کے عملی اطلاق کے درمیان فرق کو ختم کرنے اور علم اور صلاحیت کو یکساں توجہ دینے کے لیے یہ کتاب، آن لائن ورک شیٹس، عملی سرگرمیوں، بامقصد گھر کے کام اور پراجیکٹ کی مدد سے ایک بہترین کوشش ہے۔ تدریسِ اسلامیات کو موثّر اور مزید مفید بنانے کے لیے بلومز ٹیکسانومی کے درجات اور جماعت نہم، دہم اور یازدہم کے امتحانی بورڈز کے پرچہ جات کے نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے مشقیں تیار کی گئی ہیں، تاکہ طلبہ ابھی سے حاصلاتِ تعلّم پر مبنی امتحانات میں شرکت کے لیے تیار ہوں۔ دُعا ہے کہ یہ نصابی کتاب اساتذۂ کرام اور طلبہ کے لیے یکساں قیمتی وسیلہ کے طور پر کام آئے، اسلام سے گہری محبت اور تفہیم کو فروغ دینے کا باعث بنے اور ہماری آنے والی نسلوں کو اس اُمّت کا درد رکھنے والا ایک قیمتی فرد بنائے۔

مدیر، کیٹب پبلشر، لاہور

کتاب کی اہم خصوصیات و طریقہ تدریس

سبق کے آغاز میں علم اور صلاحیت کی نمایاں تقسیم، اہم ترین، سبق کا جامع تعارف، کیو آر کوڈ کی صورت میں ویڈیو لیکچرز اور متعلقہ تصاویر کے ذریعے ابتدائی صفحہ کو دیدہ زیب اور مفید بنایا گیا ہے۔

طلبہ اور اساتذہ کی سہولت کے لیے متن سے متعلقہ ویڈیو لیکچر کا کیو آر کوڈ، مشکل الفاظ کے درست تلفظ و معانی، اہم اصطلاحات کی جامع وضاحت، دل چسپ معلومات، سرگرمیاں اور رہ نمائے اساتذہ کی اسی صفحہ پر موجودگی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

حاصلاتِ تعلّم کے مطابق مشقی سوالات، کیو آر کوڈ کی صورت میں مزید عملی مشق اور اختتام پر عملی منصوبے کے ذریعے تعلیمات کو عملی زندگی میں لاگو کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حاصلات تعلم پر مبنی آن لائن ماڈل ویڈیو لیکچر

نمایاں خصوصیات

جامع طریقہ تعلیم

طلبہ کو ویڈیوز، سیمولیشن، تصاویر، گرافس، نقشہ جات، اور عملی ورک شیٹس کے ذریعے مشغول رکھا گیا ہے۔

منظم اور جامع لیسن پلان

حاصلات تعلم کے مطابق اور واضح تدریسی مقاصد سے آراستا لیسن پلان، جن کو PPTs، اور سوالیہ بنک کے ساتھ منسلک کرکے موثر بنایا گیا ہے۔

ملٹی میڈیا کا استعمال

بصری و سمعی ذرائع کا بخوبی استعمال تاکہ دلچسپی برقرار رہے۔

مشق اور طلبہ کی نگرانی

متنوع سوالات کے ذریعے حاصل تعلم کی مشق اور پیشرفت کی نگرانی۔

قابل قبول اور قابل رسائی

سَہْلُ الْحُصُول اور تمام سیکھنے والوں کے لیے یکساں طور پر مفید و موزوں۔

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن (PPT)

ویڈیو لیکچر (Video Lecture)

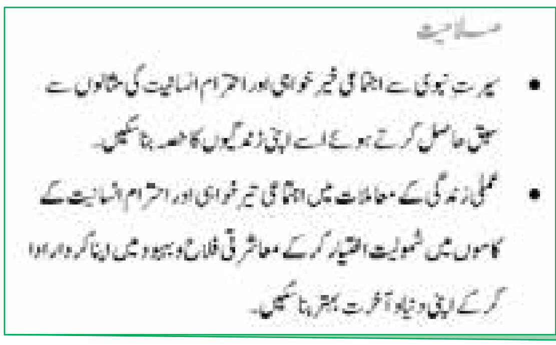

- سیرت نبوی سے اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت کی مثالوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکیں۔
- عملی زندگی کے معاملات میں اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت کے کاموں میں شمولیت اختیار کرکے معاشرتی فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کرکے اپنی دنیا و آخرت بہتر بنا سکیں۔

مزید سوالات برائے مشق
(Question Bank)

حاصل تعلم (SLO)

ورک شیٹ (Work Sheet)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

”شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے“

فہرست

نام اسباق	صفحہ نمبر
بابِ اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی عَلٰی صَاحِبِهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ	1
(الف) ترجمہ قرآن مجید	1
(ب) علوم القرآن	2
(ج) علوم الحدیث	9
بابِ دوم: ایمانیات و عبادات	22
ایمانیات (الف) توحید کے دلائل اور تقاضے	22
(ب) رسالت محمدی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی خصوصیات	28
(ج) ملائکہ پر ایمان	35
(د) کتبِ سماویہ پر ایمان	39
(ہ) آخرت پر ایمان	44
عبادات (الف) فلسفۂ نماز	49
(ب) فلسفۂ زکوٰۃ و صدقات	54
(ج) فلسفۂ صوم	59
(د) فلسفۂ حج و قربانی	64
بابِ سوم: سیرتِ طیبہ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ	70
(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہ طور مثالی سربراہِ خاندان	70
(ب) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہ طور مثالی سربراہِ ریاست	75
(ج) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہ طور مثالی سپہ سالار	80
(د) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی معاشی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ	86
بابِ چہارم: اخلاق و آداب	92
(الف) اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت	92
(ب) اخلاقی رذائل سے اجتناب (تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی، بد عنوانی)	98

(ج) معاشرتی تعلق کے اخلاق و آداب	103
بابِ پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت	108
(الف) حقوق العباد (اساتذہ کرام، معاون عملہ، زوجین، اولاد، بیوہ)	108
(ب) وراثت کی اسلامی تعلیمات	114
(ج) نکاح و طلاق کی اسلامی تعلیمات	118
بابِ ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام	123
(الف) خلافتِ راشدہ	123
(ب) ائمۂ اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم	128
(ج) صوفیائے کرام (سید مہر علی شاہ اور میاں شیر محمد شرقپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا)	133
بابِ ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے	137
(الف) قانون کی پاس داری	137
(ب) اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں	142
(ج) اسلاموفوبیا اور ہماری ذمہ داریاں	147
اشاریہ، کتابیات	152

باب اوّل قرآن مجید و حدیث نبوی عَلیٰ صَاحِبِهِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ

(الف) ترجمہ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم

منتخب سورتوں کا تعارف، بامحاورہ تراجم اور مرکزی مضامین سمجھ کر عملی زندگی میں ان سے رہ نمائی حاصل کر سکیں۔

علم

- منتخب سورتوں کے تعارف اور شانِ نزول سے واقف ہو سکیں۔
- سورتوں میں موجود منتخب الفاظ کے معانی سے آگاہ ہو سکیں۔
- مذکورہ سورتوں کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر سمجھ سکیں۔
- سورتوں میں موجود تعلیمات کا فہم حاصل کر سکیں۔
- سورتوں میں موجود تعلیمات پر عمل کرنے کے دنیاوی و اخروی فوائد و ثمرات اور عمل سے گریز کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- سورتوں میں موجود تعلیمات کو اپنی زندگی میں اپنا سکیں۔
- منتخب سورتوں میں مذکور تعلیمات کو سمجھ کر روزمرّہ زندگی میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام دے سکیں۔

جماعت یازدہم کے نصاب میں مذکور سورتیں اور قصص

قصص: غزوۂ احد (سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَانَ)، غزوۂ بدر (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ)، غزوۂ تبوک (سُوْرَۃُ التَّوْبَة)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَانَ، سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ، سُوْرَۃُ التَّوْبَة

سرگرمی

- اس سبق کی تدریس کے لیے کینٹب پبلشر کے شائع کردہ "مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلبہ وطالبات" سے استفادہ کیا جائے۔
- "ترجمہ قرآن مجید" لازمی مضمون کے طور پر علیحدہ جماعت میں پڑھایا جائے۔
- منتخب سورتوں میں سے کسی ایک موضوع پر مفصّل نوٹ لکھیں۔
- مذکورہ سورتوں میں سے کسی ایک کے مرکزی مضامین پر مشتمل چارٹ بنائیں۔
- منتخب سورتوں میں سے مذکور کسی ایک ہستی کے بارے میں پریزنٹیشن بنائیں اور جماعت میں پیش کریں۔
- متعلقہ سورتوں میں انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کے واقعات سے متعلق مستند ذرائع سے معلومات تلاش کریں اور ہم جماعتوں کو بتائیں۔

(ب) عُلومُ القُرآن

حاصلاتِ تعلّم فضائلِ قرآن، اسمائے قرآن، مکّی و مدنی سورتوں کا تعارف، آیاتِ احکام کے بارے میں جان کر قرآن کریم پر ایمان پختہ کر سکیں۔

علم

- قرآن مجید کے فضائل اور خصوصیات (عالم گیریت، ابدیت، جامعیت اور کاملیت) جان سکیں۔
- قرآن مجید کے اسمائے مبارکہ اور ان کے معانی کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔
- مکّی، مدنی سورتوں کی تعریف اور خصوصیات جان سکیں۔
- آیاتِ احکام کے بنیادی تصوّر سے آگاہ ہو سکیں۔

صلاحیت

- اس بات پر ایمان پختہ کر سکیں کہ قرآن مجید ایک الہامی اور معجزاتی کتاب ہے۔
- اعجاز القرآن پر یقین رکھتے ہوئے قرآن مجید کو آخری اور ابدی سرچشمۂ ہدایت سمجھتے ہوئے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔

اہم ترین قرآن مجید دنیا کے تمام جدید و قدیم علوم کا سرچشمہ ہے۔

آسمانی کتب کے نزول کا سلسلہ قرآن مجید پر مکمل ہو چکا ہے اور اب قیامت تک کوئی کتاب نازل نہ ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی حفاظت کا ذِمّہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اور یہ ہر قسم کی تحریف سے کلی طور پر پاک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾ (سورۃ الحجر، آیت:9)

ترجمہ: ”بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔“

ذیل میں موجود سبق میں ہم قرآن مجید کے فضائل، خصوصیات اور دیگر اہم مضامین کا مطالعہ کریں گے۔

قرآن مجید کے فضائل

قرآن مجید کی تلاوت باعث برکت و سعادت ہے اور حدیث مبارک کے مطابق اس کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیوں کا وعدہ کیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم کی حفاظت کا ذِمّہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے، اسی لیے اس کی تعلیمات ابدی اور دائمی ہیں۔ یہ وہ آسمانی کتاب ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور یہ تا قیامت انسانیت کی رہ نمائی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”(یہ) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (یہ) پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔“ (سورہ البقرہ، آیت:2)

قرآن مجید کو حفظ کرنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قرآن مجید کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“ (صحیح بخاری، حدیث:5027)

قرآن مجید کی خصوصیات

عالم گیریت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل فرمائی جن کی نبوت کے بارے

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

تَحۡرِیف	کسی متن میں تبدیلی

میں ارشاد فرمایا: قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (سورہ الاعراف، آیت:158)

ترجمہ: ”آپ فرما دیجیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالواسطہ قرآن مجید کی عالم گیریت کا اعلان فرمایا کہ اس قرآن کی ہدایت تمام انسانیت کے لیے ہے، نہ کہ کسی خاص قوم یا زمانے کے لیے۔ قرآن کریم کی تعلیمات کا عالم گیر ہونا اس لحاظ سے ہے کہ ہر زمانے اور ہر خطے کے افراد قرآنِ مجید سے فیض یاب ہو سکتے ہیں اور اس کی تعلیمات ایک بَحْرِ بے کَراں کی طرح ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سورۃ البقرہ کی تعلیمات سیکھنے میں بارہ سال کا طویل عرصہ صَرف کیا اور بعد ازاں بہ طور شکرانہ اونٹ بھی ذبح کیا۔ (شعب الایمان، حدیث:1805)

قرآن مجید کی تعلیمات فطری اور انسانی عقل کے عین مطابق ہیں، اسی لیے ہر دور کا انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ کتاب اِسی دور کے لیے نازل ہوئی ہے۔

جامعیت و اکملیّت

سابقہ آسمانی کتب میں سے بعض کتب صرف اخلاقیات اور معاشرتی تعلیمات پر مشتمل تھیں، جب کہ بعض کے مضامین میں صرف مُناجات اور دعاؤں کا ذکر تھا، مگر قرآن مجید ایسی جامع کتاب ہے، جس میں ہر پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اس میں عقائد و اعمال کا بیان بھی ہے اور اخلاقیات و روحانیت کا درس بھی۔ یہ کتاب سابقہ قوموں کے نصیحت آمیز تذکروں سے بھی معمور ہے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مناجات سے بھی۔ گویا صرف قرآن مجید ہی وہ جامع کتاب ہے جو انسان کی ہر علمی و عملی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

قرآن مجید مکمل اور کامل کتاب ہے، اس میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے، جو تمام پچھلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: ” آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام بہ طور دین پسند کر لیا“ (سورہ المائدہ، آیت:3)

ابدیت

قرآن مجید کی اہم خصوصیت ابدیت ہے، یعنی یہ کتاب ہمیشہ کے لیے ہے اور اس کے احکامات کبھی تبدیل نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو محفوظ کیا ہے اور اس کی حفاظت کا ذِمّہ خود لیا ہے۔

تضاد سے پاک ہونا

قرآن مجید کے مضامین اپنے معنیٰ و مفہوم میں بالکل واضح ہونے کے ساتھ تضادات سے پاک ہوتے ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام قرار دیا ہے اور اس کلام کی تاثیر کی وجہ سے بے شمار لوگ راہِ ہدایت پا گئے ہیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

بَحْرِ بے کَراں	ایسا سمندر جس کا کنارہ نہ ہو
مُناجات	نجات کے لیے اللہ سے دعا
تَضَادات	تضاد کی جمع، ضد، اختلاف
حَقَّانِیت	سچائی، صداقت
تاثِیر	اثر، خاصیت

سرگرمی

طلبہ قرآن مجید کی ان آیات کا آرٹ ورک تیار کریں، جن کے الفاظ یا معانی میں اعجاز اور فصاحت و بلاغت موجود ہو۔ اس سرگرمی کے لیے کسی عالم دین کی مدد لیں۔ اسکول یا کمرائے جماعت میں ایک نمائش کا اہتمام کریں، جس میں ان فن پاروں کی نمائش کی جائے اور طلبہ ان قرآنی آیات کی وضاحت کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

قرآن مجید کے فضائل مستند حوالہ جات سے بیان کریں اور اس کے اسمائے مبارکہ قرآن مجید سے تلاش کر کے مع معانی بیان کریں۔

سابقہ کتب کی تائید کنندہ

قرآن مجید کی اہم خصوصیت اس کا سابقہ الہامی کتابوں میں تحریف شدہ مواد کو منسوخ کرنا اور ان کی تعلیمات کی تصدیق کرتے ہوئے ان کو مکمل اور درست شکل میں پیش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "اور ہم نے آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلے کی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس پر نگران ہے۔ (سورہ المائدہ، آیت: 48)

قرآن مجید کے اسما

عربی زبان کا مشہور قول ہے کہ کسی شے کے ناموں کا زیادہ ہونا اس کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

قرآنِ مجید کے کئی نام ہیں، جن میں سے بعض نام ذاتی ہیں اور بعض صفاتی ہیں۔ ذاتی نام درج ذیل ہیں:

1. اَلْقُرْآنُ اس کا معنٰی ہے "بار بار پڑھی جانے والی کتاب" قرآن مجید کی تلاوت کی کثرت کی بنا پر اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

دلیل: اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ (سورۂ بنی اسرائیل آیت: 9)

ترجمہ: "بے شک یہ قرآن اُس راستہ کی طرف رہ نمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے"

2. اَلْفُرْقَانُ یعنی "فرق کرنے والی" یہ کتاب اپنے مضامین کے ذریعے اسلام اور کفر، حق اور باطل میں واضح فرق بتاتی ہے اس لیے اس کا نام الفرقان رکھا گیا ہے۔

دلیل: تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ (سورہ الفرقان، آیت: 1)

ترجمہ: "بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے اپنے بندے (نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر فرقان (قرآن مجید) نازل فرمایا تا کہ وہ تمام جہاں والوں کے لیے ڈرانے والے ہو جائیں۔"

3. اَلذِّكْرُ اس کا مطلب ہے "نصیحت بھری کتاب" قرآن مجید انسانیت کے لیے جا بجا نصائح ذکر کرتی ہے تا کہ لوگ ان میں غور و فکر کر کے عبرت حاصل کریں۔

دلیل: وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (سورہ النحل، آیت: 44)

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) نازل فرمایا تا کہ آپ لوگوں کے لیے واضح کر دیں جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

4. تَنْزِيْلٌ اس کا معنٰی "تدریجاً نازل ہونے والی" ہے۔ چوں کہ قرآن مجید کا نزول تقریباً 23 سال میں ہوا اس لیے اس کا ایک نام تنزیل بھی ہے۔

دلیل: تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورہ السجدہ، آیت: 2)

ترجمہ: "کتاب کا اتارنا بے شک پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے۔"

5. اَلْكِتَابُ کتاب کا معنٰی ہے "لکھی ہوئی" اور چوں کہ یہ کتاب لوحِ محفوظ اور صحائف میں لکھی ہوئی ہے اس لیے اس کا نام الکتاب رکھا گیا ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

نصائح	نصیحت کی جمع، بھلائی کی بات بتانا
عبرت	سبق حاصل کرنا
تدریجاً	رفتہ رفتہ ہونا

سرگرمی

بچوں کو گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو ایک نام پر مذاکرہ کرنے کو کہیں۔ ہر گروہ اپنے نام کی اہمیت اور اس سے متعلق سبق کمرائے جماعت کے سامنے پیش کرے۔

توضیحِ اِصطلاح

لوحِ محفوظ عرشِ الٰہی پر وہ تختی ہے، جس پر خداوند عالم نے ازل سے ابد تک رونما ہونے والے تمام واقعات و حادثات درج فرما دیے ہیں، وہ اس قدر محفوظ ہے کہ اس میں کوئی تغیر و تبدّل نہیں ہو سکتا۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

قرآن مجید کے اسما قرآن مجید سے تلاش کرنے کا کام دیں۔ یہ سرگرمی کمرائے جماعت یا گھر میں کروائی جا سکتی ہے۔

دلیل: ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ (سورہ البقرہ، آیت 2:)

ترجمہ: "(یہ) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (یہ) پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔"

قرآن مجید نے اپنی خصوصیات کے پیشِ نظر اپنے لیے ایسے صفاتی نام تجویز کیے ہیں، جن کے ذریعے وہ اپنا تعارف کراتا ہے اور اس کا عظیم مرتبہ و مقام واضح ہوتا ہے، جیسے:

نُوْرٌ	روشنی	هُدًى	ہدایت والی کتاب
اَلْعِلْمُ	سراپا علم و حکمت والی کتاب	اَلْبَيَانُ	واضح تعلیمات والی کتاب
شِفَاءٌ	جسمانی و روحانی شفا کا باعث	اَلْمَوْعِظَه	نصیحت
اَلْحَقُّ	راستی / برحق	اَلْبُرْهَان	دلیل
اَلْحِكْمَة	حکمت	اَلْبَلَاغُ	پیغام

اس کے علاوہ قرآن مجید کو "اَحْسَنُ الْحَدِيْث" یعنی سب سے اچھی بات کے نام سے پکارا گیا ہے، جب کہ دیگر مقامات پر قرآن مجید کو مُبَارَكٌ (بابرکت کتاب)، اَلْكِتَابُ الْمُبِيْن (واضح و ظاہر کرنے والی کتاب)، اَلْكِتَابُ الْحَكِيْم (دانائی والی کتاب) اور كِتَابٌ عَزِيْزٌ (غالب کتاب) بھی کہا گیا ہے۔

مکّی اور مدنی سورتوں کی خصوصیات

قرآن کریم کی سورتوں کو وقتِ نزول کے اعتبار سے مکّی اور مدنی سورتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مکّی سورتوں یا آیات سے مراد وہ سورتیں یا آیات ہیں، جو ہجرتِ مدینہ سے قبل نازل ہوئیں۔ ہجرت کے بعد نازل ہونے والی سورتیں مدنی کہلاتی ہیں۔ مکّی سورتوں کی تعداد 86 اور مدنی سورتوں کی تعداد 28 ہے۔ مکّی اور مدنی سورتوں کی یہ تقسیم کلی اعتبار سے نہیں ہے بل کہ اکثریت کے اعتبار سے ہے۔ یعنی اگر کسی سورت کی اکثر آیات مکّی ہوں تو اسے مکّی سورت کہا جاتا ہے، چاہے اس کی کچھ آیات مدنی بھی ہوں، اور اسی طرح اگر کسی سورت کی اکثر آیات مدنی ہیں تو اسے مدنی سورت کہا جاتا ہے۔

مکّی اور مدنی سورتوں کا علم قرآن مجید کے مطالعے کو گہرا اور بامقصد بناتا ہے۔ اس سے ہمیں دین کی ترقی، تعلیمات کے تدریجی نزول، اسلام (خصوصاً سیرت النبی) کی تاریخ، اور دعوت کے مختلف مراحل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ علم ہمیں مختلف احکام کی حکمت اور اس کے پیغام کو بہتر طور پر سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ قرآن مجید کا ایک اہم مضمون ناسخ منسوخ کا بھی ہے، مکّی اور مدنی سورتوں یا آیات کا تعارف اس علم کو جاننے میں بھی مفید ہے۔

مکّی سورتوں کی علامات

مکّی سورتوں اور آیات میں توحید، رسالت اور آخرت سمیت دیگر بنیادی عقائد کا ذکر موجود ہے۔ سورۃ البقرہ اور آلِ عمران کے علاوہ تمام سورتیں جو حروفِ مقطعات سے شروع ہوتی ہیں، وہ مکّی ہیں۔ یہ سورتیں مختصر اور جامع ہوتی ہیں اور ان میں مشرکین اور کفار کے اعتراضات اور ان کے جوابات

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مددگار | مدد کرنے والا

خزینۂ معلومات

لفظ عقائد، عقیدہ جمع ہے۔ جو عقد سے ماخوذ ہے۔ اس کا معنٰی باندھنا اور مضبوط گرہ لگانا کے ہیں۔ عقیدہ اُس پختہ یقین اور قطعی حکم کا نام ہے، جس میں شک کی گنجائش نہ ہو۔ اس کو ایمان بھی کہا جاتا ہے۔ بنیادی عقائد میں عقیدۂ توحید، رسالت، آخرت، کتب، ملائکہ اور تقدیر شامل ہیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

سورتوں کی تقسیم کی وجہ اور ان کے مضامین میں فرق مثالوں سے بیان کریں۔ آیاتِ احکام کا تعارف، مفہوم، مقصد اور چند مثالیں طلبہ کے سامنے رکھیں اور مزید آیاتِ احکام تلاش کرنے کا کام دیں۔

مذکور ہیں۔ ان سورتوں میں عموماً "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ "اے لوگو!" کے الفاظ سے لوگوں کو خطاب کیا جاتا ہے۔ کسی اہم واقعہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے عربی لفظ "کَلَّا" کا استعمال بھی مکّی سورتوں کی خاصیت ہے۔ نیز ان سورتوں میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو کفارِ مکّہ کے ظلم و ستم کے مقابلے میں صبر و تحمل اختیار کرنے کی تلقین بھی کی گئی ہے۔ جن سورتوں میں آیت سجدہ ہے وہ مکّی ہیں اور سورۃ البقرہ کے علاوہ جن سورتوں میں قصّہِ آدم و ابلیس ہے، وہ بھی مکّی ہیں۔ مکّی سورتوں میں دریا جیسی روانی ہے اور مدنی سورتوں کے اسلوب میں ٹھہراؤ ہے۔ ان کے مضامین میں سمندر جیسی گہرائی ہے۔ ان سورتوں میں اسلام کی ثقافتی عمارت اور تکمیل کے اشارے ہیں۔

مدنی سورتوں کی علامات

مدینہ منوّرہ میں چوں کہ ایک اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آچکا تھا، اس لیے مدنی سورتوں میں عبادات کے ساتھ عائلی، معاشرتی، معاشی، سیاسی معاملات اور دیگر احکامِ اسلام کا ذکر موجود ہے۔ مدنی سورتوں کی آیات طویل ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ مدنی سورتوں میں منافقین اور یہود و نصاریٰ کے متعلق آیات بھی موجود ہیں۔ مدنی سورتوں میں اکثر خطاب "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" کے الفاظ سے کیا گیا ہے اور ان کو عقلی و نقلی دلائل اور قصص و عبر کے ذریعے نصیحت کی گئی ہے۔ غزوات، جہاد اور احکامِ جہاد سے متعلقہ آیات بھی مدنی سورتوں کا حصّہ ہیں اور قوانینِ اسلام کا بیش تر حصّہ بھی مدنی سورتوں میں بیان ہوا ہے۔ مدنی سورتوں میں اکثر و بیش تر اہلِ کتاب سے خطاب کیا گیا ہے اور اس کے اسلوب میں دھیما پن ہے۔

آیاتِ احکام کا تصوّر

قرآن مجید کی جامعیت ہے کہ اس میں عقائد، احکام، قصص اور امثال بیان ہوئے ہیں۔ وہ آیات جن میں شرعی احکام، جیسے نماز، روزہ، حج، نکاح، طہارت کے مسائل بیان ہوئے ہوں یا جن سے شرعی احکام اخذ کیے گئے ہوں ان کو "آیاتِ احکام" کہا جاتا ہے۔ آیاتِ احکام کو "فقہ القرآن" بھی کہا جاتا ہے۔ آیاتِ احکام کی تعداد تقریباً پانچ سو بیان کی گئی ہے۔

آیاتِ احکام میں یا تو محض حقوق اللہ کا بیان ہو گا جیسے عبادات یعنی نماز، روزہ، حج کے احکام سے متعلقہ آیات وغیرہ۔ بعض اوقات آیاتِ احکام میں صرف حقوق العباد کا بیان ہو گا جیسے نکاح و طلاق، خرید و فروخت، وراثت و وصیت کے احکام۔ بسا اوقات ایسے احکام کا بیان ہوتا ہے جن میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں شامل ہوتے ہیں، جیسے انصاف، زکوٰۃ کی ادائیگی کے احکام۔ آیاتِ احکام کا بنیادی مقصد مختلف مسائل اور قوانین کو بیان کرنا ہے تاکہ لوگ اپنی زندگیوں میں ان ہدایات کے مطابق عمل کر کے نجات پا سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

قِصَص	قصہ کی جمع، کہانیاں، حکایتیں
عِبَر	عبرت والی بات

توضیحِ اصطلاح

منافق وہ شخص ہے جو ظاہری طور پر اسلام کا لبادہ اوڑھ لے اور دل میں کفریہ عقائد و افکار رکھتا ہو۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

قرآن مجید کی اعجازی شان بیان کریں اور اس پر ایمان پختہ کرنے کے لیے طلبہ کے سامنے قرآن مجید کے حقوق بیان کریں۔

اعجاز القرآن

اعجاز کا لفظی معنیٰ ہے ”دوسروں کو عاجز کر دینا“۔ اصطلاح میں اعجاز اور معجزہ سے مراد خلافِ عادت (خرقِ عادت) امر ہے جو اللہ تعالیٰ کسی پیغمبر کو نبوت کی صداقت کی دلیل کے طور پر عطا فرماتا ہے۔اس کو دیکھ کر یا سن کر لوگ اس کی تاویل نہ کر سکیں،اس کی نظیر لانے سے قاصر ہوں اور ان کے پاس اس کے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

قرآن مجید اپنی آفاقیت، ابدیت، جامعیت اور اکملیت کے اعتبار سے ایک عظیم معجزہ ہے۔اس کے پیغام کی وسعت کسی خاص علاقے یا وقت تک محدود نہیں ہے اور اس میں کسی تبدیلی یا تحریف کا امکان نہیں۔ اس میں ہر موضوع کا احاطہ ہے، چاہے وہ عقائد ہوں، عبادات ہوں، اخلاقیات ہوں یا معاشرتی نظام، اور یہ مکمل اور بہترین کتاب ہے، اس میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں ہدایات موجود ہیں۔

قرآن مجید کے الفاظ اور موضوعات اعجازی تاثیر سے بھرپور ہیں۔ اہلِ عرب، جن کو اپنی زبان دانی پر بہت ناز تھا اور وہ اپنے علاوہ دیگر اقوام کو عجمی (گونگا) کہا کرتے تھے، لیکن اس کے باوجود قرآن مجید کا مقابلہ کرنے سے وہ بھی قاصر تھے۔ جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی ترقی کے زمانے میں بھی قرآن کریم کا اُس کی مانند ایک آیت بنا لینے کا دعویٰ برقرار ہے، لیکن آج تک کوئی بھی ایسا نہیں کر سکا۔ قرآن مجید کے معانی حکمت و معرفت سے لبریز ہیں، جن میں مفاہیم کا سمندر موجود ہے، یہی وجہ ہے کہ اس جیسے جامع الفاظ کسی انسان کی زبان سے صادر نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید کے مضامین بھی اعجازی شان کے حامل ہیں۔ اس کی آیات قیامت تک کے انسانوں کو رازِ ترقی سے آگاہی فراہم کرتی ہیں اور اس کی تعلیمات انسانیت کو پستی سے نکال کر عروج عطا کرتی ہیں جیسا کہ حدیث مبارک ہے:

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اس کتاب (پر عمل) کے ذریعے سے بہت سے لوگوں کو بلندی عطا فرماتا ہے اور کچھ دوسروں کو (اعراض کی وجہ سے) پستی میں دھکیل دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث: 817)

حاصلِ کلام

بلاشبہ قرآن مجید کی تعلیمات ابدی و دائمی ہونے کے ساتھ ساتھ عالم گیریت کی خوبی سے متصف ہیں۔ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت اور رہ نمائی کا واحد ذریعہ یہی کتاب ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی زندگی میں اس کتاب کی ہدایات کو سامنے رکھیں اور اسی کے مطابق اپنے معمولات کو انجام دیں تاکہ دونوں جہاں میں سرخ رو ہو سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

زَبان دَانی	کسی زبان کی مہارت
مَفاہِیم	مفہوم کی جمع، تشریحات

سرگرمی

طلبہ اپنی روزمرہ زندگی سے متعلقہ قرآنی تعلیمات، جیسے ایمان داری، مہربانی، صبر و تحمل کی نشان دہی کریں اور انھیں ایک ہفتے تک اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے کا عہد کریں۔ ایک ہفتے تک وہ اپنے تجربات اور قرآنی ہدایت پر عمل کرنے کے فوائد و اثرات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

خزینۂ معلومات

قرآن مجید کے معجزے میں دو اہم مظاہر ہیں:

سابقہ اقوام کی خبریں

مستقبل کی غیب کی خبریں اور سائنسی انکشافات

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

اسمائے قرآن مجید کے معانی اور مفاہیم کے متعلق کمرائے جماعت میں مذاکرہ کروائیں۔ قرآن مجید سے اسمائے قرآن تلاش کرنے کا کام دیں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت پر نیکیاں ملتی ہیں:

(الف) ایک (ب) دس (ج) سات (د) ستر

۲ قرآن مجید میں "عموماً" "یٰاَیُّهَا النَّاسُ" سے پکارا جانا نشانی ہے:

(الف) مکّی سورتوں کی (ب) مدنی سورتوں کی (ج) حجازی سورتوں کی (د) ناسخ سورتوں کی

۳ وہ آسمانی کتاب جس میں ہدایت کے ہر پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے:

(الف) تورات مُقدّس (ب) زبور مُقدّس (ج) انجیل مُقدّس (د) قرآن مجید

۴ قرآنی نام الذکر کا معنیٰ ہے:

(الف) یاد کرنے والی کتاب (ب) یاد ہونے والی کتاب (ج) نصیحت بھری کتاب (د) بار بار پڑھی جانے والی کتاب

۵ وہ آیات جن میں احکام ذکر کیے گئے ہوں یا جن سے شرعی حکم اخذ کیا جا سکے، وہ کہلاتی ہیں:

(الف) آیات ایمان (ب) آیات اسلام (ج) آیات احکام (د) آیات اعمال

۶ آیات احکام کا دوسرا نام ہے:

(الف) تفسیر القرآن (ب) فقہ القرآن (ج) توضیح القرآن (د) تحکیم القرآن

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ قرآن کریم کی فضیلت بیان کریں۔

۲ تعلیماتِ قرآنیہ کے عالم گیر اور ابدی ہونے سے کیا مراد ہے؟

۳ قرآن مجید کی جامعیت اور اکملیت کا مفہوم واضح کریں؟

۴ اعجاز القرآن سے کیا مراد ہے؟

۵ مکّی اور مدنی سورتوں کی تعریف تحریر کریں۔

۶ آیاتِ احکام کن آیات کو کہا جاتا ہے؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ قرآن مجید کی خصوصیات تحریر کریں۔

۲ قرآن مجید کے ذاتی و صفاتی اسماء مع معانی تحریر کریں۔

۳ مکّی اور مدنی سورتوں کی خصوصیات جامع انداز میں بیان کریں۔

۴ آیاتِ احکام کے تصور کی وضاحت کریں۔

عملی منصوبہ

طلبہ تحقیق کریں اور قرآن مجید میں مذکور پانچ مخصوص معجزات، جیسے سمندر کا پھٹ جانا یا صندوق میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کا محفوظ ہونا پیش کریں۔ طلبہ ان جیسے دیگر معجزات پر غور کریں اور یہ بیان کریں کہ وہ قرآن مجید پر اپنے ایمان کو وحی الٰہی کے طور پر کیسے مضبوط کرتے ہیں۔ طلبہ ہفتہ وار قرآن مجید کے مطالعہ کا حلقہ منعقد کریں، جہاں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ منتخب آیات کے معانی اور اسباق پر تبادلۂ خیال کریں۔ وہ اس بات پر غور کریں کہ کس طرح قرآنی تعلیمات کا مطالعہ اور ان کا اطلاق اجتماعی طور پر قرآن مجید سے ان کی سمجھ اور تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔

(ج) علوم الحدیث

حاصلاتِ تعلّم

حفاظتِ حدیث (تدوینِ حدیث کے ادوار، صحاحِ ستہ اور کتبِ اربعہ کی تدوین) حجیتِ حدیث، اقسامِ حدیث اور منتخب متنِ حدیث کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔

علم

- حجیت و حفاظتِ حدیث کے تناظر میں تدوینِ حدیث کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- دورِ ثانی اور ثالث میں حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی جمع و تدوین کے بارے میں جان سکیں۔
- کتبِ حدیث (صحاحِ ستہ اور کتبِ اربعہ) اور اقسامِ حدیث کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- شاملِ نصاب احادیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ سمجھ کر اس کے عملی زندگی سے تعلق کا جائزہ لے سکیں۔

بُنیادی: اصلی، ابتدائی ، اصولی

صلاحیت

- اس بات پر ایمان پختہ کر سکیں کہ احادیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تحریری صورت میں محفوظ کی گئیں اور قرآن مجید کے بعد حدیثِ مبارک ہی ہدایت اور رہ نمائی کا سرچشمہ ہے۔
- حفاظتِ حدیث کے متعلق منکرینِ حدیث اور مستشرقین کے پیدا کردہ شبہات سے محفوظ رہ سکیں۔
- مستند احادیث میں موجود تعلیمات کو سمجھ کر اپنی روزمرّہ زندگی میں ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔

اہم ترین احادیثِ رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بغیر اسلامی احکام و قوانین کی تفہیم ناممکن ہے، کیوں کہ رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرامین بھی ماخذِ شریعت میں سے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی امت کے لیے حلال و حرام، اخلاقیات، معاملات، تجارت، سیاست، اور قضا کے مسائل واضح کیے۔ یہ سب باتیں حدیث کہلاتی ہیں اور یہ دین کا اہم حِصّہ شمار ہوتی ہیں۔ حدیث قرآن مجید کی تشریح اور وضاحت کرتی ہے اور اس کے احکام کو عملی طور پر نافذ کرنے کا طریقہ بتاتی ہے۔ قرآن مجید کی طرح حدیث بھی حجت اور اس پر عمل ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سورہ الحشر، آیت:7)

ترجمہ: ”جو کچھ رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھیں عطا فرمائیں تو اُسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اُس سے) رک جاؤ“

قرآن کریم نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کو عین ذاتِ الٰہی کی اطاعت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورۃ النساء، آیت:80)

ترجمہ: ”جس نے رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کی تو یقیناً اسی نے اللہ کی اطاعت کی“

حدیث کا لغوی معنیٰ "بات" یا "گفت گو" کرنا ہے، جب کہ اصطلاح میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ حدیث، شریعت اور فقہی احکام کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے۔ حدیث مبارک، نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی زندگی اور ان کے زمانے کے حالات کی ایک تاریخی دستاویز ہے۔ حدیث پر عمل کرنا اور اس کو حجت ماننا ہر مسلمان کے لیے لازمی ہے۔

تدوینِ حدیث سے مراد رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی احادیث کو مرتّب کرنا اور حفاظت کی خاطر انھیں جمع کرنا ہے۔ حدیث پاک کی ضرورت و اہمیت کے پیشِ نظر صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُم اور علمائے امت نے جمع و تدوینِ حدیث کے لیے لازوال کاوشیں کیں۔ حدیث مبارک کی حفاظت کے لیے بہ یک وقت تعامل، کتابتِ حدیث اور حفظ حدیث کے طریقے اپنائے گئے۔

جمع و تدوینِ حدیث: دورِ اول

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُم کو احادیث لکھنے کی اجازت دی تھی، اسی لیے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے دور میں احادیث کی کتابت کا آغاز ہو چکا تھا اور کئی صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُم کے صحائف موجود تھے، جن میں احادیثِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو محفوظ کیا گیا تھا۔ ان میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا "صحیفہ صادقہ" معروف تھا۔ اس کے علاوہ صحیفہ ابو بکر صدیق، صحیفہ علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُم کے پاس بھی احادث کے مجموعے موجود تھے۔ اس دور کو حفاظتِ حدیث کا دورِ اوّل کہا جا سکتا ہے۔

جمع و تدوینِ حدیث: دورِ ثانی

تدوینِ حدیث کا دوسرا دور، دوسری اور تیسری صدی ہجری ہے۔ پہلے دور میں زیادہ تر احادیث زبانی یاد کی جاتی تھیں، اس دور میں انھیں کتابی شکل میں محفوظ کرنے اور باقاعدہ جمع و تدوین کا آغاز ہوا۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُم اور تابعین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کے پے در پے انتقال کی وجہ سے حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو خدشہ لاحق ہوا کہ حدیث کا ایک بڑا حصّہ ضائع ہو جائے گا۔ اس لیے انھوں نے احادیثِ رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو باضابطہ مرتّب کرنے کے لیے حکومتی احکام جاری کیے۔ اس حکم کا مقصد احادیث کو تحریری صورت میں زیادہ منظّم اور قابل اعتماد طریقے سے محفوظ کرنا تھا تاکہ یہ علمی ذخیرہ آئندہ نسلوں تک بہ حفاظت پہنچایا جا سکے۔ امام ابن شہاب زہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک مشہور محدث اور فقیہ تھے، جن کو حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس اہم کام کے لیے منتخب کیا۔ اس اقدام کی بہ دولت بہت سی احادیث محفوظ ہوئیں جو آنے والے ادوار میں مجموعاتِ حدیث کی تشکیل کی بنیاد بنی۔

بعد ازاں دیگر محدثین بھی تدوینِ حدیث میں مشغول ہوئے۔ اس دور کے مشہور محدثین میں امام مالک بن انس، حضرت عبد اللہ بن مبارک، حضرت سفیان ثوری اور امام اوزاعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم سر

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

حُجّت	دلیل، برہان، ثبوت، سند
ماخذ	اخذ کرنے کی جگہ
کاوِشیں	کسی کام میں جدوجہد یا اہتمام
تعامُل	مسلسل عمل کرنا

توضیحِ اِصطِلاح

علم حدیث میں "تقریر" کا معنی ہے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا کسی فعل یا قول کو دیکھ کر یا سن کر خاموشی اختیار کرنا یا اس پر رضامندی ظاہر کرنا۔ یعنی اگر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے سامنے کوئی کام کیا گیا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اسے منع نہیں کیا، تو یہ بھی ایک قسم کی سنت سمجھی جاتی ہے۔

سرگرمی

طلبہ اسلام کی دوسری اور تیسری صدی کے دوران احادیث نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی تالیف اور حفاظت میں استعمال ہونے والے تاریخی پس منظر اور طریقوں کو تلاش کریں۔ وہ ایک ٹائم لائن بنائیں جس میں اس عمل میں شامل اہم واقعات، شخصیات اور ان کے کردار کو نمایاں کیا جائے گا۔

فہرست ہیں۔ اس دور میں مشہور محدثین جیسے امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام شافعی وغیرہ نے بھی احادیث کی کتب مرتب کیں۔ دورِ ثانی کی معروف تالیف ”مُؤَطَّا اِمَام مَالِك“ ہے۔ صحاحِ ستہ اور دیگر کتبِ حدیث کو بنیاد فراہم کرنے والی یہی کتاب ہے۔ دورِ ثانی کے نام ور محدثین میں امام ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بھی ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فقہی ترتیب پر احادیث کا ایک مجموعہ مرتّب کیا، جس کا انتخاب چالیس ہزار احادیث سے کیا گیا، جس کا نام ”کتاب الآثار“ ہے۔ اس کے علاوہ امام ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے اساتذہ کی مرویات کو یک جا کر کے ”مسند ابی حنیفہ“ کے نام سے بھی مدوّن کیا گیا۔ اس دور کی ایک اور معروف کتاب امام سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی ”جامع“ بھی ہے۔

جمع و تدوینِ حدیث: دورِ ثالث

جمع و تدوینِ حدیث کے تیسرے دور کو کتبِ احادیث کے عُروج کا دور کہا جا سکتا ہے۔ اس دور میں احادیث کی سند اور ان کی صحت کا التزام کیا گیا، اسماء الرجال کی تدوین ہوئی اور روایات کو دنیا کے گوشے گوشے سے جمع کیا گیا۔ اس دور میں احادیث کو انتہائی باریک بینی سے تحریر کیا گیا اور ان کی سند کو بڑی احتیاط سے پرکھا گیا۔ اصولِ حدیث کا مکمل فن اسی دور کی ایجاد ہے۔ حدیث کی جمع و تدوین کے ساتھ ساتھ اس کی شرح و تفسیر اور اس کے مختلف پہلوؤں پر کام ہوا۔ موضوع، ضعیف، منکر، ثقہ، مشہور اور متواتر احادیث کی کانٹ چھانٹ کی گئی اور فنِ جرح و تعدیل کے ذریعے احادیثِ رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی فنی حیثیت واضح کی گئی۔

خلاصتاً دورِ ثانی میں حدیث کی ابتدائی جمع و تدوین اور اصول وضع کیے گئے، جب کہ دورِ ثالث میں ان اصولوں کی بنیاد پر احادیث کی باضابطہ تحریر اور مستند مجموعے تیار کیے گئے۔

دورِ ثالث میں احادیث کی چھے صحیح ترین کتب (صحاحِ ستہ) منظرِ عام پر آئیں۔ صحاحِ ستہ کے مصنفین نے ابواب بندی کے ذریعے احادیث کو مختلف شرائط کے ساتھ جمع کرنا شروع کیا اور یوں مختلف کتب کی صورت میں ذخیرۂ احادیث یک جا ہو گیا۔ ان کتب کی ترتیب اکثر فقہی ابواب کے تحت ہوئی؛ احادیث کو جمع کرتے وقت انتہائی سخت معیار اپنائے گئے اور اکثر صحیح یا حسن احادیث کو شامل کیا۔ یہ کتب آج بھی اسلامی علوم میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں، جن کے بغیر حدیث کی مکمل سمجھ ممکن نہیں۔

صحاحِ ستہ

صحیح بخاری

مصنف: امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (194-256 ہجری)

صحیح بخاری کو قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح کتاب مانا جاتا ہے۔ امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے احادیث کو انتہائی سخت معیار پر پرکھا اور صرف صحیح احادیث کو جمع کیا۔ احادیث کی ترتیب فقہی ابواب کے مطابق ہے اور (مکررات کے ساتھ) 7,275 احادیث شامل ہیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

اِلْتِزام	لازم قرار دینا
کانٹ چھانٹ	تصحیح، درستی
بُنیادی	اصلی، ابتدائی، اصولی

توضیحِ اِصطِلاح

فنِ جرح و تعدیل ایسے فن کو کہا جاتا ہے، جس میں حدیث کے راویوں پر روایت رد یا قبول کرنے کی حیثیت سے، مخصوص الفاظ کے ذریعے کلام کیا جاتا ہے اور ان الفاظ کے مطالب و مراتب سے بحث کی جاتی ہے۔

توضیحِ اِصطِلاح

فنِ اسماء الرجال اس فن کو کہا جاتا ہے جس کی بنیاد پر سید الانبیاء صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف منسوب شدہ احادیث کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے رواۃ احادیث کی مکمل معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

حفاظتِ حدیث کے ادوار اور ان کے طریقوں کا جائزہ آسان الفاظ میں بیان کریں۔

صحیح مسلم

مصنف: امام مسلم بن حجاج قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (206-261 ہجری)

صحیح مسلم بھی صحیح بخاری کے بعد سب سے مستند کتاب مانی جاتی ہے۔ امام مسلم نے احادیث کو صحیح ثابت کرنے کے لیے سخت معیار اپنائے۔ احادیث کی ترتیب موضوعاتی ہے اور اس میں تقریباً 4,000 احادیث شامل ہیں (مکررات کے بغیر)۔

سنن ابو داؤد

مصنف: امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (202-275 ہجری)

سنن ابو داؤد میں فقہی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ امام ابو داؤد نے احادیث کی صحت کی جانچ پر بہت توجہ دی۔ تقریباً 4,800 احادیث شامل ہیں۔ احادیث کو فقہی ابواب کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔

سنن ترمذی

مصنف: امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (209-279 ہجری)

سنن ترمذی میں احادیث کے ساتھ ان کی صحت کے بارے میں بھی معلومات دی گئی ہیں۔ احادیث کی صحت کے بارے میں امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آراء بھی شامل ہیں۔

سنن نسائی

مصنف: امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن علی النسائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (214-303 ہجری)

سنن نسائی کی احادیث کو سخت معیار پر پرکھا گیا ہے اور ان کی صحت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ تقریباً 5,700 احادیث شامل ہیں۔ احادیث کو فقہی ابواب کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔

سنن ابن ماجہ

مصنف: امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (209-273 ہجری)

سنن ابن ماجہ میں احادیث کے مجموعے کو فقہی موضوعات کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔ تقریباً 4,341 احادیث شامل ہیں۔ اس مجموعے میں کچھ ضعیف احادیث بھی شامل ہیں، لیکن مجموعی طور پر یہ کتاب فقہی احادیث کے لیے اہم مانی جاتی ہے۔

کتب اربعہ

فقہ جعفریہ کی حدیث کی مستند ترین کتب کو "کتب اربعہ" کہا جاتا ہے۔ یہ کتب احادیث فقہ جعفریہ کے اہم مآخذ ہیں۔ ان کتب اور ان کے مصنفین کے بارے میں تفصیل درج ذیل ہے:

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

جانچ	تحقیق کرنا
مِعْیار	کسوٹی، ناپنے یا وزن کا آلہ

تَوضیحِ اِصطِلاح

"سنن" ایسی کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جو ان احادیث کو موضوع بناتی ہیں، جو فقہی مسائل سے متعلق ہوں۔

سرگرمی

صحاح ستہ یا کتب اربعہ جیسے اہم احادیث کے مجموعوں کا مطالعہ کریں۔ احادیث کی مختلف اقسام (مثلاً صحیح، حسن، ضعیف) کی درجہ بندی کریں اور اسلامی تعلیمات میں اس تقسیم کی وجہ اور اہمیت پر بحث کریں۔

الکافی

مصنف: شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی رَحمَةُ اللهِ عَلَيه (329ہجری)

الکافی فقہ جعفریہ کی سب سے مستند اور جامع کتاب مانی جاتی ہے، جس میں عقائد، فقہ، اور اخلاقیات سے متعلق احادیث شامل ہیں۔ الکافی کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: اصول کافی (عقائد)، فروع کافی (فقہ)، اور روضہ کافی (متفرقات)۔ اس کتاب میں تقریباً 16,199 احادیث شامل ہیں۔

مَن لَا يَحضُرُہ الفقیہ

مصنف: شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی رَحمَةُ اللهِ عَلَيه المعروف بہ شیخ صدوق (381ہجری)

یہ کتاب ان لوگوں کے لیے لکھی گئی ہے جو کسی فقیہ (اسلامی قانون دان) کی موجودگی میں نہیں ہوتے اور انھیں فقہی مسائل کا حل درکار ہوتا ہے۔ اس کتاب میں تقریباً 6,000 احادیث شامل ہیں۔ یہ کتاب فقہی مسائل کے حل کے لیے قانون دانوں کو احادیث کی رہ نمائی مہیا کرتی ہیں۔

تہذیب الاحکام

مصنف: شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی رَحمَةُ اللهِ عَلَيه المعروف رَحمَةُ اللهِ عَلَيه بہ شیخ طوسی (460ہجری)

یہ کتاب فقہی مسائل کی تفصیل اور دلائل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں تقریباً 13,590 احادیث شامل ہیں۔ مصنف اس کتاب میں فقہی احادیث کو مختلف ابواب کے تحت ترتیب دیا ہے۔

الاستبصار فیما اختلف من الاخبار

مصنف: شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی رَحمَةُ اللهِ عَلَيه المعروف بہ شیخ طوسی (460ہجری)

یہ کتاب ان احادیث کو جمع کرتی ہے جو مختلف مسائل میں اختلاف کی صورت میں رہ نمائی فراہم کرتی ہیں۔ اس کتاب میں تقریباً 5,511 احادیث شامل ہیں۔ شیخ طوسی نے اس کتاب میں مختلف احادیث کو جمع کیا ہے جو کہ فقہی مسائل میں مختلف نقطہ نظر فراہم کرتی ہیں۔

درج بالا چار کتبِ حدیث، فقہ جعفریہ کے مستند اور قابل اعتماد مصادر ہیں۔

اقسام حدیث

حفاظتِ حدیث کے لیے مختلف ادوار میں اقدامات کیے گئے اور قبولِ حدیث کے معیارات مقرّر کیے

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

دَرکار	ضرورت
دلائل	دلیل کی جمع، ثبوت، وجہ، برہان
نُقطِ نظر	دیکھنے یا سوچنے کا انداز

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو صحاح ستہ اور کتب اربعہ کی معلومات ایک دوسرے کو سنانے کے لیے جوڑیوں میں تقسیم کریں۔

گئے، جن سے حدیث کا حکم واضح کیا گیا۔ مستشرقین اور منکرینِ حدیث کے حفاظتِ حدیث سے متعلق شکوک و شبہات کو عقلی بنیادوں پر رفع کیا گیا۔ ذیل میں بعض اقسامِ حدیث درج کی جارہی ہیں۔

نوعیت کے اعتبار سے حدیث کی تین اقسام ہیں:

- وہ حدیث، جس میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قول کا ذکر ہو، اس کو "حدیثِ قولی" کہا جاتا ہے۔
- ایسی حدیث جس میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی کام کا ذکر ہو، وہ "حدیثِ فعلی" کہلاتی ہے۔
- وہ حدیث جس میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے کسی عمل پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نکیر نہ فرمانا یا خاموش رہنا مذکور ہو، "حدیثِ تقریری" کہلاتی ہے۔

منتہا کے اعتبار سے قابلِ ذکر اقسامِ حدیث درج ذیل ہیں:

- جس حدیث کی سند نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تک پہنچے، "حدیثِ مرفوع" کہلاتی ہے۔
- جس حدیث کی سند کسی صحابی تک پہنچے، وہ "حدیثِ موقوف" کہلاتی ہے۔
- اگر حدیث کی سند کسی تابعی تک پہنچے تو، وہ "حدیثِ مقطوع" کہلاتی ہے۔

حدیث کے راویوں کی قلت یا کثرت کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم درج ذیل ہے:

حدیث کو خبر بھی کہتے ہیں اور خبر کی دو قسمیں ہیں:

1۔ خبر متواتر　　　2۔ خبر واحد

خبر متواتر: اگر راوی اس قدر کثرت سے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو تو ایسی حدیث "حدیثِ متواتر" کہلاتی ہے۔

خبر واحد: خبر واحد جو متواتر کے شرائط پر پورا نہ اترے (یعنی اس کے راوی محدود ہوں) اسے خبر واحد کہتے ہیں۔

خبر واحد کی تین اقسام ہیں:

- جس حدیث کا راوی کسی دور میں ایک رہ جائے، وہ "حدیثِ غریب" کہلاتی ہے۔
- حدیث عزیز وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقے میں دو ہوں۔
- حدیث مشہور وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر دور میں دو سے زائد ہوں۔

راویوں کے قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں

- **صحیح:** وہ حدیث ہے، جو عادل، تام الضبط راوی سے مروی ہو اور اس کی سند متصل ہو، معلّل اور شاذ نہ ہو۔
- **حسن:** علم حدیث میں اس سے مراد وہ حدیث ہے، جس میں صحیح حدیث کی تمام شرائط پائی

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

مُحال	سخت دشوار

تَوضیحِ اِصطِلاح

عام طور پر مستشرقین سے وہ غیر مسلم مراد لیے جاتے ہیں، جو اسلامی تعلیمات میں شکوک و شبہات پیدا کرنے اور امت مسلمہ میں انتشار پیدا کرنے کی غرض سے اسلامی علوم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

منکرین حدیث سے مراد وہ لوگ ہیں، جو احادیث مبارکہ کو حجت نہیں مانتے۔ مطلق احادیث کا انکار کرنا دائرۂ اسلام سے خروج کا سبب ہے۔

سرگرمی

ایک گروہ کی صورت میں احادیث کی حفاظت پر ناقدین جیسے منکرین حدیث اور مستشرقین کے تین اعتراضات کا تجزیہ اور ان کا رد کریں۔ طلبہ ان شکوک و شبہات کو رفع کرنے کے لیے دلائل اور شواہد پیش کریں اور ان طریقوں کی وضاحت کریں، جن کا استعمال علمانے حدیث کی توثیق اور تحفظ کے لیے کیا ہے۔

جاتی ہوں، لیکن راوی میں ضبط اور آگاہی کی کمی ہو۔

- **ضعیف:** وہ حدیث ہے، جس میں صحیح کی تمام یا بعض شرائط نہ پائی جاتی ہوں اور کسی طرح اس کی تلافی بھی نہ ہوئی ہو۔

ذیل میں چند منتخب احادیثِ پاک مع ترجمہ پیش کی جاتی ہیں:

حدیث 1

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (صحیح بخاری، حدیث: 71)

ترجمہ: "جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔"

تشریح مذکورہ روایت علمِ دین سیکھنے اور سمجھنے کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ روایت سے واضح ہوتا ہے کہ جس شخص کو علمِ دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دی جائے، وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے اور ہر طرح کی بھلائی اس شخص کے نصیب میں لکھ دی جاتی ہے۔

حدیث 2

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَا شَيْءٌ اَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَاِنَّ اللهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ

ترجمہ: "قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاقِ حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ بے حیا، بدزبان سے نفرت کرتا ہے۔" (سنن ترمذی، حدیث: 2002)

تشریح مذکورہ حدیث پاک کے ایک حصے میں اخلاقِ حسنہ کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے، جب کہ دوسرے حصے میں اخلاقِ رذیلہ کی مذمّت بیان کی گئی ہے۔ پہلے حصے سے واضح ہوتا ہے کہ نامۂ اعمال میں سب سے وزنی اخلاقِ حسنہ ہیں، جب کہ اخلاقِ رذیلہ سے انسان اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنتا ہے۔

حدیث 3

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ (صحیح مسلم، حدیث: 2699)

ترجمہ: "جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔"

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

تلافی	کسی نقصان یا کمی وغیرہ کا عوض، بدل
میزان	ترازو
بدزَبان	برے الفاظ منھ سے نکالنے والا
رَذیلَہ	گھٹیا، بُرا
پردَہ پوشی	عیوب چھپانا
ضَبْط	ترتیب، تدوین
آگاہی	اطلاع دینا، خبر کرنا

سرگرمی

طلبہ احادیث نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کے نصاب سے منتخب احادیث کا ترجمہ اور تفہیم کریں۔ اس کے بعد وہ ان احادیث کی تعلیمات کو عملی زندگی میں لاگو کرنے، ترجمہ شدہ احادیث کے درمیان روابط اور روزمرہ کے حالات سے ان کی مطابقت پر بحث کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

موجودہ دور میں حدیث کی حجیت کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔

تشریح یہ روایت اہلِ اسلام کے باہمی تعلقات کی نوعیت کو واضح کرتی ہے اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے دکھ درد میں سہارا بننے کی تلقین کرتی ہے۔روایت سے واضح ہو رہا ہے کہ جو مسلمان دوسرے مسلمان بھائیوں کی مدد میں مشغول رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو آسان بنا دیتا ہے۔

حدیث 4

لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَ اَنْفَقَهٗ، وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَ اَبْلَاهُ (سنن ترمذی، حدیث:2417)

ترجمہ: قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں جگہ سے حرکت نہیں کریں گے، یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے؛ اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔"

تشریح اس حدیثِ پاک میں قیامت کے دن انسان کی عمر، علم، مال اور جسم کے متعلق پوچھے جانے والے چار سوالوں کا ذکر موجود ہے۔جب تک کوئی انسان ان سوالوں کے جواب نہیں دے گا، اسے میدانِ محشر سے چھٹکارا نصیب نہیں ہوگا۔ان نعمتوں سے متعلق پوچھنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ انسان عموماً اپنی زندگی میں انھی چار نعمتوں کو کثرت سے استعمال کرتا ہے۔انسان کے پاس ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، اسے اسی انداز سے استعمال کرنا چاہیے کہ امانت میں خیانت نہ ہونے پائے۔

حدیث 5

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کبیرہ گناہوں کے متعلق ارشاد فرمایا:

اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ (صحیح بخاری، حدیث:2766)

ترجمہ: "سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں، بچتے رہو۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم نے پوچھا: یارسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جنگ سے بھاگ جانا، پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔"

تشریح اس حدیث پاک میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کبیرہ گناہوں کی ایک مختصر فہرست بیان فرمائی ہے ہمیں چاہیے کہ ہم ان تمام برائیوں سے اپنے دامن کو محفوظ رکھیں، تاکہ ہم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخ رو ہو سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

سرخ رُو	فتح مند، کام یاب، کامران
کھپایا	خرچ کیا
چھٹکارا	نجات
پاک دامَن	پارسا، گناہ سے مبرّا، نیک سیرت
تُہمت	بہتان، جھوٹا الزام

توضیحِ اصطلاح

اَلْمُوبِقَاتِ کا معنٰی ہے "ہلاکت میں ڈالنے والی چیزیں" کیوں کہ یہ انسان کی روحانی، اخلاقی، اور اجتماعی زندگی کے لیے انتہائی نقصان دہ اور ہلاکت خیز ہیں۔

اَلْمُوْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ کا معنٰی ہے "پاک دامن، معصوم اور بے خبر مومن عورتیں" یعنی وہ خواتین، جو ایسی باتوں سے بالکل لاعلم اور بے قصور ہیں۔

سرگرمی

منتخب احادیث سے حاصل ہونے والے اسباق واحکام اخذ کر کے لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

معروف کتبِ احادیث کا تعارف اور ان میں زمانی فرق کی ترتیب بیان کریں۔

حدیث 6

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ، وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (صحیح مسلم، حدیث: 177)

ترجمہ: ”تم میں سے جو شخص برائی (ناقابلِ قبول کام) دیکھے، اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ (قوّت) سے بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے اس کو بدلے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے بُرا سمجھے) اور یہ سب سے کم زور ایمان ہے۔“

تشریح اس حدیثِ پاک میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کی اہمیت اور برائی کو روکنے کے تین طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ انسان کو اپنی استطاعت کے مطابق برائی کو نہ صرف روکنے بل کہ اس کا متبادل نیک کام پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حدیث 7

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (صحیح بخاری، حدیث: 6412)

ترجمہ: ”صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے۔“

تشریح حدیثِ پاک میں دو نعمتوں کی قدر کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ دو نعمتیں صحت اور فراغت کے اوقات ہیں۔ انسان صحت اور فراغت کے اوقات میں وہ کام سرانجام دے سکتا ہے، جو مصروفیت اور بیماری کے لمحات میں ممکن نہیں ہوتے۔ اسی لیے ان دو نعمتوں کی قدر کرنے کا حکم بیان ہوا ہے۔

حدیث 8

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ، وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ، کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی، یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْهِ، اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی، اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ (صحیح مسلم، حدیث: 37)

ترجمہ: ”حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، جنھیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ چناں چہ جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا، اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو کوئی ان مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہو گیا، اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے، جو شاہی چراگاہ کے آس پاس (اپنے جانوروں) کو چرائے، قریب ہے کہ چراگاہ کے اندر اس کا جانور گھس جائے۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی زمین میں حرام کردہ چیزیں ہیں۔“

تشریح حلال اور حرام کے احکامات بالکل واضح ہیں، تاہم ان دونوں کے مابین کچھ مشتبہ امور بھی

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

فَرِیضے	وہ امر جس کا بجالانا ضروری ہو
آبْرُو	عزت، اعزاز، قدر و منزلت
چَرْوَاہا	جانور چرانے والا
چَراگاہ	جانور کے گھاس چرنے کی جگہ

سرگرمی

طلبہ تحقیق کریں اور احادیث کی تالیف کی اہمیت کو ان کی صداقت اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے پیش کریں۔ وہ اس بات پر تبادلۂ خیال کریں کہ احادیث کی تالیف نے احادیث نبوی کی معتبریت اور ان میں غلطی ہونے سے بچانے میں کس طرح مدد کی۔

آپ اپنے اردگرد کن برائیوں کو ختم کر سکتے ہیں؟ اساتذہ یا والدین کی مدد سے کوئی سے پانچ کاموں کی فہرست بنائیں اور ان پر عمل کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت اور اس کی حدود بیان کریں۔ مشتبہ امور کی چند مثالیں دے کر ان میں پڑنے کے نقصانات بیان کریں۔

ہیں اور تقویٰ و پرہیز گاری کا تقاضا یہ ہے کہ انسان ان مشتبہ امور سے بھی اجتناب کرے، تاکہ وہ حرام کی وادی سے کوسوں دُور رہے۔ حدیث پاک میں سمجھانے کی غرض سے دوسروں کی چراگاہ کے ارد گرد گھومنے والے جانوروں کی مثال بھی دی گئی ہے۔

حدیث 9

حدیثِ مبارک میں مذکور ہے:

لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ (صحیح بخاری، حدیث: 5885)

ترجمہ: "رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن مردوں پر لعنت کی ہے، جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے، جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔"

تشریح رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان مردوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم قرار دیا ہے، جو چال ڈھال، لباس اور دیگر امور میں عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم قرار دیا ہے، جو مذکورہ امور میں مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

حدیث 10

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ اُمَّهُ (صحیح بخاری، حدیث: 5973)

ترجمہ: "یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو بُرا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو بُرا بھلا کہے گا۔"

تشریح مذکورہ حدیث پاک میں والدین کو بُرا بھلا کہنے اور ان پر طعن و تشنیع کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔ اپنے والدین کو بُرا بھلا کہنے کی یہ صورت بیان فرمائی کہ کسی دوسرے کے والدین کو غلط انداز میں مخاطب کرنے سے جواباً اس کے والدین کو نامناسب انداز میں مخاطب کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کا سبب بننا اور دوسروں کو گناہ کا موقع دینا دونوں حرام ہیں۔

حدیث 11

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ (صحیح بخاری، حدیث: 2448)

ترجمہ: "مظلوم کی بد دعا سے بچتے رہنا، کیوں کہ اس کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔"

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مُشابہَت	کسی کی طرح بننا، مماثلت
طَعن و تَشنِیع	طعنے، لعنت ملامت، طنز، جلی کٹی بات

سرگرمی

موجودہ دور میں مرد و عورت کی ایک دوسرے کے ساتھ کن کاموں میں مشابہت دیکھنے میں آتی ہے اور اس کی شرعی احکام کیا ہیں؟ والدین کے ساتھ مل کر تلاش کریں اور کوئی سے پانچ مسائل کمرائے جماعت میں بیان کریں۔

سرگرمی

طلبہ اپنا جائزہ لیں کہ وہ منتخب احادیث میں سے کن کن پر عمل کرتے ہیں، فہرست بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

مرد و عورت کے تشابہ کے بارے میں اسلامی احکام کی تفصیل بیان کریں۔

تشریح اسلام نے ظلم کو حرام قرار دیتے ہوئے اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ظلم کے نقصانات آخرت میں تو ہیں ہی، تاہم بعض اوقات اس کے نقصانات دنیا میں ہی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس روایت میں مظلوم کی بد دعا سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، کیوں کہ مظلوم کی **صدا** براہِ راست اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لیے دوسروں پر ظلم سے بچنا چاہیے اور ہر ایک کو اس کا حق دینا چاہیے۔

حدیث 12

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ، يُحَدَّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِيْ، فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اِسْتَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللهُ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 12)

ترجمہ: ”عن قریب (ایسا زمانہ آنے والا ہے) کہ آدمی اپنے تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا، اسے میری کوئی حدیث سنائی جائے گی تو کہے گا: ہمارے اور تمھارے درمیان (فیصلہ کرنے والی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب ہے۔ ہمیں اس میں جو چیز حلال ملے گی، اسے حلال مانیں گے اور جو ہم اس میں حرام پائیں گے، وہ حرام ہے۔ خبردار! سن لو کہ اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حرام کردہ اسی طرح (حرام) ہے جیسے اللہ کا حرام کیا ہوا۔“

تشریح مذکورہ حدیثِ پاک میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے، جو سُنّت اور حدیث کا انکار کرنے والے ہوں گے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے واضح کیا ہے کہ حدیث مبارک پر عمل بھی اسی طرح ضروری ہے، جس طرح قرآن کریم کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حدیث 13

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِيْنَةٌ، وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ (سنن ترمذی، حدیث: 2518)

ترجمہ: ”مشکوک اور مشتبہ چیز کو چھوڑ کر وہ اختیار کرو جو مشتبہ نہ ہو۔ بے شک سچائی اطمینان کا باعث ہے اور بے شک جھوٹ شک کا باعث ہے۔“

تشریح مذکورہ روایت میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے **مشکوک** چیزوں میں پڑنے سے اجتناب کا حکم دیا ہے اور سچائی کو اختیار کرنے اور جھوٹ سے **اجتناب** کرنے کا حکم دیا ہے، کیوں کہ سچائی باعثِ اطمینان، جب کہ جھوٹ باعثِ شک ہے۔

حدیث 14

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ، حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (صحیح بخاری، حدیث: 15)

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک مَیں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

صدا	آواز، بازگشت، گونج، پکار
مشکُوک	مبہم، غیر واضح
اِجتناب	پرہیز، بچنا یا دور رہنا

سرگرمی

طلبہ احادیث نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی حفاظت بہ ذریعہ کتابت کی اہمیت پر تحقیق کریں اور کمرائے جماعت میں پیش کریں کہ یہ قرآن مجید کے بعد مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رہ نمائی کا ذریعہ کیسے ہیں۔ اس کے بعد کتب احادیث سے ایسی مثالیں تلاش کریں، جو زندگی کے مختلف پہلوؤں میں نبوی تعلیمات کے عملی اطلاق کو واضح کرتی ہیں اور یہ واضح کرتی ہیں کہ قرآن مجید کی تعلیمات کا حدیث نبوی عَلٰی صَاحِبِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

والدین کے حقوق کی اہمیت اور بد زبانی کی مذمت پر طلبہ کو مزید مواد پڑھنے کا کام دیں۔

طلبہ کو بتائیں کہ ان احادیث کا مقصد ان کی تعلیمات کو جان کر ان پر عمل کرنا ہے۔

اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

تشریح مذکورہ رشتوں کے ساتھ محبت طبعی ہوتی ہے، جب کہ اس حدیث میں محبت سے مراد محبتِ اطاعت ہے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم کے مقابلے میں کسی کی محبت آڑ نہیں بنی چاہیے۔ کامل ایمان کی علامت رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو والدین، اولاد، تمام لوگوں حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر عزیز رکھنا ہے۔ زبانی دعوے سے بڑھ کر عمل سے اس کا اظہار کرنا اسلام کا مطلوب ہے اور تب ہی اس حدیث کا مقصد حاصل ہو سکے گا۔

حدیث 15

حدیث مبارک ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ؟ قَالَ: اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

(صحیح بخاری، حدیث: 5970)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل کون سا ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔ انھوں نے کہا: پھر؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: والدین سے حسنِ سلوک۔ انھوں نے کہا: پھر؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔"

تشریح رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے تین محبوب ترین اعمال، وقت پر نماز ادا کرنا، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بیان فرمایا۔ نماز ادا کرنے کا تعلق حقوق اللہ سے، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا تعلق حقوق العباد سے جب کہ جہاد حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کے زمرے میں آتا ہے۔

حاصلِ کلام

احادیث کے مطالعے اور ان پر عمل کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں۔ یہ ہمیں اسلام کی تعلیمات کو درست طریقے سے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ احادیث مبارکہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ محبت کا عملی اظہار ہیں۔ بہترین انفرادی و اجتماعی کردار اور دونوں جہان کی ظاہری و باطنی ترقی کے لیے بھی احادیث مبارکہ ہی معاون ہیں۔

الفاظ کے معانی اور درست تلفّظ

معاون	مدد کرنے والا

توضیحِ اصطلاح

حقوق اللہ سے مراد وہ حقوق ہیں، جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے اور ان کو ادا کرنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ حقوق العباد وہ حقوق ہیں جن کا تعلق انسانوں سے ہے اور ان کا پورا کرنا بھی ہر انسان پر لازم ہے۔

سرگرمی

مختلف ادوار میں تدوینِ حدیث کے لیے کیے گئے اقدامات، نکات کی صورت میں لکھیں اور اپنے لیے کوئی ایک طریقہ منتخب کر کے اس پر عمل کریں۔

طلبہ کے دو گروہ بنائیں اور ان کے درمیان کتبِ حدیث کے موضوع پر کوئز کروائیں۔

طلبہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلقہ دس کاموں کی فہرست بنائیں اور ان پر عمل کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

مشکوک اشیا میں پڑنے کے نقصانات واضح کریں اور اس کے لیے عام زندگی کی مثالوں سے مدد لی جا سکتی ہے۔

احادیث مبارکہ میں مختلف مواقع پر محبوب عمل کے سوال کے جواب میں مختلف جوابات کی وجہ بیان کریں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ احادیث کے بغیر اسلامی احکام و قوانین کی تفہیم ہے:

(الف) مشکل (ب) ناممکن (ج) آسان (د) نامناسب

۲ وہ حدیث جس کی سند نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تک پہنچے، وہ کہلاتی ہے:

(الف) صحیح حدیث (ب) حدیث متصل (ج) حدیث مرفوع (د) حدیث موقوف

۳ احادیثِ رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو باضابطہ مرتّب کرنے کے لیے حکومتی احکام نافذ کرنے والے تھے:

(الف) حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (ب) حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (ج) عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (د) حضرت علی المرتضی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۴ حکومتی سطح پر سب سے پہلے احادیث کو مدوّن کرنے والے تھے:

(الف) امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (ب) امام مالک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (ج) عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (د) ابنِ شہاب زہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه

۵ صحاح ستہ کی تدوین کارنامہ ہے حفاظت حدیث کے:

(الف) دورِ اوّل کا (ب) دورِ ثانی کا (ج) دورِ ثالث کا (د) دورِ رابع کا

۶ فقہ جعفریہ کی مستند کتب کہلاتی ہیں:

(الف) کتب اربعہ (ب) صحاح ستہ (ج) صحاح اربعہ (د) کتب ستہ

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ تدوینِ حدیث سے کیا مراد ہے؟

۲ صحاحِ ستہ اور کتب اربعہ سے کیا مراد ہے؟

۳ فقہ جعفریہ کی چار مستند کتب کے نام تحریر کریں۔

۴ بروز قیامت انسان سے کن چیزوں کے متعلق سوالات کیے جائیں گے؟

۵ حدیث کے مطابق سات مُہلک گناہوں کے نام تحریر کریں۔

۶ حدیثِ کے مطابق لوگ کن دو نعمتوں کی قدر نہیں کرتے؟

۷ مشتبہ چیزوں سے متعلق اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ تدوین حدیث کے ادوار کا جائزہ لیں۔

۲ حجیت حدیث پر اپنی معلومات تحریر کریں۔

۳ سند اور راویوں کی تعداد کے لحاظ سے حدیث کی اقسام بیان کریں۔

عملی منصوبہ

طلبہ معتبر ذرائع سے مستند احادیث کا انتخاب کریں اور ان میں موجود تعلیمات کی نشان دہی کریں۔ وہ اس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ کس طرح ان تعلیمات کو عملی طور پر ان کی روزمرہ زندگی میں لاگو کیا جا سکتا ہے تاکہ ان کے کردار، رویے اور دوسروں کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنایا جا سکے۔ کوئی سے سات طریقوں پر عمل کریں۔ احادیث کی اقسام کی روشنی میں مذکورہ حدیث کی قسم بھی بیان کریں۔

باب دوم ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات

(الف) توحید کے دلائل اور تقاضے

حاصلاتِ تعلّم: طلبہ توحید کے دلائل اور تقاضوں کو جان کر اور سمجھ کر توحید پر ایمان پختہ کر سکیں۔

علم

- توحید کے معنٰی و مفہوم کو جان سکیں۔
- وجودِ باری تعالیٰ اور توحید کے دلائل سے آگاہ ہو سکیں۔
- توحید و شرک کی اقسام اور توحید کے تقاضوں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- عملی زندگی میں توحید کے فوائد و اثرات اور شرک کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- اقسامِ توحید جان کر اپنا ایمان مضبوط کر سکیں۔
- وجودِ باری تعالیٰ کے دلائل سے آگاہ ہو کر کفر و الحاد سے بچ سکیں۔
- توحید کے دلائل جان کر شرک سے پاک رہ سکیں۔

اہم ترین: عقیدۂ توحید و رسالت باہم لازم و ملزوم ہیں، ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَامُ نے ان دونوں تعلیمات کو اپنے پیغام کا لازمی جزو بنایا ہے۔

توحید کا لغوی معنٰی ایک ماننا اور یکتا جاننا ہیں۔ اصطلاحِ شریعت میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں بے مثل و یکتا تسلیم کرنا "توحید" کہلاتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کے لیے عقیدۂ توحید کا اقرار ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعلیمات میں توحید کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ عقیدۂ توحید، آخرت میں نجات اور جنّت میں داخلے کی ضمانت ہے اور یہ انسان کو زندگی کا حقیقی مقصد اور معنویت فراہم کرتی ہے۔

وجودِ باری تعالیٰ کے دلائل

اس کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی ہر شے کو اسی نے کلمۂ کُن سے تخلیق فرمایا ہے۔ ہر چھوٹی بڑی شے وجود میں آنے کے لیے کسی بنانے والے کی محتاج ہے، بالکل اسی طرح کائنات اور اس میں موجود تمام اشیا کو وجود بخشنے والی ذات بھی موجود ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۃ ابراہیم، آیت:10)

ترجمہ: "کیا اللہ کے بارے میں شک ہے؟ جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانے والا ہے۔"

کائنات کا نظم و ضبط، سورج کا اپنے مدار میں گردش کرنا، چاند کا وقت پر طلوع و غروب ہونا، دن اور رات کا تبدیل ہونا اور موسموں کا بدلنا سب کسی نظام چلانے والے کے محتاج ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ اسی مضمون کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مَرکزی	بنیادی، نمایاں، خاص، ممتاز
مدار	مقررہ راستہ یا طرز
مُحتاج	ضرورت مند، حاجت مند

ترجمہ: ”بے شک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں اور رات دن کے بدلتے رہنے میں اور اُن کشتیوں میں جو سمندر میں چلتی ہیں وہ (چیزیں) اُٹھائے جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو مردہ ہو جانے کے بعد زندہ فرمایا اور اس میں ہر قسم کے جان دار پھیلا دیے اور ہواؤں کے بدلتے رہنے میں اور اُن بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان (حکمِ الٰہی کے) پابند ہیں یقیناً (ان سب میں) نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔“

(سورۃ البقرہ، آیت:164)

انسان کی اپنی ذات میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیل ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۲۱ (سورۃ الذاریات، آیت:21)

ترجمہ: ”اور تمھاری ذات میں بھی (نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں ہیں؟“

انسانی وجود کے علاوہ زمین و آسمان اور اس کائنات کی تخلیق اس کے خالق کے وجود کی دلیل ہے:

ترجمہ: ”بے شک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں اور رات و دن کے آنے جانے میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں، وہ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں (اور پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں فرمایا تو (ہر عیب سے) پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ (سورۃ آلِ عمران، آیت:190-191)

انسان کو غور کرنا چاہیے کہ یہ تمام اشیا خود بہ خود پیدا نہیں ہوئیں اور نہ بغیر کسی خالق کے پیدا ہوئی ہیں اور یہ بات وجودِ باری تعالیٰ پر دلالت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیے گئے ہیں؟ یا وہ خود ہی (اپنے خالق) ہیں۔ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے (ہرگز نہیں) بل کہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ یقین نہیں رکھتے۔“ (سورۃ الطور، آیت:35-36)

امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر کیا دلیل ہے؟ آپ نے فرمایا: زبانوں کا مختلف ہونا، آوازوں کا جدا ہونا، لب و لہجہ کا الگ ہونا ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔

عقیدہ توحید کے عقلی دلائل

اللہ تعالیٰ کے وجود پر بے شمار دیگر عقلی دلائل ہیں۔ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 11 میں اللہ تعالیٰ کی بے مثل اور بے مثال ذات کی وضاحت کی گئی ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بلند و بالا، لامحدود اور بے نظیر ہے۔

جب نمرود نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا تو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے فرمایا تھا کہ میرا رب سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، اگر تُو خدائی کا دعوے دار ہے تو اسے مغرب سے نکال کر دکھا، نتیجتاً وہ لاجواب

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

تخلیق	پیدا کرنا، وجود میں لانا

توضیحِ اِصطِلاح

وہ دلائل جو دینِ اسلام کی معرفت تک پہنچائیں، نقلی بھی ہوتے ہیں اور عقلی بھی، وحی یعنی قرآن و حدیث سے اخذ کردہ دلائل نقلی کہلاتے ہیں، جب کہ غور و فکر اور عقل کے ذریعہ حاصل ہونے والے دلائل عقلی کہلاتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

عقائد و احکام میں فرق بیان کر کے عقائد کی اہمیت بیان کریں اور قرآن و سنت کی روشنی میں عقیدۂ توحید کا مفہوم واضح کریں۔

ہو گیا اور ثابت ہو گیا کہ کائنات کا نظم و نسق چلانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ نظمِ کائنات توحید کی واضح دلیل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ (سورۃ الانبیاء، آیت:22)

ترجمہ: "اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔"

اگر ایک سے زیادہ معبود ہوتے تو ایک خدا سورج کو ایک سمت سے نکالنے پر مصر ہوتا اور دوسرا دوسری سمت سے، یوں نظامِ کائنات تعطّل کا شکار ہو جاتا اور اس میں فساد برپا ہو جاتا۔

ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علّت یا سبب ہوتا ہے۔ اگر ہم کسی چیز کا وجود مانتے ہیں، تو اس کے پیچھے کوئی سبب یا خالق ہونا ضروری ہے۔ چوں کہ یہ کائنات بے انتہا وسیع اور پیچیدہ ہے، اس کا وجود بھی ایک واحد، قادر اور حکیم خالق کے بغیر ممکن نہیں۔ انسان کی عقل، شعور اور فطرتی جبلت بھی اللہ تعالیٰ کی واحدیت کی تصدیق کرتی ہے۔ انسان کی فطرت اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ایک واحد خالق ہے جو تمام چیزوں کا مالک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

عقیدہ توحید کے نقلی دلائل

کلمہ توحید "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اسلام کی بنیاد اور ایمان کی سب سے بنیادی شرط ہے۔ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کی گواہی دیتا ہے اور نجات کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا جابجا بیان ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ (سورۃ البقرہ، آیت:163)

ترجمہ: "اور تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔"

سورۃ الاخلاص کا دوسرا نام ہی سورۂ توحید ہے اور اس میں خالص توحید کا ہی بیان ہے:

ترجمہ: "(اے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے۔ (سورۃ الاخلاص)

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی واحدیت کو بیان کرتی ہیں اور اس کی صفات کو واضح کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر چیز سے بے نیاز ہے۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: "قیامت کے دن میری شفاعت کے حق دار وہ ہوں گے، جنھوں نے لا إله إلا الله دل کے خلوص کے ساتھ کہا ہو۔" (صحیح بخاری، حدیث:99)

یہ حدیث اللہ تعالیٰ کی توحید کی اہمیت کو بیان کرتی ہے، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ دونوں قسم کے دلائل عقیدہ توحید کے صحیح اور مضبوط ہونے کو ثابت کرتے ہیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مُصِر	اصرار کرنے والا
تَعَطُّل	بند ہو جانا یا رک جانا
پیچیدہ	مشکل
جِبِلَّت	خلقت، مزاج، سرشت

سرگرمی

طلبہ قرآنی آیات اور احادیث کے مطالعہ کے ذریعے توحید کے شواہد اور شرک کے خطرات کو تلاش کریں۔ وہ گروہی پیشکش میں اس بات کا تجزیہ کریں کہ ان شواہد کو سمجھنا انھیں شرک میں پڑنے سے کیسے بچا سکتا ہے۔ کیس اسٹڈیز کے ذریعے، وہ شرک کی عام شکلوں کی نشان دہی کریں اور ان سے بچنے کے لیے حکمت عملی تیار کر کے گھر والوں کے ساتھ گفت گو کریں اور اس کے اہم نکات کمرائے جماعت میں بیان کریں۔

توحید کی اقسام

توحید کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

1 توحیدِ الوہیت 2 توحیدِ ربوبیت 3 توحیدِ اسماوصفات

توحیدِ الوہیت

توحیدِ الوہیت سے مراد اس بات کا پختہ یقین رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، صرف اسی کی عبادت کی جائے اور تمام عمر اسی کے احکامات کی روشنی میں بسر کی جائے۔

توحیدِ ربوبیت

توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہر شے کا خالق و مالک ہے، کائنات کو بنانے اور چلانے میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔" (سورۃ الفاتحۃ، آیت: 1)

توحیدِ اسماوصفات

توحیدِ اسماوصفات سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا تسلیم کیا جائے۔ اس کے تمام اوصاف بھی ہر قسم کی برابری سے پاک ہیں۔ وہ ہر اعتبار سے واحد اور یکتا ہے۔ اس جیسی صفات کسی اور میں کلی طور پر نہیں پائی جاسکتیں۔

شرک اور اس کی اقسام

شرک کا لفظی معنیٰ ساجھی قرار دینا یا حِصّہ دار ٹھہرانا ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات یا جملہ کمالات میں کسی کو اس کا شریک برابر یا حِصّہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک، عقیدۂ توحید کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں اسے ظلمِ عظیم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ شرک کی اَہم اقسام یہ ہیں:

1 ذات میں شرک 2 صفات میں شرک 3 صفات کے تقاضوں میں شرک

ذات میں شرک سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی دوسرے کو اس کا شریک ٹھہرانا،

- اسے کسی کی اولاد قرار دینا، کسی کو اللہ تعالیٰ کا جزء قرار دینا، دوسروں کو اس کی اولاد قرار دینا یا اس کے علاوہ دوسروں کو بھی خدا ماننا وغیرہ۔
- صفات میں شرک سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کلی طور پر دوسروں کے لیے تسلیم کرنا، کسی دوسرے کو قادرِ مطلق یا اس کی صفات کو ازلی و ابدی تصور کرنا۔
- صفات کے تقاضوں میں شرک یہ ہے کہ اقتدارِ اعلیٰ یا حاکمیتِ اعلیٰ میں کسی دوسرے کو اس کا ہم سر قرار دینا اور کسی دوسرے کی ویسے بندگی کرنا جیسی اللہ تعالیٰ کی کی جاتی ہے۔

عقیدہ توحید کے تقاضے

عقیدۂ توحید پر ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے، اس کے احکامات کو

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

بسر	گزارنا
ساجھی	شریک، حِصّہ دار، رفیق کار، ہم کار
اَزَلی و اَبَدی	جس کو زوال نہ ہو، ہمیشہ کے لیے ہونا
اِقْتِدارِ اَعْلیٰ	سب سے قوی حکومت

توضیحِ اِصطِلاح

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اعلان کرتے ہوئے آئین کی شق 2 (الف) میں لکھا گیا ہے کہ پاکستان میں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہو گی اور حکم ران کو اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنا نائب بنایا ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

کفر و الحاد کی مذمّت و شناعت سامنے رکھ کر ان سے بچنے کی تلقین کریں اور ہمیشہ توحید پر کاربند رہنے کا درس دیں۔

تسلیم کر کے ان کی بجا آوری کی جائے۔ رضائے الٰہی کو ہر شے پر مقدم رکھا جائے اور خواہشاتِ نفس کی پیروی کی بہ جائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کی جائے۔ مخلوقِ خدا کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے، غم خواری کو اپنا شعار بنایا جائے اور باہمی ہم دردی کو اختیار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور یقین کیا جائے، اس کو اپنا کارساز مان کر دستِ دعا بلند کیا جائے۔ اسی کو اپنا خالق مالک، رازق اور معبود مان کر کسی کو اس کا شریک نہ مانا جائے اور اپنے دل میں صرف اللہ تعالیٰ کا خوف رکھا جائے۔

عقیدۂ توحید کے فوائد و اثرات

- عقیدۂ توحید انسان کو عزتِ نفس عطا کرتا ہے۔ اس کی یہ دولت انسان بہادر بنتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا خوف نہیں رکھتا۔
- عقیدۂ توحید سے انسان عاجزی و انکساری کا پیکر بنتا ہے اور غرور و تکبر سے دُور رہتا ہے۔
- عقیدۂ توحید انسان میں صبر و شکر، امانت و دیانت اور توکل و قناعت جیسی عالی صفات پیدا کرتا ہے، جس سے ایک بہترین معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔
- توحید کی یہ دولت مساوات کا تصور پیدا ہوتا ہے اور معاشرتی تقسیم کا خاتمہ ہوتا ہے۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا مطمئن زندگی بسر کرتا ہے اور مایوسی سے محفوظ رہتا ہے۔

شرک کے نقصانات

- شرک کے باعث لوگ اپنے اور دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرتے اور معاشرتی ناانصافی عام ہو جاتی ہے۔ شرک کرنے والے شخص کا اخلاقی معیار گر جاتا ہے۔
- شرک کرنے والا جھوٹے معبودوں کی عبادت کر کے روحانی سکون حاصل نہیں کر سکتا۔
- شرک لوگوں کو قبیح اور بے بنیاد عقائد کی طرف راغب کرتا ہے، جس سے ان کی علمی اور فکری ترقی رک جاتی ہے اور آخرت میں ہمیشہ کے لیے جہنّم کی سزا ملتی ہے۔
- شرک معاشرتی عدمِ اِتّحاد کا سبب بنتا ہے۔ شرک انسان کو عمل سے عاری کرتا ہے اور اسے عقل و خرد اور غور و فکر کی صلاحیت سے محروم کرتا ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی شرک سے پاک رکھیں، توحید کو اپنی عملی زندگی کا حِصّہ بنائیں اور ہر آن توحید کے تقاضوں پر عمل کریں۔ وجودِ باری تعالیٰ کے دلائل ازبر کریں، تاکہ ہم خود بھی الحاد سے محفوظ رہ سکیں اور دوسروں کو بھی ان دلائل کی روشنی میں بچا سکیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمارا ذہن قرآن و سُنَّت کے معارف سے آشنا ہو اور ہمارا ایمان مضبوط ہو۔ اسی صورت میں ہم طاغوتی قوتوں سے ٹکرانے کی جرأت کر سکتے ہیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

بَجا آوَری	تعمیل، انجام دہی، عملی جامہ پہنانا
قَبِیح	بُرا، خراب، نازیبا، بدصورت، بدنما

تَوضیحِ اِصطِلاح

الحاد ایک تصور ہے، جس کا ماننے والا اپنے آپ کو ملحد کہلواتا ہے۔ ملحد ایسا شخص ہوتا ہے جو خدا کے وجود کا صریح انکار کرتا ہے۔

سرگرمی

طلبہ وجودِ باری تعالیٰ اور کائنات میں خدا کی نشانیوں کے بارے میں مواد تلاش کر کے کمرائے جماعت میں پیش کریں۔ اثباتِ توحید اور ردِّ شرک کے عقلی و نقلی دلائل جمع کریں۔

توحیدِ ربوبیت، توحیدِ الوہیت، اور توحیدِ اسماو صفات کو جاننے اور اس کی اقسام کے مظاہر کو جاننے کے لیے باہمی مباحثوں اور کوئزز کے ذریعے اپنا تصور واضح کریں۔ توحید کی ہر قسم پر اپنے ایمان کو مضبوط کرنے والے اعمال اختیار کریں اور اس کے فوائد و اثرات بتا کر دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

وجودِ باری تعالیٰ کے عقلی و نقلی دلائل پیش کریں اور توحید کی اقسام و فوائد اور شرک کی اقسام و نقصانات عقلی بنیادوں پر سامنے رکھیں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی تعلیمات میں مرکزی حیثیت حاصل تھی:

(الف) عقیدہ رسالت کو (ب) عقیدہ آخرت کو (ج) عقیدہ توحید کو (د) عقیدہ تقدیر کو

۲ نظامِ کائنات میں فساد کا نہ ہونا دلیل ہے:

(الف) عقیدۂ رسالت کی (ب) عقیدۂ توحید کی (ج) عقیدۂ آخرت کی (د) ختمِ نبوت کی

۳ توحید کی اقسام ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

۴ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہر شے کا رب ہے، یہ عقیدہ کہلاتا ہے:

(الف) توحیدِ الوہیت (ب) توحیدِ ربوبیت (ج) توحیدِ اسما (د) توحیدِ صفات

۵ شرک کا لفظی معنیٰ ہے:

(الف) جوڑنا (ب) مل جانا (ج) حِصّہ داری (د) ایک ساتھ چلنا

۶ قرآنِ کریم میں ظلمِ عظیم کہا گیا ہے:

(الف) نبوت کے انکار کو (ب) فرشتوں کے انکار کو (ج) قیامت کے انکار کو (د) شرک کو

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ توحید کا معنیٰ و مفہوم تحریر کریں۔

۲ عقیدۂ توحید پر ایمان کا کیا تقاضا ہے؟

۳ وجودِ باری تعالیٰ پر حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام نے کیا دلیل پیش کی؟

۴ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور بھی خدا ہوتے تو کیا نقصان ظاہر ہوتا؟

۵ توحید اور شرک کے مابین فرق واضح کریں۔

۶ صفات کے تقاضوں میں شرک سے کیا مراد ہے؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ وجودِ باری تعالیٰ اور توحید کے دلائل تحریر کریں۔

۲ شرک کی اقسام تحریر کریں۔

۳ توحید کی اقسام اور تقاضے جامع انداز میں تحریر کریں۔

۴ توحید کے فوائد و اثرات اور شرک کے نقصانات تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

اقسامِ توحید و اجتنابِ شرک کے بارے میں مستند کتب کا مطالعہ کر کے معاشرے میں اس کے عملی اطلاق کی صورتوں پر بحث کریں۔ مندرجہ ذیل میں سے ایسے کاموں کی نشان دہی کریں، جو عملی شرک کہلاتے ہیں۔ **اعمال:** مخلوق کو سجدہ کرنا، مظاہرِ فطرت کی پرستش، جھوٹ بولنا، عبادت میں ریاکاری، ظلم کرنا، خیانت کرنا۔

(ب) رسالتِ محمدی عَلیٰ صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی خصوصیات

حاصلاتِ تعلّم

طلبہ قرآن وسُنّت کی روشنی میں رسالتِ محمدی عَلیٰ صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی خصوصیات جان سکیں، خصوصاً ختم نبوت کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس پر اپنا ایمان مضبوط کر سکیں۔

علم

- عقیدۂ رسالت کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- وحی کی تعریف، اہمیت، اقسام اور صورتوں کو جان سکیں۔
- رسالتِ محمدی عَلیٰ صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی خصوصیات اور معجزات کا فہم حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ ختمِ نبوت کے عقلی و نقلی دلائل کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- رسالتِ محمدی عَلیٰ صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی خصوصیات جان کر اس پر ایمانِ کامل، محبت، اطاعت و اتباع اور تعظیم و توقیر کا مظاہرہ کر سکیں۔
- عقیدۂ ختمِ نبوت کے تقاضوں کو سمجھ کر دعوتِ دین اور حفاظتِ دین کا فریضہ انجام دے سکیں اور انکارِ ختمِ نبوت کرنے والے کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھ سکیں۔

اہم ترین: انبیاو رسل عَلَيْهِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد انسانیت کی اصلاح، اخلاقِ فاضلہ کی تکمیل اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلانا تھا۔

رسالت کا لفظی معنیٰ "پیغام پہنچانا" ہے اور پیغام پہنچانے والے کو "رسول" کہا جاتا ہے۔ عقیدہ رسالت سے مراد اس بات پر یقین رکھنا ہے کہ تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام برحق ہیں اور بلا تفریق سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ سورۃ النساء آیت 136 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان لاؤ اور اُس کتاب پر جو اُس نے اپنے رسول (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر نازل فرمائی اور اُن کتابوں پر جو اُس نے پہلے نازل فرمائیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کی کتابوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو یقیناً وہ بھٹک کر بہت دُور کی گم راہی میں جا پڑا۔"

اس آیت کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ایمان کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ تمام رسولوں اور انبیا عَلَيْهِمُ السَّلَام پر ایمان نہ رکھا جائے۔ یہ ایمان اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ رسالت کے اس سلسلہ کا آغاز حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ سے ہوا اور اس کا اختتام آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس پر ہوا۔

وحی کی تعریف اور اہمیت

وحی کا لغوی معنیٰ "اشارہ کرنا" یا "چپکے سے دل میں کوئی بات ڈالنا" ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں وحی سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام ہے، جو اس نے جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام کے ذریعے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام پر نازل کیا یا براہِ راست ان کے دل میں ڈال دیا۔

علم کے ذرائع میں سے وحی مستند اور معتبر ترین ذریعہ ہے۔ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وہ ذریعہ ہے، جس کے ذریعے اس نے انسانیت کو ہدایت، تعلیمات، اور کامل رہ نمائی فراہم کی ہے۔ وحی اللہ تعالیٰ کا براہ راست کلام ہے، جو اس نے اپنے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کے ذریعے انسانوں تک پہنچایا اور اپنی شریعت، قوانین اور احکام نازل کیے ہیں۔ وحی انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی تصدیق کرتی

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مُعتَبَر	لائقِ احترام، معزز، بلند مرتبہ
کامِل	جس میں کوئی نقص نہ ہو، مکمل، تمام

ہے کہ وہ واقعی اللہ کے برگزیدہ بندے اور اس کے پیغامبر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ كَمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلٰى نُوۡحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ۚ (سورۃ النساء، آیت:163)

ترجمہ: "اے نبی! (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) بے شک ہم نے آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی طرف وحی فرمائی جیسے ہم نے نوح (عَلَيْهِ السَّلَام) اور اُن کے بعد انبیا (عَلَيْهِمُ السَّلَام) کی طرف وحی فرمائی۔"

وحی انسان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا ذریعہ بھی ہے۔ اس کے ذریعے انسان کو اچھائی اور برائی، حلال اور حرام، اور صحیح اور غلط کی پہچان ہوتی ہے۔ یہ علم کا وہ ذریعہ ہے، جس میں کسی غلطی کا امکان موجود نہیں ہوتا۔ زندگی کے تمام معاملات میں درست سمت کا علم، وحیٔ الٰہی سے ہی ممکن ہے۔ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر نازل ہونے والی وحی پر عمل کرنا اس کی اُمّت پر لازم ہے۔

وحی کی صورتیں

اللہ تعالیٰ نے وحی کی صورتیں خود قرآن مجید میں بیان فرمائی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحۡيًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوۡ يُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَيُوۡحِىَ بِاِذۡنِهٖ مَا يَشَآءُ‌ ؕ اِنَّهٗ عَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ۝ (سورۃ الشوریٰ، آیت:51)

ترجمہ: اور کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ اس کے حکم سے جو وہ (اللہ) چاہے وحی کرے بے شک وہ بہت بلند بڑی حکمت والا ہے۔"

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جو خواب دیکھتے وہ سچ ہو جاتا تھا۔ اس کے علاوہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نزولِ وحی کی مختلف صورتیں تھیں۔ ذیل میں ان کا ذکر کیا جا رہا ہے:

وحی قلبی

وحی قلبی کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی یا رسول کے دل میں بغیر کسی واسطے کے براہ راست کوئی بات ڈال دے یا کوئی علم منتقل کرے۔ جیسے معراج کی رات بغیر کسی واسطے کے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر وحی کا نزول ہوا۔

وحی مَلَکی

وحی مَلَکی کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ کے ذریعے، اپنے پیغام کو نبی تک پہنچائے۔ عمومی طور پر زیادہ تر انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے ساتھ اسی طریقے سے وحی نازل ہوئی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ ۝

ترجمہ: "اسے امانت دار فرشتہ (جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ) لے کر نازل ہوا ہے" (سورۃ الشعراء، آیت 193)

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

بَرگُزِیدَہ	منتخب، پسندیدہ، مقبول
سَمت	جانب، رُخ، طرف
مُنتقِل	ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا

خزینۂ معلومات

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے خواب وحی شمار ہوتے ہیں۔ نبی کا خواب حجت اور شریعت شمار ہوتا ہے۔ عام انسان کو بھی سچے خواب آتے ہیں، اُمتی کا خواب شرعی احکام میں اضافے یا ترمیم کا باعث نہیں بن سکتا۔

خزینۂ معلومات

معراج کا واقعہ نبوت کے دسویں سال یا ہجرت سے ایک سال قبل پیش آیا۔ زیادہ تر علما کے نزدیک یہ واقعہ 27 رجب کی رات کو پیش آیا۔ معراج کی رات کو رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جسمانی طور پر مکہ مکرمہ سے بیت المقدس لے جایا گیا، پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کروائی گئی۔

حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ کبھی اپنی اصلی صورت میں آتے اور کبھی انسانی شکل میں۔

کلامِ الٰہی

کلامِ الٰہی کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ براہ راست اپنے نبی سے کلام فرمائیں۔ یہ خاص موقعوں پر ہوتا ہے اور وحی کی یہ مثال بہت نادر ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کا واقعہ جب اللہ تعالیٰ نے براہ راست ان سے کوہ طور پر کلام کیا۔

صِلْصِلَةُ الجرس

صلصلۃ الجرس کا مطلب ہے کہ وحی اس طرح نازل ہو، جیسے گھنٹی بج رہی ہو یا زور کی آوازیں آ رہی ہوں۔ یہ وحی کی سب سے زیادہ طاقت ور اور شِدَّت والی صورت ہے جسے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سب سے زیادہ محسوس کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: "کبھی کبھی میرے پاس وحی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے، جو مجھ پر سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔ پھر جب یہ صورت ختم ہوتی ہے تو مجھے وہ بات یاد ہو جاتی ہے جو مجھے کہی گئی ہے۔"

(صحیح بخاری، حدیث:2)

وحی کی ہر صورت ایک خاص اہمیت رکھتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت کو ظاہر کرتی ہے۔

وحی کی اقسام

وحی کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں: 1:وحی جلی 2:وحی خفی

- وحی جلی سے مراد وحی کی وہ قسم ہے، جس میں الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتے ہیں۔ اسے "وحی متلوّ" بھی کہتے ہیں یعنی وہ وحی جس کی تلاوت کی جائے۔ قرآن مجید کو "وحی متلوّ" یا "وحی جلی" کہا جاتا ہے۔
- وحی خفی سے مراد وہ وحی ہے جس میں معانی اللہ تعالیٰ کے اور الفاظ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہوتے ہیں۔ اسے "وحی غیر متلوّ" بھی کہا جاتا ہے۔ احادیث مبارکہ کو "وحی غیر متلوّ" یا "وحی خفی" کہا جاتا ہے۔

رسالتِ محمدی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی خصوصیات

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعلیم کا ذریعہ حتمی علم یعنی وحیِ الٰہی ہوتا ہے، اسی وجہ سے وہ ممکنہ انسانی خطاؤں سے بھی پاک ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ شرف اور اعزاز حاصل ہے کہ وہ تمام اوصاف و کمالات جو سابقہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو فرداً فرداً عطا کیے گئے تھے، انھیں اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شخصیت میں یک جا کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جامع کمالات ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی بے شمار خصوصیات ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

نادِر	تھوڑا، قلیل، کم یاب، نایاب، شاذ
شِدَّت	سختی، بوجھ
جَلی	واضح، روشن، آشکار، ظاہر
حَتمی	لازمی، یقینی، پُختہ، قطعی

خزینۂ معلومات

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ کو ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ انسانی شکل میں اکثر حضرت دحیہ کلبی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صورت میں تشریف لاتے۔

سرگرمی

کمرائے جماعت میں ایک سمپوزیم کا اہتمام کریں جہاں طلبہ ختم نبوت کے عقیدہ کے مختلف پہلوؤں پر بات کریں۔ ہر طالب علم یا گروہ اپنے نتائج پیش کرے، جس کے بعد ایک منظم مباحثہ ہو کیا جائے۔ اساتذۂ کرام اس موقع پر طلبہ کی رہ نمائی اور حوصلہ افزائی کریں۔

1۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت عالم گیریت اور آفاقیت کی حامل ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی خاص قوم یا علاقے کے لیے نہیں، بل کہ قیامت تک کے تمام انسانوں اور جنات کے لیے رشد و ہدایت کا واحد ذریعہ ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبے کو محیط ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (سورۃ الاعراف، آیت:158)

ترجمہ: "آپ فرمادیں کہ اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف۔"

2۔ معجزۂ معراج بھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیت ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے قبل کسی نبی یا رسول عَلَیْہِ السَّلَامُ کو معراج جیسا عظیم معجزہ عطا نہیں ہوا۔

3۔ رسالتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی ایک خصوصیت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ہونا ہے۔ نبوت کی تکمیل آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ہوئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آخری نبی اور رسول ہیں۔

4۔ بروزِ قیامت مقامِ محمود (شفاعتِ کبریٰ)، حوضِ کوثر کا مقام ملنا بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیت ہے۔

5۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کے لوگوں کی عمر کم لیکن ثواب زیادہ ہونا، دوسری امتوں کے مقابلے میں ان کا پہلے جنّت میں جانا، امتِ محمدیہ کا دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کی رسالت پر گواہی دینا بھی رسالتِ محمدیہ کی خصوصیات ہیں۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزات

1۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بے شمار معجزات عطا کیے گئے، ان میں سے بعض معجزات آج بھی زندہ و جاوید ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا سب سے عظیم معجزہ قرآنِ کریم ہے، جو آج بھی اقوامِ عالم کی ہدایت و رہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

2۔ قرآنِ کریم کی مانند رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت بھی محفوظ ہے۔ آج بھی اگر کوئی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مکمل زندگی کا عکس دیکھنا چاہے تو ذخیرۂ احادیث سے رہ نمائی حاصل کر سکتا ہے۔

3۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم فرمایا۔ یہ واقعہ ہجرت سے قبل مکّہ مکرّمہ میں قریش کی طرف سے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے معجزہ دکھانے کی درخواست کے بعد پیش آیا۔ چاند کچھ دیر تک اسی حالت میں رہا اور پھر دوبارہ مل گیا۔ اس معجزے کو مکّہ مکرّمہ میں موجود لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے تھوڑے پانی، کھانے اور دودھ کا کثیر ہو جانا اور سب

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفّظ

عکس	شبیہ، تصویر، شکل، جھلک

سرگرمی

طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو پیغمبرِ اسلام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی دو خصوصیات اور معجزے تلاش کرنے کا کام تفویض کریں۔ ہر گروہ اپنا کام مکمل کر کے اپنے ہم جماعتوں کے سامنے ملٹی میڈیا کے ذریعے پیش کرے۔ پریزنٹیشنز کے بعد ایک کوئز کا انعقاد کریں، جہاں طلبہ سے ان کی اِس تحقیق کے علم اور فہم کی جانچ کی جائے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

عقیدۂ توحید و رسالت کا باہمی تعلق واضح کرتے ہوئے وحی کا بنیادی فلسفہ اور ضرورت و اہمیت طلبہ کو بتائیں۔

کے لیے کافی ہو جانا، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پسینۂ اقدس سے خوشبو آنا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لعابِ دہن سے زخموں کا مندمل ہو جانا وغیرہ سرِفہرست ہیں۔

(صحیح بخاری، حدیث: 3636)

عقیدۂ ختمِ نبوت کے عقلی و نقلی دلائل

اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کی تکمیل کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی کو منتخب فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کو ابدیت عطا فرمائی۔ قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر چالیس کو "آیتِ ختمِ نبوت" کہا جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ الاحزاب، آیت: 40)

ترجمہ: "نہیں ہیں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ہیں۔"

متعدد احادیث میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے کے متعلق ارشادات بیان کیے گئے ہیں، بعض میں صراحتاً جب کہ بعض میں اشارتاً رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے کا ثبوت موجود ہے۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (سنن ترمذی، حدیث: 2219)

ترجمہ: "میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

ایک روایت میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر (فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ہوتے۔"

(سنن ترمذی، حدیث: 3686)

ایک موقع پر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھارا مقام میرے ساتھ ایسا ہے، جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کے ساتھ حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَامُ کا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث: 4416)

تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کا اس بات پر اجماع تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کسی نبی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کا اقرار ضروریاتِ دین میں سے ہے اور اس کا انکار کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عہد میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کے خلاف ریاستی سطح پر جہاد کیا گیا اور ایسے سازشی عناصر کو کیفرِ کردار تک پہنچایا گیا۔ مملکت خداداد پاکستان میں بھی عقیدہ ختمِ نبوت کو ریاستی اور آئینی تحفظ حاصل ہے۔

سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے مقاصد بیان فرمائے اور اس سے اگلی آیت (آیت نمبر 3) میں ارشاد فرمایا:

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مُندَمِل	علاج ہونا، ٹھیک ہونا
اَبَدِیَّت	ہمیشہ باقی رہنا
صَراحَتاً	صاف طور پر، صاف صاف
مُدَّعِیان	مدعی کی جمع، دعویٰ کرنے والے
کَیفَرِ کِردار	انجام تک پہنچانا

توضیحِ اصطلاح

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد کسی زمانہ میں پیش آنے والے نئے مسئلہ کے حکم شرعی پر اس زمانہ کے تمام مجتہدین کا اتفاق کر لینا اجماع کہلاتا ہے۔ اجماعِ اُمت قطعی دلیل اور علم یقینی کا باعث ہے اور اس کی مخالفت حرام ہے۔

سرگرمی

عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے طلبہ کیسے کام کر سکتے ہیں؟ اساتذہ کرام کی مدد سے اپنے لیے کوئی سے پانچ کام تلاش کریں اور ان پر عمل کریں۔ ختمِ نبوت کی اہمیت اور تقاضوں پر مذاکرہ کا اہتمام کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

رسالتِ محمدی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی خصوصیات اور معجزات عام فہم انداز سے بیان کریں اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت و اطاعت کا جذبہ بیدار کریں۔ اس کے لیے تاریخ اسلام سے محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مستند واقعات سنائیں۔

وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳

ترجمہ: " اور (اُن) دوسرے لوگوں کے لیے بھی، جو ابھی ان سے نہیں ملے۔"

آیت میں "وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ "کا ذکر ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو بعد میں ایمان لائیں گے، یعنی رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی نبوت صرف ایک مخصوص قوم یا زمانے تک محدود نہیں بل کہ تمام انسانیت کے لیے ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ ان کی رسالت قیامت تک کے لیے ہے۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ پر دین مکمل ہو چکا ہے، اس کے بعد کسی نبی کی گنجائش ہی نہیں ہے، کیوں کہ ہدایت کے لیے قرآن اور سنّت کافی ہیں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ نے نبوت کو ایک محل سے تشبیہ دی اور اپنی ختمِ نبوت کی مثال آخری اینٹ کے طور پر بیان کی۔ یہ حقیقت واضح ہے کہ جب مکان مکمل ہو جائے تو اس میں کسی اینٹ یا پتھر کی گنجائش نہیں ہوتی، اس لیے نبوت کا محل بھی مکمل ہو چکا ہے۔ جب اس میں گنجائش ہی نہیں ہے تو نئے نبی کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم رسالتِ محمدی عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی خصوصیات کو دل و جان سے تسلیم کریں اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی کامل اتباع کریں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی تعظیم و توقیر اور محبت ایمان کا حِصّہ ہے، ہمیں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ اور ان کے فرامین کا حد درجہ احترام کرنا چاہیے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی ختمِ نبوت پر ایمان لانا چاہیے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ ہم رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کے پیغام کو عام کریں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذِمّہ داری سر انجام دیں اور دعوت و تبلیغ کے عمل کے لیے خود کو ہمہ وقت تیار رکھیں۔ اسی صورت میں ہمارے ایمان کی تکمیل ہو سکتی ہے۔

سرگرمی

طالب علموں کو چھوٹے گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو دیانت داری، رحم دلی، عفو و درگزر اور بہادری جیسی خصوصیات تلاش کرنے کا کام تفویض کریں۔ ہر گروہ تحقیق کرے گا اور ایک مختصر تحریر تیار کرے گا، جس میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی زندگی کے واقعات کو اجاگر کیا جائے گا، جو مذکورہ خصوصیات کی مثال بن سکتے ہیں۔ اس کے بعد طلبہ اس بات کا ذکر کریں کہ وہ اپنی زندگی میں ان خصلتوں کو کس طرح شامل کر سکتے ہیں۔ اساتذۂ کرام، طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ان خصائص کو اپنی روزمرہ زندگی میں شامل کرنے کے عملی طریقوں پر غور کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

عقیدۂ ختمِ نبوت کی ضرورت و اہمیت سے طلبہ کو آگاہ کریں اور دینِ اسلام میں اس کا مقام قرآن و سنت سے واضح کریں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ پیغام پہنچانے والے کو کہا جاتا ہے:

(الف) نبی (ب) رسول (ج) سفیر (د) وزیر

۲ وحی جلی میں الفاظ اور معانی دونوں ہوتے ہیں:

(الف) اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ب) نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے

(ج) جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَامُ کی طرف سے (د) صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کی طرف سے

۳ علم کے ذرائع میں سے مستند اور معتبر ترین ذریعہ ہے:

(الف) عقل (ب) یقین (ج) ایمان (د) وحی

۴ ختمِ نبوت خصوصیت ہے:

(الف) حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ کی (ب) حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَامُ کی (ج) حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ کی (د) نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی

۵ "اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ" میں ختم نبوت کی طرف اشارہ ہے:

(الف) اشارتاً (ب) کنایتاً (ج) صراحتاً (د) ضمناً

۶ حدیث مبارک "میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔" سے ثابت ہوتا ہے:

(الف) عقیدۂ آخرت (ب) عقیدۂ توحید (ج) عقیدۂ رسالت (د) عقیدۂ ختم نبوت

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ عقیدۂ رسالت سے کیا مراد ہے؟

۲ انبیاء و رسل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

۳ وحی کا معنی اور مفہوم تحریر کریں۔

۴ وحی جلی اور وحی خفی کے مابین فرق واضح کریں۔

۵ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر وحی کا آغاز کیسے ہوا؟

۶ آیتِ ختم نبوت کا ترجمہ تحریر کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ وحی کی اقسام اور صورتیں جامع انداز میں بیان کریں۔

۲ رسالتِ محمدی عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی خصوصیات اور معجزات کی وضاحت کریں۔

۳ عقیدۂ ختمِ نبوت کے نقلی و عقلی دلائل جامع انداز میں تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لیے ایک مہم چلانے کے لیے طلبہ کو ٹاسک دیں۔ اس میں وہ پوسٹر ڈیزائن کریں، مضامین لکھیں، یا غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اس عقیدے کی اہمیت پر زور دینے والی ویڈیوز بنائیں۔ اس مہم کو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر نشر کیا جا سکتا ہے یا اسکول کے طلبہ و اساتذہ کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے، جس کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت سے آگاہی اور اس کی اہمیت و ضرورت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

(ج) ملائکہ پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم فرشتوں کے تصور، تخلیق کا مقصد اور ذِمّہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔ ان کے مقام و مرتبہ سے آگاہ ہو کر ان پر اپنا ایمان پختہ کر سکیں۔

علم

- عقیدۂ ملائکہ کے نقلی و عقلی دلائل کو سمجھ سکیں۔
- فرشتوں کی صفات، مقام و مرتبہ اور دنیوی و اخروی ذِمّہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- عقیدۂ ملائکہ پر پختہ ایمان کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- عقیدہ ملائکہ پر ایمان پختہ کرنے والے بن سکیں۔
- ملائکہ کی تعظیم اور احترام کرنے والے بن سکیں۔

اہم ترین اللہ تعالیٰ نظامِ کائنات چلانے میں کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ فقط کلمہ کُن سے کائنات کو تخلیق فرمانے پر قادر ہے اور فرشتوں کو مختلف ذِمّہ داریاں سونپنا حکمت پر مبنی ہے۔ ملائکہ پر ایمان لانا مسلمانوں کے عقائد کا حِصّہ ہے۔

فرشتوں کا تصور

ملائکہ "مَلَكٌ" سے مشتق ہے۔ ملائکہ سے مراد وہ نوری مخلوق ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے کائنات کے مختلف امور چلانے، نظم و نسق برقرار رکھنے، احکام کی بجا آوری اور اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنے احکام پوری طرح بجالانے اور انھیں نافذ کرنے کی قوّت و طاقت عطا فرمائی ہے۔ ہر مسلمان کے لیے تمام ملائکہ پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مختلف امور کی انجام دہی کرتے ہیں۔ ملائکہ پر ایمان کا تعلق "ایمان بالغیب" سے ہے جو قرآن مجید کی روشنی میں ایمان والوں کی پہلی صفت ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروفِ عمل رہتے ہیں۔

ایمان بالملائکہ کے نقلی و عقلی دلائل

حدیث کے مطابق ایمان بالملائکہ ایمان کا حِصّہ ہے اور اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں ایمان والوں کی صفات میں فرشتوں پر ایمان بھی شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "رسول (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اس (کلام) پر ایمان لائے، جو ان کی طرف نازل فرمایا گیا ہے ان کے رب کی طرف سے اور سب مومنین بھی سب کے سب ایمان لائے اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر (ان سب نے کہا) ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان (ایمان لانے میں) تفریق نہیں کرتے۔ (سورۃ البقرہ، آیت:285)

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

نَظم و نَسق	نظم اور ترتیب، دستور، حسن انتظام
تَحْمِید	اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا

توضیحِ اِصطِلاح

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، جن کی پیدائش نور سے ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ارد گرد بے شمار فرشتوں کی موجودگی کے باوجود ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

فرشتوں کے تمسخر اور استہزا کی مذمّت بیان کریں اور اس عمل کی برائی واضح کریں۔

قرآن کریم میں فرشتوں کے وجود کے متعلق ارشاد فرمایا گیا:

وَ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝۱۹
يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝۲۰ (سورۃ الانبیاء، آیت: 19-20)

ترجمہ: "اور اُسی کا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو اُس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) وہ نہ اس کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں اور نہ ہی تھکتے ہیں۔ وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور سُستی نہیں کرتے۔"

فرشتوں کے وُجود اور ذِمّہ داری کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا:

ترجمہ: "کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے ہیں؟ کیوں نہیں! اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں۔" (سورۃ الزخرف، آیت: 80)

تمام آسمانی کتب بہ شمول قرآنِ مجید کا نزول فرشتوں کے سردار حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَامُ کے ذریعے ہوا، جن کے بارے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "میرے دو آسمانی وزیر ہیں اور دو زمینی وزیر ہیں۔ آسمانی وزیر حضرت جبریل و میکائیل عَلَیْهِمَا السَّلَامُ ہیں، جب کہ زمینی وزیر حضرت ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا ہیں۔" (سنن ترمذی، حدیث: 3680)

کائنات کی پیچیدگی اور نظم ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس کو چلانے والی کچھ غیر مرئی قوتیں موجود ہیں۔ جیسے ہوا، وائرس، اور بیکٹیریا، جو نظر تو نہیں آتے مگر موجود ہیں۔ اسی طرح فرشتے ہماری نظروں سے اوجھل ہیں مگر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

فرشتوں کی صفات

فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند ہوتے ہیں اور وہ گناہوں اور نفسانی خواہشات سے پاک ہوتے ہیں اور اپنی مرضی و منشا کے مطابق کچھ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے اس وصف کو قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے:

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۶ (سورۃ التحریم، آیت: 6)

ترجمہ: "وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں، جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔"

فرشتے لطیف اور غیر مادی مخلوق ہیں، جو مختلف مراتب پر فائز ہیں۔ فرشتے کھانے پینے، سونے اور دیگر انسانی عوارض سے پاک ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طاقت ور مخلوق ہیں، جن کے مختلف درجات ہیں۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ فرشتوں پر ایمان رکھیں اور ان کا احترام کریں۔

فرشتوں کی ذِمّہ داریاں

اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے چار ہیں، جنھیں تمام ملائکہ پر فضیلت حاصل ہے۔ حضرت جبرائیل عَلَیْهِ

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

لَطیف	نازک، باریک
غیر مادی	جس کا کوئی جسم نہ ہو
عَوارِض	عارضہ کی جمع، بیماریاں، عیوب، کم زوریاں

سرگرمی

اساتذہ کرام اسلامی احکام کی روشنی میں فرشتوں کا تذکرہ احترام سے کرنے کی اہمیت پر زور دیں اور طلبہ کو کام دیں کہ وہ تاریخِ اسلام سے ایسے واقعات تلاش کریں، جن سے یہ سبق ملتا ہو۔ طلبہ یہ بات بھی زیرِ بحث لائیں کہ ہنسی مذاق میں فرشتوں کا تذکرہ کرنا اسلامی احکام کی رُو سے کیسا ہے اور یہ جاننے کے لیے وہ کسی مستند دارالافتا سے آن لائن یا خط کے ذریعے مسئلہ دریافت کر کے اس کا جواب کمرۂ جماعت کے سامنے پیش کریں۔

تین آیاتِ قرآنیہ اور چار احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں فرشتوں کی مختلف صفات، کردار اور ذمہ داریوں کو ظاہر کرنے والی ایک تحریر کاپی پر لکھیں اور اس کو کمرۂ جماعت میں پیش کریں۔ آیات اور روایات کا حوالہ دینا لازمی ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

ملائکہ کے وجود کے ثبوت اور ان پر ایمان لانے کی ضرورت سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے انکار کی مذمّت و برائی بیان کریں۔

السَّلَامُ کا کام انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام پر وحی لانا تھا۔ حضرت اسرافیل عَلَیۡهِ السَّلَامُ قربِ قیامت صور پھونکیں گے۔ حضرت میکائیل عَلَیۡهِ السَّلَامُ بارش برسانے اور رزق تقسیم کرنے پر مامور ہیں۔ حضرت عزرائیل عَلَیۡهِ السَّلَامُ کی ذِمّہ داری ہر ذی روح کی روح قبض کرنا ہے۔

فرشتوں کی دنیاوی ذِمّہ داریاں

بعض فرشتوں کے نام اور ان کی ذِمّہ داریاں قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ کراماً کاتبین اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں۔ کچھ فرشتے ایمان والوں کی حفاظت پر مقرّر ہیں۔ بعض فرشتے ذکر کی محافل میں بیٹھ کر لذت پاتے ہیں۔ بعض فرشتے صبح و شام زمین پہ آتے ہیں اور اعمال کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ فرشتے مومنوں کے لیے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔ فرشتے انسانی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ حضرت جبریل عَلَیۡهِ السَّلَامُ کئی مرتبہ انسانی شکل میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ان کے علاوہ بھی دیگر فرشتوں کو مختلف ذِمّہ داریاں سونپی گئی ہیں۔

فرشتوں کی اخروی ذِمّہ داریاں

منکر نکیر قبر میں سوال و جواب پر مامور ہیں۔ جنّت کے دربان کا نام رضوان، جب کہ جہنّم کے داروغہ کا نام مالک ہے۔ فرشتے دوزخ کی نگرانی کرتے ہیں اور انیس فرشتے اس کام پر مقرّر ہیں۔ ان کا کام دوزخ کے عذاب کو نافذ کرنا ہے۔ بعض فرشتوں کو حاملینِ عرش کا اعزاز حاصل ہے۔ فرشتوں کی تعداد اَن گنت ہے، جن کے متعلق حدیث پاک سے رہ نمائی ملتی ہے کہ بیت اللہ کے عین اوپر ساتویں آسمان پر ایک مقام "بَیْتُ الْمَعْمُوْر" ہے۔ روزانہ ستّر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے ہیں اور جو ایک بار طواف کر لے، قیامت تک اس کی دوبارہ باری نہیں آتی۔ فرشتوں کی تمام تر ذِمّہ داریاں حکمتِ باری تعالیٰ پر منحصر ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی کام کو انجام دینے میں کسی کا محتاج نہیں ہے۔

عقیدۂ ملائکہ پر ایمان کے اثرات

- فرشتوں پر ایمان سے انسان محتاط رویہ اختیار کرتا ہے اور تنہائی میں بھی اس خیال کو جاگزیں رکھتا ہے کہ اس کے اعمال کو لکھا جا رہا ہے۔
- فرشتوں پر ایمان سے علم کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اور انسان کی عزتِ نفس میں اضافہ ہوتا ہے، کیوں کہ فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیۡهِ السَّلَامُ کو علم کی وجہ سے ہی سجدہ کیا تھا۔
- ملائکہ پر ایمان سے انسان کو تحفُّظ نصیب ہوتا ہے۔
- فرشتوں پر ایمان سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قُوّت واضح ہوتی ہے۔
- فرشتوں پر ایمان سے انسان عبادتِ الٰہی کا خوگر بن جاتا ہے۔
- یہ انسان کو عظمت عطا کرتا ہے، کیوں کہ بعض فرشتے انسان کی خدمت میں کمربستہ ہیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

دَرْبان	دروازے کا پہرے دار، چوکیدار، محافظ
داروغَہ	مُنتظم، نگراں
اَن گِنت	بے شمار
کَمَربَسْتہ	کسی کام کے لیے تیار ہونا

تَوضیحِ اِصطِلاح

جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس کو اتنا فرما دیتے ہیں "کُنْ" کہ "ہو جا" اور وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔ اس کو کسی چیز کے بنانے میں انسانوں کی طرح اسباب و آلات اور کسی کے تعاون کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سرگرمی

کمرائے جماعت میں بحث کروائیں، طلبہ فرشتوں پر ایمان لانے کی ضرورت و اہمیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیان کریں اور اپنے ایمان سے متعلق ذاتی تجربات یا احساسات کمرائے جماعت میں پیش کریں۔ اساتذہ کرام طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اس بات پر بحث کریں کہ فرشتوں پر ان کے اٹل یقین نے ان کی زندگیوں کو کس طرح متاثر کیا ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

فرشتوں کی صفات و ذمہ داریاں قرآن و سنت کی مستند تعلیمات کی روشنی میں بیان کریں اور ان پر ایمان لانے کے اثرات واضح کریں۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کی عظمت کو تسلیم کریں اور ان کی توہین و تحقیر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں شرف و عزت سے نوازا ہے، لہٰذا ہمیں بھی دل و جان سے ان کی تکریم کرنی چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کی صفات میں کسی بھی قسم کے غلو کا شکار نہ ہوں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں:

(الف) خاکی (ب) ناری (ج) نوری (د) آبی

۲ مسلمان ہونے کے لیے ایمان رکھنا ضروری ہے:

(الف) مشہور فرشتوں پر (ب) چار مقرّب فرشتوں پر (ج) تمام فرشتوں پر (د) جن کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے ان پر

۳ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں:

(الف) جن (ب) عام انسان (ج) فرشتے (د) صالحین

۴ تمام ملائکہ پر فضیلت رکھنے والے فرشتے ہیں:

(الف) حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ (ب) حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ (ج) حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَامُ (د) حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ

۵ اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں:

(الف) منکر نکیر (ب) کراماً کاتبین (ج) رضوان اور مالک (د) حاملینِ عرش

۶ قرآن مجید کے مطابق دوزخ میں عذاب کو نافذ کرنے پر فرشتے مقرّر ہیں:

(الف) 19 (ب) 20 (ج) 21 (د) 22

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ عقیدہ ملائکہ سے کیا مراد ہے؟

۲ فرشتوں کا مقام و مرتبہ بیان کریں۔

۳ کیا فرشتے انسانی شکل اختیار کر سکتے ہیں؟

۴ نظامِ کائنات چلانے میں فرشتوں کا کردار تحریر کریں۔

۵ عقیدہ ملائکہ پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ فرشتوں کی صفات اور ذِمّہ داریاں تحریر کریں۔

۲ قرآن و سُنّت کی روشنی میں ملائکہ پر ایمان کے دلائل پیش کریں۔

۳ ملائکہ پر ایمان کے اثرات اور ان کی تعظیم کی ضرورت بیان کریں۔

عملی منصوبہ

طلبہ گروہ کی صورت میں دنیا، حفاظت، موت، قبر اور آخرت سے متعلق ملائکہ کے کردار و ذِمّہ داریوں کی معلومات جمع کر کے کمرائے جماعت میں پیش کریں۔ مندرجہ ذیل میں سے ملائکہ کی صفات کی نشان دہی کریں: **صفات:** عبادتِ الٰہی، کھانا، پینا، سونا، اطاعتِ امرِ الٰہی، وحی لے کر آنا، نکاح و اولاد، خدا کے فیصلے نافذ کرنا

(د) کتبِ سماویہ پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم

آسمانی کتب اور صحائف پر ایمان پختہ کرتے ہوئے قرآن مجید کو ہدایت کا آخری اور ابدی سر چشمہ سمجھ سکیں اور اپنی زندگیوں کو اس کی تعلیمات کے مطابق ڈھال سکیں۔

علم

- آسمانی کتب اور صحائف کے جامع تعارف اور نزول کے مقصد سے آگاہ ہو سکیں۔
- وحی کو بہ طور مستند اور قطعی ذریعہ علم سمجھ سکیں۔
- عقیدہ آسمانی کتب اور صحائف کے نقلی و عقلی دلائل کو سمجھ سکیں۔
- آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات اخذ کر سکیں۔

صلاحیت

- اس بات پر یقین رکھ سکیں کہ گزشتہ آسمانی کتب کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور قرآن مجید ہی واحد آخری آسمانی کتاب ہے جو ہر قسم کی تحریف سے مکمل طور پر محفوظ ہے۔
- قرآن مجید کی تعلیمات کی اہمیت جان کر ان پر عمل کر سکیں۔

اہم ترین تمام آسمانی کتب پر ایمان دینِ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔

ایمان بالکتب، یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانا، اسلامی عقیدے کا ایک اہم رکن ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔

آسمانی کتب پر ایمان کے نقلی دلائل

بہ طور مسلمان ہم تمام آسمانی کتب اور صحف پر ایمان لاتے ہیں۔ قرآن مجید تورات مُقدّس، زبور مُقدّس، اور انجیل مُقدّس کی تصدیق کرتا ہے اور ان کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ مانتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ (سورۃ آل عمران، آیت:3)

ترجمہ: ” (اے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اس نے آپ پر (یہ) کتاب حق کے ساتھ نازل فرمائی (یہ) تصدیق کرنے والی ہے (ان کتابوں کی)، جو اس سے پہلے (اتری) ہیں اور اُسی نے تورات اور انجیل نازل فرمائی۔“

احادیث میں ایمان بالکتب کو ایمان کی تکمیل کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب دیا ”کہ تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، اور تقدیر کے اچھے اور برے پر“۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متقین کی صفات بیان فرماتے ہوئے ایک وصف کا ذکر یوں کیا ہے:

ترجمہ: ” اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر نازل فرمایا گیا اور اس پر (بھی) جو آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سے پہلے نازل فرمایا گیا۔“ (سورۃ البقرۃ، آیت:4)

آیاتِ قرآنیہ میں قرآن مجید کا ایک وصف سابقہ آسمانی کتب اور صحائف کی تصدیق کرنے والا بیان ہوا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (سورۃ البقرۃ، آیت:97)

ترجمہ: ”آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے تو اس (قرآن) کو اللہ کے حکم سے آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کے دل پر نازل کیا ہے (یہ) ان (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے کی ہیں۔“

آسمانی کتب پر ایمان کے عقلی دلائل

ہر انسان کو معاشرتی، اخلاقی، اور روحانی زندگی کی اصلاح کے لیے ہدایت کی ضرورت ہے۔ بغیر الہامی ہدایت کے، انسان اپنے ہی نظریات اور تجربات پر کاربند ہوتا ہے، جو غلطیوں اور تضادات کا سبب بن سکتے ہیں۔ اس لیے ایک الہامی نظریہ کی ضرورت ہے، جو آفاقی ہونے کے ساتھ ساتھ غلطی سے پاک ہو۔ آسمانی کتب اللہ تعالیٰ کی حکمت اور علم کی روشنی میں انسانوں کو صحیح راستا دکھاتی ہیں اور ان کی عقل کے محدود ہونے کی کمی پورا کرتی ہیں۔

عقلی اعتبار سے بھی قرآن مجید پر ایمان لانے سے سابقہ آسمانی کتب پر ایمان ثابت ہوتا ہے۔ بنی نوعِ انسان کو اللہ تعالیٰ نے زندگی گزارنے کا اسلوب اور طریقہ آسمانی کتب کی صورت میں سکھایا ہے۔ ان کتب کی تعلیمات کے اعتبار سے ہی انسان کے اعمال کو پرکھا جائے گا اور جنّت و جہنّم کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اس کا تقاضا ہے کہ آسمانی کتب و صحف کے منزّل من اللہ ہونے پر یقین رکھا جائے۔

آسمانی کتب کے نزول کا مقصد

آسمانی کتب کے نزول کا مقصد انسانیت کی ہدایت، تربیت، اور اصلاح ہے، تاکہ وہ صحیح راستے پر چل سکیں۔ یہاں چند اہم مقاصد کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے:

ہدایت اور رہ نمائی آسمانی کتب کا بنیادی مقصد انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت دینا ہے۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ بتاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، اور صفات کو بیان کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پہچان کا ذریعہ ہیں۔

شریعت اور احکام آسمانی کتب میں اللہ تعالیٰ کے احکام اور قوانین موجود ہوتے ہیں، جو عبادات، معاشرتی معاملات، اخلاقیات، اور زندگی کے مختلف پہلوؤں میں رہ نمائی فراہم کرتے ہیں۔ ان قوانین کا مقصد انسانوں کی زندگی کو منظم اور بہتر بنانا ہے۔

اصلاح اور تربیت یہ کتابیں انسان کی اخلاقی، روحانی، اور معاشرتی اصلاح کے لیے نازل کی گئیں۔ ان کی ہدایات انسان کو برائیوں سے بچنے اور نیکیوں کی طرف راغب کرتی ہیں۔

سابقہ امتوں کی تاریخ آسمانی کتب میں سابقہ امم کی تاریخ اور حالات کا ذکر موجود ہوتا ہے۔ ان قصص سے عبرت حاصل کرنا اور ان کی غلطیوں سے سبق سیکھنا انسان کے لیے اہم ہے۔

آزمائش اور امتحان اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو آزمائش کے لیے پیدا کیا ہے اور آسمانی کتب ان آزمائشوں میں کام یاب ہونے کی رہ نمائی فراہم کرتی ہیں۔ یہ کتابیں بتاتی ہیں کہ کن چیزوں سے بچنا چاہیے اور کن کاموں کو کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

مُنَزَّلٌ مِنَ اللہ	اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ
اِصْلاح	خامیاں یا برائیاں دور کرنا
خُلاصَہ	اختصار کرنا
مُنَظَّم	جو مرتب ہو، تنظیم سے، ترتیب دیا ہوا
راغب	دل چسپی رکھنے والا، متوجہ، جھکاو

سرگرمی

قرآن مجید کے نزول کے مقاصد پر ایک ایک آیت والدین کی مدد سے تلاش کریں اور ان کی تفصیل کمرۂ جماعت میں بیان کریں۔ آیات کا ترجمہ اور مفہوم بھی بیان کریں۔ کم از کم پانچ آیات کا تلاش کرنا لازمی ہے۔

طلبہ اسلامی عقائد اور فقہ میں قرآن مجید کے ناسخ ہونے کے تصور پر بحث کریں اور اس کا تفصیلی مفہوم گھر والوں کے ساتھ مل کر تلاش کریں۔ قرآن مجید کی قطعیت اور تحفظ کو آخری کتاب اور وحی الٰہی کی حتمی دلیل کے طور پر بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کے مابین آسمانی کتب کے نزول کے مقاصد کی دہرائی کروائیں۔ ہر مقصد کے لیے کوئی آیت تلاش کرنے کا کام دیں۔ اس مقصد کے لیے گھر کے لیے سرگرمی بھی دی جاسکتی ہے۔

آخرت کی یاددہانی آسمانی کتب میں آخرت کی زندگی، جزا و سزا، اور قیامت کے دن کا ذکر ہوتا ہے، جو انسان کو اپنے اعمال پر غور کرنے اور آخرت کی تیاری کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

وحی کی اہمیت اور قطعیت

ذرائع علم پانچ ہیں۔

1۔ وحی 2۔ حواسِ خمسہ 3۔ عقل 4۔ وجدان 5۔ اسناد و روایات

مذکورہ ذرائعِ علم میں سب سے معتبر اور مستند ذریعہ وحی کا ہے۔ انسان کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ اپنی تخلیق کے متعلق سب سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ جب کہ دیگر تمام ذرائع علم کا تعلق کسی نہ کسی اعتبار سے انسان کی اپنی ذات سے ہے۔ دیگر ذرائعِ علم میں غلطی اور خطا کا امکان باقی ہوتا ہے، جب کہ وحیٔ الٰہی ہر قسم کی خطا اور غلطی سے پاک ہے، اسی لیے وحی کا علم قطعی اور مستند ہوتا ہے۔

آسمانی کتب اور صحائف کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لیے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کو مبعوث فرمایا، جن میں سے 313 رسول ہیں۔ (صحیح ابن حبان، حدیث: 361)

"صُحُف" یا صحائف صحیفہ کی جمع ہے، جس کا معنیٰ وہ چھوٹی کتب ہیں، جو مختلف انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام پر نازل کی گئیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ کے صحیفوں کا ذکر موجود ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿۱۹﴾ (سورۃ الاعلیٰ، آیت: 18-19)

ترجمہ: "یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ (یعنی) ابراہیم (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اور موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کے صحیفوں میں۔"

قرآن مجید کے کئی مضامین سابقہ آسمانی کتب میں موجود تھے۔ سورۃ الشوریٰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ (سورۃ الشعراء، آیت: 196)

ترجمہ: "اور بے شک اس (قرآن) کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے۔"

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام پر کچھ کتب بھی نازل کی گئیں۔ مشہور آسمانی کتب کی تعداد چار ہے:

تورات مُقدّس: تورات عبرانی زبان کا لفظ ہے، جس کا معنیٰ "قانون" ہے۔ یہود کے مطابق یہ پانچ چھوٹی کتابوں کا مجموعہ ہے۔ ان کتابوں کے نام یہ ہیں:

پیدائش	خروج	اَحْبار	گنتی	اِسْتِثْناء

یہ کتاب حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ پر کوہِ طور پر نازل کی گئی۔ تورات مُقدّس کو یہودی مذہب میں الہامی کتاب مانا جاتا ہے۔ تورات مُقدّس میں اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اس کے احکام ہیں، جن میں عبادات، معاشرتی قوانین، اخلاقیات، اور دیگر معاملات شامل ہیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

مُعْتَبَر	لائقِ احترام، بھروسہ کیا گیا، قابلِ اعتبار
مُسْتَنَد	تصدیق کیا ہوا، سند یافتہ، مصدقہ

سرگرمی

قرآنِ مجید کی ان آیات کی تلاوت کریں جو اہم معاشرتی، سماجی اور تہذیبی تعلیمات کی عکاسی کرتی ہوں۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگیوں میں مذکورہ قرآنی اصولوں کو کس طرح شامل کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنے اعمال اور طرزِ عمل میں قرآنی رہ نمائی کو نافذ کرنے کا عزم کریں اور یہ بتائیں کہ زندگی میں قرآنی تعلیمات کی اہمیت اور ان پر عمل کرنے کے لیے اس ہفتے کن دس اعمال کو اختیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

آسمانی کتب کے نزول کا مقصد اور عقیدۂ رسالت کے ساتھ ان کا باہمی تعلق واضح کریں۔

زبور مُقدّس: لفظ زبور "زُبُر" سے بنا ہے، جس کا معنٰی ہے لکھنا۔ یہ کتاب 150 سورتوں پر مشتمل ہے، جو حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَامُ پر نازل ہوئی۔ زبور مُقدّس بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، دعا، مناجات، اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کے بیان پر مشتمل ہے۔ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَامُ کی حمدیہ نظمیں اور دعائیں بھی زبور مُقدّس کا حِصّہ ہیں۔ اس میں الگ سے شریعت یا قانون موجود نہیں تھا، اس لیے کہ اس کی شریعت تورات مُقدّس ہی تھی۔ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَامُ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت خوبصورت آواز اور خوش الحانی کی نعمت عطا فرمائی تھی۔ ان کی آواز اتنی دل نشین تھی کہ جب وہ زبور مُقدّس کی تلاوت کرتے، تو پہاڑ اور پرندے بھی ان کے ساتھ تسبیح کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَامُ کو لوہا نرم کرنے کا معجزہ عطا کیا تھا، تاکہ وہ بغیر بھٹی اور ہتھوڑے کے لوہا ڈھال سکیں۔

انجیل: انجیل یونانی زبان کا لفظ ہے، جس کا معنٰی "خوش خبری" ہے۔ یہ کتاب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ پر نازل ہوئی۔ انجیل مُقدّس چار حصوں پر مشتمل ہے ، جن کو "اناجیل اربعہ" کہا جاتا ہے:

مَتّی کی انجیل	مُرقُس کی انجیل	لُوقا کی انجیل	یُوحنّا کی انجیل

انجیل مُقدّس کا اصل موضوع، نفس کا تزکیہ اور اخلاق کی درستی تھا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو زندہ آسمانوں پہ اٹھالیا گیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے امتی کی حیثیت سے دوبارہ تشریف لائیں گے۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو مردوں کو زندہ کرنے، نابینا کو بینائی دینے اور کوڑھ کے مریضوں کو صحت یاب کے معجزات عطا ہوئے۔

قرآن مجید: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل کردہ کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ تقریباً 23 سال کے عرصے میں نازل ہوئی۔ اس میں کل 114 سورتیں ہیں، جن میں 86 ہجرت سے قبل نازل ہوئیں، جو مکّی کہلاتی ہیں اور 28 ہجرت کے بعد نازل ہوئیں، جو مدنی سورتیں کہلاتی ہیں۔ قرآن مجید سابقہ تمام آسمانی کتب کے مضامین کی جامع الہامی کتاب ہے۔

سابقہ تمام آسمانی کتب میں سے کوئی بھی اپنی اصلی حالت پر نہیں ہے، ان میں تحریف ہو چکی ہے، جب کہ قرآن مجید ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے پاک ہے، کیوں کہ اس کی حفاظت کا ذِمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اس کی تعلیمات ہمہ گیر اور جامع ہیں۔ قرآن مجید کے نزول سے سابقہ کتب کے احکام منسوخ ہو گئے ہیں، البتہ ان سابقہ کتب اور صحف کی تعظیم کرنا اور ان پر ایمان لانا واجب ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت و رہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات

تمام الہامی کتب کا سرچشمہ وحیِ الٰہی ہے اس لیے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کی تعلیمات بھی مشترک ہیں۔ آسمانی کتب میں توحید، رسالت، آخرت، سزا و جزا کو بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے۔ عبادات میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ تمام مذاہب میں مشترک رہے ہیں، البتہ ان کی ادائیگی اور طریقہ کار میں فرق تھا۔ اخلاقی اقدار کا تذکرہ بھی سابقہ آسمانی کتب اور صحائف میں موجود رہا ہے۔ اسی طرح

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

صحت یاب	بیماری سے ٹھیک ہو جانا
ہمہ گیر	ہر چیز پر حاوی، ہر چیز پر چھایا ہوا

توضیحِ اِصطِلاح

لفظ معجزہ "اعجاز" سے مشتق ہے، جس کا معنی ہے "بے بس کر دینا یا عاجز کر دینا۔" اصطلاحِ شریعت میں معجزہ اس خارقِ عادت فعل کو کہتے ہیں، جو کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَامُ کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے، جس کا مقصد اس نبی عَلَیْہِ السَّلَامُ کی تائید اور قوم کو چیلنج کرنا ہوتا ہے۔

سرگرمی

گروہ کی صورت میں سابقہ آسمانی کتب کی ان تعلیمات کو تلاش کریں، جن کی تائید قرآن مجید نے کی ہے۔ کمرائے جماعت میں ایک دیوار پر چارٹ کے ذریعے ڈسپلے بنائیں جہاں طلبہ آسمانی کتابوں میں پائی جانے والی مشترکہ تعلیمات کی فہرست بنائیں، ان تعلیمات میں قرآن مجید کی آیات کا حوالہ لازمی دیں۔ اساتذہ کرام آسمانی کتب کی تعلیمات میں مماثلت اور فرق پر بات چیت کی سہولت فراہم کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

آسمانی کتب و صحائف میں فرق بیان کرتے ہوئے آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات بیان کریں۔

تمام اخلاقی برائیوں سے بچنے کے احکام میں بھی تمام کتب مشترک رہی ہیں۔ تمام آسمانی کتب کے اصول یکساں تھے تاہم قوم، حالات اور زمانے کے فرق سے ان کے طریقہ کار میں فرق ہو سکتا ہے۔

حاصلِ کلام

قرآنِ مجید سابقہ آسمانی کتب کی تعلیمات کا جامع ہے، جس میں علوم و معارف کا خزانہ موجود ہے۔ قیامت تک رہ نمائی حاصل کرنے کے لیے قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا۔ اسی کی بہ دولت اقوام عالم نے ترقی کے زینے طے کیے۔ ہمارے زوال کا سبب قرآن کریم کی تعلیمات سے دُوری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کی پُر حکمت تعلیمات کو سمجھیں اور ان کو اپنی زندگی کا حِصّہ بنائیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

مَعارِف	معرفت کی جمع، علم و فضل
زِینے	زینَہ کی جمع، سیڑھی

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

١ سب سے معتبر اور مستند ذریعہ علم ہے:
(الف) عقل (ب) شعور (ج) وحی (د) فہم

٢ وہ مختصر آسمانی کتب جو مختلف انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر نازل ہوئیں ان کو کہا جاتا ہے:
(الف) رسائل (ب) صحائف (ج) جرائد (د) شذرات

٣ وہ آسمانی کتاب جس کا اصل موضوع تزکیہ نفس اور اخلاق کا درست کرنا ہے:
(الف) قرآن مجید (ب) انجیل مُقدّس (ج) زبور مُقدّس (د) تورات مُقدّس

٤ ہر قسم کی تحریف سے پاک قرار دیا گیا ہے:
(الف) تورات مقدس کو (ب) زبور مقدس کو (ج) انجیل مقدس کو (د) قرآن مجید کو

٥ عقائد کے لحاظ سے تمام آسمانی کتب کی تعلیمات میں اشتراک ہے:
(الف) کوئی اشتراک نہیں (ب) بعض عقائد میں (ج) تمام عقائد میں (د) تین بنیادی عقائد میں

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

١ وحی کے ذریعے حاصل ہونے والا علم مستند اور قطعی کیوں ہے؟
٢ صحائف و کتب کی تعریف اور ان میں فرق بیان کریں؟
٣ آسمانی کتب کی پر ایمان کی ایک ایک عقلی و نقلی دلیل بیان کریں۔
٤ انبیاعَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور ان پر نازل ہونے والی کتب کے نام تحریر کریں۔
٥ کتب اور صحائف کے نزول کا مقصد کیا ہے؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

١ قرآن وسُنَّت کی روشنی میں آسمانی کتابوں پر ایمان بیان کریں۔
٢ آسمانی کتب اور صحائف کا تعارف جامع انداز میں تحریر کریں۔
٣ آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات بیان کریں۔

عملی منصوبہ قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتب کی خصوصیات کا موازنہ کریں۔ قرآن مجید کے مندرجہ ذیل مضامین کی نشان دہی کریں۔ کسی ایک سورت کا حوالہ تحریر کریں۔ **مضامین:** تخلیق کائنات کا ذکر، حیوانات کا ذکر، فلکیات کا ذکر، نباتات کا ذکر، جنات کا ذکر، ملائکہ کا ذکر

(۵) آخرت پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم

عقیدۂ آخرت، برزخ، حشر نشر، میزان، شفاعت، حوضِ کوثر، جنّت، جہنّم کے بارے میں جان کر اس پر ایمان پختہ کر سکیں۔
حیات بعد الموت کی کام یابی کو مقصد قرار دیتے ہوئے اس کے لیے تیاری کرنے والے بن سکیں۔

علم

- عقیدۂ آخرت کے جامع تعارف اور اس کے عقلی و نقلی دلائل سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- برزخ، حشر نشر، میزان، پل صراط، شفاعت اور حوضِ کوثر کے تصورات کو سمجھ سکیں۔
- جنّت اور جہنّم کی زندگی کا موازنہ کر سکیں۔

عملی زندگی میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت اور اس کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- دنیا کے عارضی ہونے اور عقیدۂ آخرت پر ایمان پختہ کر کے فکرِ آخرت کو اپنی زندگی کا اوّلین مقصد بنا سکیں۔
- عقیدۂ آخرت کے تناظر میں زیادہ سے زیادہ نیکی کرنے والے اور برائیوں سے اجتناب کرنے والے بن کر حصولِ شفاعت کی کوشش کر سکیں۔

اہم ترین قرآن کریم میں آخرت پر ایمان کو اہلِ تقویٰ کی صفت قرار دیا گیا ہے اور اس عقیدے پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

لفظ "آخرت"، دنیا کا متضاد ہے۔ عقیدۂ آخرت سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے، اس زندگی کے بعد ایک دائمی زندگی ہوگی، جہاں انسان کو اس کے اچھے یا بُرے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اعمالِ صالحہ کی صورت میں جنّت جب کہ اعمالِ بد کی صورت میں جہنّم کا فیصلہ ہوگا۔

آخرت پر ایمان قرآن و حدیث کی روشنی میں

عقیدۂ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بہ خوبی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں بیش تر مقامات پر منکرینِ آخرت کے اعتراضات کا ردّ کیا گیا ہے اور ان کے جوابات دیے گئے ہیں۔ قرآن مجید میں آخرت کو "یومُ الدِّین" بھی کہا گیا ہے، جس کا معنیٰ ہے: جزا و سزا کا دن۔ عقیدۂ آخرت کے کئی عقلی و نقلی دلائل ہیں۔ سورۃ الفاتحہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا تعارف رحمٰن اور رحیم کے بعد ان الفاظ میں کروایا گیا ہے:

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (سورۃ الفاتحہ، آیت:3) ترجمہ: "قیامت کے دن کا مالک ہے۔"

سورۃ البقرہ میں متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک صفت آخرت پر یقین رکھنا بھی بیان کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ: "اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں" (سورۃ البقرہ، آیت:4)

مشرکین کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کیسے ہوگی؟ جب انسان کا وجود خاک میں مل جائے گا اور ریزہ ریزہ ہو کر منتشر ہو جائے گا تو اسے دوبارہ وجود عطا کرنا کیسے ممکن ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں دلیل دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "آپ فرما دیجیے انھیں وہی زندہ فرمائے گا جس نے انھیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا اور وہ ہر طرح کا پیدا فرمانا خوب جانتا ہے۔" (سورۃ یٰس، آیت:79)

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ دوبارہ زندگی عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے مشکل امر نہیں ہے، بل کہ یہ پہلے پیدا کرنے کی نسبت آسان تر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ (سورۃ الروم، آیت:27)

ترجمہ: "اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔"

قیامت اللہ تعالیٰ کی صفتِ عدل کے اظہار کا ذریعہ ہے، کیوں کہ دنیا میں لوگوں کو ان کے کیے کی سزا و جزا دینا ممکن نہیں۔ یہ قیامت ہی ہے جو عَدْل کی صفتِ کاملہ کا مکمل اظہار ہے۔

احادیث میں قیامت کے دن کی تفصیلات موجود ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آخرت کی علامات بھی بیان فرمائی ہیں، جیسے سورج کا مغرب سے طُلوع ہونا، دجال کا ظُہور، یاجوج ماجوج، زمین میں دھنسنے والے حادثات اور حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ کا تشریف لانا۔ عقلی اعتبار سے بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ دنیا میں ہر انسان کو اس کی محنت کا وہ ثمر نہیں ملتا، جس کا وہ حق دار ہوتا ہے۔ کم زور انسانوں کو طاقت وروں کے ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کے پاس کوئی فریادرس نہیں ہوتا۔ آخرت کا دن بنیادی طور پر ایسے افراد کو ان کی محنت کا صلہ دینے اور کم زوروں کی اعانت کرنے کا دن ہے۔

عالم برزخ

دو چیزوں کے درمیان حائل رکاوٹ کو برزخ کہتے ہیں۔ اصطلاحی طور پر روح کے جسم سے پرواز کرنے کے بعد سے قیامت کے قائم ہونے تک کا درمیانی عرصہ برزخ کہلاتا ہے۔ اس دوران میں انسان جہاں موجود ہوتا ہے، اسے عالمِ برزخ کا نام دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں عالم برزخ کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے اے میرے رب! مجھے واپس بھیج دے تاکہ میں نیک عمل کروں جو میں نے چھوڑ دیے تھے۔ ہرگز نہیں، یہ ایک بات ہے جو وہ کہے گا۔ ان کے پیچھے برزخ ہے قیامت کے دن تک۔"

یہ انسان کی جزا و سزا کا پہلا مرحلہ ہے اور منکر نکیر کے ذریعے دنیاوی زندگی کے اعمال کا مواخذہ ہوتا ہے۔ قبر کو آخرت کی پہلی منزل کہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق روایات میں موجود ہے کہ جو اس منزل سے کامیابی سے گزر گیا، اس کے لیے دیگر منازلِ آخرت بھی آسان ہو جائیں گی اور جو یہاں مشکلات کا شکار ہوا، دیگر منازل اس کے لیے زیادہ مشکل اور پے چیدہ ہوں گی۔ (سنن ترمذی، حدیث: 2308) قبر میں انسان سے پوچھے جانے والے سوالات کی احادیث میں تفصیل موجود ہے۔

حشر و نشر

نشر کا معنیٰ موت کے بعد زندہ کرنا، جب کہ حشر کا معنیٰ حساب کے میدان میں جمع کرنا ہے۔ روزِ قیامت، جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ قبروں سے ننگے پاؤں میدانِ محشر کی طرف چل پڑیں گے۔ سب سے پہلے رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے اور پھر باقی تمام لوگ مراتب کے اعتبار سے قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور میدانِ محشر میں جمع ہوں گے، جس کے بعد حساب کتاب کے مرحلے کا آغاز ہو گا۔

مقامِ محمود اور شفاعتِ کبریٰ

یہ مقام اللہ تعالیٰ نے قیامت کے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے مخصوص کیا ہے، جس سے پوری انسانیت مستفید ہو گی اور حساب کے عمل کا آغاز ہو گا۔ اس سے قبل تمام لوگ کَس مَپرسی

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

دائمی	ہمیشہ کے لیے، مستقل
مُنْتَشِر	بکھرنے والا، پھیلنے والا
فَرْیادرَس	فریاد کو پہنچنے والا، انصاف کرنے والا
اِعانَت	مدد، امداد، تعاون
مُواخَذَہ	گرفت، جواب طلبی، جواب دہی، پکڑ

توضیحِ اِصطِلاح

صور سینگ کی شکل کی ایک چیز ہے اور قیامت کا آغاز صور پھونکنے سے ہو گا۔ حضرت اسرافیل عَلَيْهِ السَّلَامُ دو بار صور پھونکیں گے۔ پہلے صور سے تمام مخلوقات مر جائیں گی اور ایک مدت بعد دوسری بار پھر صور پھونکا جائے گا، جس سے تمام مخلوقات زندہ ہو جائیں گی اور میدان حشر میں جمع ہوں گی۔

سرگرمی

جنت اور جہنم کے مناظر اور ان کے متضاد پہلوؤں پر بحث کرنے کے لیے جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کریں۔ یہ گروہ دونوں مقامات کی خصوصیات کو بیان کرنے والی پانچ قرآنی آیات اور پانچ احادیث کی مدد لیں۔ ہر گروہ کو آخرت پر یقین کی اہمیت اور طرزِ عمل و اخلاقیات پر ان کے اثرات کی تائید میں دلائل پیش کرنے چاہییں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

دنیا اور آخرت کا باہمی تعلق واضح کریں اور آخرت کے عقلی و نقلی دلائل طلبہ کے سامنے بیان کریں۔

کے عالم میں ہوں گے اور تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے عذر پیش کرنے کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پہنچیں گے۔ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ شفاعت کریں گے تو حمد و ثنا کریں گے اور اللہ کریم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک بلند مقام پر فائز فرمائے گا، جو مخلوق میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں ہو گا، یہی مقام محمود ہے۔ بعد ازاں عام شفاعت کا اذن ہو گا اور مراتب کے اعتبار سے مختلف لوگوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 4313)

میزان

حساب و کتاب کا اہم مرحلہ میزان ہے۔ میزان کا معنٰی ترازو ہے، قیامت کے روز میدانِ محشر میں اعمال کا وزن کرنے کے لیے میزان نصب کیا جائے گا۔ میزان کا یہ عمل انصاف کے قیام کے لیے ہو گا۔ جس کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا، اسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور جس کے اعمالِ بد کا پلڑا بھاری ہو گا، اسے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

پل صراط

پل صراط جنّت اور جہنّم کے راستے پر قائم ایک پُل ہے، جس سے کام یابی سے گزرنے پر انسان کو جنّت نصیب ہو گی۔ یہ پُل بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس پُل پر سے گزرنے میں کام یاب ہو سکیں گے۔ جو لوگ دنیا میں نیکیوں میں جلدی کرتے ہوں گے، وہ پُل صراط کو بہ آسانی عبور کر لیں گے نیکی میں تاخیر کرنے والوں کو پُل صراط عبور کرنے میں مشکل ہو گی۔

حوضِ کوثر

قیامت کے روز رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حوضِ کوثر عطا ہو گا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ، کوثر جنّت کی ایک نہر کا نام ہے۔ اس حوض کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے جام نوش کرنے والے کو پھر کبھی پیاس کی شِدَّت محسوس نہیں ہو گی۔ حوضِ کوثر پر پیالے اس قدر کثیر ہوں گے، جتنے آسمان کے ستارے ہیں۔ احادیث میں حوضِ کوثر کے مشروب کے اوصاف بھی بیان ہوئے ہیں کہ وہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہو گا۔ (سنن ترمذی، حدیث: 3361)

جنّت و جہنّم

نامۂ اعمال کے بعد جنّت و جہنّم کا فیصلہ ہو گا۔ اعمال کے حساب سے لوگ جنّت اور جہنّم کے مستحق قرار پائیں گے۔ قرآن و سُنَّت میں بے شمار ایسے اعمال کا بیان ہے، جو جنّت یا جہنّم کا مستحق بنا دیتے ہیں۔ جنّت کی زندگی انعامات سے بھرپور، جب کہ جہنّم کی زندگی مصیبتوں اور آزمائشوں سے ہے۔ جنّت میں انسان جس چیز کی خواہش کرے گا، ایک ساعت سے بھی کم وقت میں اپنے پاس پائے گا۔ جنّت اللہ تعالیٰ کی خوش نودی، جب کہ جہنّم اس کے غضب کی علامت ہے۔ جنّت اور جہنّم کے مختلف مراتب ہیں، جہاں انسان اپنی نیکیوں یا گناہوں کے اعتبار سے ہوں گے۔ جنّت کے سب سے اعلیٰ درجہ میں انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام ہوں گے جب کہ جہنّم کے سب سے ادنیٰ درجے میں منافقین ہوں گے۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

مُستَفِید	فائدہ چاہنے والا، فائدہ اٹھانے والا
کَس مپُرسی	بے کسی، بے آسرا ہونا
مَراتِب	مرتبے، درجے، رُتبے
نوش کَرنا	پینا
ساعَت	لمحہ، منٹ، پل، مُختصر وقفہ، تھوڑی دیر

سرگرمی

طلبہ آخرت میں شفاعت کے امکانات کو بڑھانے کے لیے اپنے رویے اور کردار کو بہتر بنانے کا عہد کریں۔ اساتذہ کرام طلبہ کو اُن نیک اعمال اور خوبیوں کی ایک فہرست فراہم کریں، جن پر شفاعت کا تذکرہ ہے اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ کیسے ان اعمال کو مقررہ مدت میں اپنی زندگی میں لاگو کرتے ہیں۔

طلبہ عقیدۂ آخرت کی روشنی میں ذاتی خیالات و ترجیحات بیان کریں۔ طلبہ انفرادی طور پر یا گروہی صورت میں اپنے احساسات لکھ سکتے ہیں، جس میں دنیاوی زندگی کے عارضی ہونے اور آخرت کی ابدیت کے نظریہ کو سامنے رکھتے ہوئے وہ یہ بتائیں کہ وہ جلد از جلد کون سے پانچ کام کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

علاماتِ قیامت، روزِ قیامت اور اس کے مراحل ترتیب وار بیان کریں۔

عملی زندگی میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت

عملی زندگی میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیوں کہ یہ عقیدہ انسان کے اعمال، فیصلوں، اور رویّوں پر اثرانداز ہوتا ہے۔ عملی زندگی میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت بہت زیادہ ہے، کیوں کہ یہ عقیدہ فرد کے اخلاق، کردار، فیصلوں، اور رویوں پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ افراد اپنی غلطیوں کو سدھارنے اور خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ انصاف، صبر، دیانت داری، اور فلاح وبھلائی کی طرف رہ نمائی فراہم کرتا ہے، جو فرد اور معاشرے کی ترقی و فلاح کے لیے ضروری ہیں۔

عملی زندگی میں عقیدۂ آخرت کے اثرات

عقیدۂ آخرت سے انسان کی زندگی پر گہرے اثرات مرتّب ہوتے ہیں، چند درج ذیل ہیں:

- عقیدۂ آخرت پر ایمان سے زندگی میں نکھار پیدا ہوتا ہے، انسان محاسبۂ نفس کے ذریعے سے اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے اور یوں وہ نیکیوں کا عادی بن جاتا ہے۔
- انسان کی زندگی میں احساسِ جواب دہی کا تصور اجاگر ہوتا ہے، انسان ذِمّہ دارانہ رویہ اختیار کرتا ہے اور ایثار و قربانی جیسے اوصاف پیدا کرکے اخلاق و کردار کی درستی کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔
- آخرت پر ایمان رکھنے والے افراد اپنے فیصلے انصاف، برابری، اور اسلامی اصولوں کے مطابق کرتے ہیں، کیوں کہ انھیں یقین ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ہر فیصلے کا حساب ہوگا۔
- عقیدۂ آخرت سے انسان عاجزی و انکساری کا پیکر بنتا ہے، تکبر و بڑائی سے نجات پاتا ہے اور اپنے انجام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اعمالِ صالحہ انجام دینے کی سعی کرتا ہے۔
- اس عقیدہ سے انسان ہم دردی رکھتا ہے، وہ عیب پوشی اور عفو و درگزر کی صفات اپناتا ہے۔
- عقیدۂ آخرت کی یہ دولت انسان دوسروں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے سے گریز کرتا ہے اور مصیبتوں پر صبر کرتا ہے، کیوں کہ وہ یقین رکھتا ہے کہ ایک دن صبر کا صلہ ملنے والا ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے فکرِ آخرت کو اپنا نصب العین بنائیں اور عقیدۂ آخرت کے تناظر میں زیادہ سے زیادہ نیکی کرنے والے اور برائیوں سے اجتناب کرنے والے بنیں۔
احادیث میں کئی ایسے اعمال بیان کیے گئے ہیں، جو رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کا سبب بنتے ہیں اور بعض ایسی برائیاں بھی بیان کی گئی ہیں، جو نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے محرومی کا سبب ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان تمام اعمال کو انجام دیں جو رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کا باعث ہوں اور ہر اس برائی سے دور رہیں جو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے محرومی کا سبب ہو، تاکہ روزِ قیامت ہم رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کے مستحق قرار پائیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

مُحَاسَبۂ نَفْس	اپنی ذات میں غور و فکر کرنا
مَلْحُوظ خاطِر	دل میں خیال ہونا، خیال رکھنا
سَعی	کوشش

خزینۂ معلومات

قرآن و سنت سے بروزِ قیامت شفاعت نبوی علیٰ صاحبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ثابت ہے اور یہ ہر مسلمان کی تمنا بھی ہے، تاہم احادیث مبارکہ میں کئی ایسے گناہ گاروں (ظالم حکم ران، دین میں غلو کرنے والا) کا ذکر ہے، جو شفاعت نبوی سے محرومی کا سبب ہیں۔

(معجم طبرانی، حدیث:8079)

اذان کے بعد مانگی جانے والی دعا میں بھی رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کا ذکر ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

مسلمان کی زندگی میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت اور اثرات بیان کریں اور دنیا میں رہ کر آخرت کی فکر کا درست مفہوم طلبہ کے سامنے واضح کریں۔

طلبہ کو آپس میں آخرت کے دلائل پر تبادلۂ خیال کرنے کا کام دیں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ آخرت کا لفظ متضاد ہے:

(الف) قیامت کا (ب) حشر کا (ج) دنیا کا (د) عقبیٰ کا

۲ برزخ کا معنیٰ ہے:

(الف) دیوار (ج) پردہ (ج) رکاوٹ (د) پل

۳ بروزِ قیامت موت کے بعد زندہ کرنا کہلاتا ہے:

(الف) حشر (ب) نشر (ج) برزخ (د) آخرت

۴ میزان کا معنیٰ ہے:

(الف) وزن (ب) عمل (ج) ترازو (د) حساب

۵ شفاعتِ کبریٰ کو کہا جاتا ہے:

(الف) مقامِ اعلیٰ (ب) مقامِ محمود (ج) مقامِ شفاعت (د) مقامِ حشر

۶ روایات کے مطابق کوثر نام ہے:

(الف) جنّت کی نہر کا (ب) جنّت کے چشمے کا (ج) جنّت کے دریا کا (د) جنّت کی نعمتوں کا

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ عقیدۂ آخرت کا جامع تعارف تحریر کریں۔

۲ عالمِ برزخ سے کیا مراد ہے؟ واضح کریں۔

۳ حشر اور نشر کا مفہوم تحریر کریں۔

۴ عقائد میں میزان سے کیا مراد لیا جاتا ہے؟

۵ پل صراط سے کیا مراد ہے؟ واضح کریں۔

۶ حوضِ کوثر کی خاصیت بیان کریں۔

۷ شفاعت اور مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟

۸ سبق کی روشنی میں جنّت اور جہنّم کی زندگی کا موازنہ کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ عقیدۂ آخرت کے عقلی اور نقلی دلائل الگ الگ لکھیں۔

۲ آخرت کی بعض منازل (برزخ، حشر و نشر، میزان، پل صراط، شفاعت اور حوضِ کوثر) ترتیب وار تحریر کریں۔

۳ عملی زندگی میں عقیدۂ آخرت کے اثرات تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

عقیدۂ آخرت سے متعلق مستند دینی کتب کا مطالعہ کریں اور مذکورہ موضوعات کے حوالہ جات تحریر کریں۔ جنّت اور جہنّم کی زندگی کے موازنہ پر مبنی چارٹ بنائیں جس میں ان کے نام، وسعت، ملائکہ کے نام، دروازوں کی تعداد وغیرہ کا ذکر ہو۔ انسانی زندگی کے دیے گئے مراحل کو ترتیبِ زمانی میں لکھیں۔

مراحل عالمِ برزخ، عالمِ حشر، جنّت یا جہنّم، عالمِ دنیا، عالمِ ارواح، بطنِ مادر

(2) عبادات

(الف) فلسفۂ نماز

حاصلاتِ تعلّم: نماز کے فلسفے اور اس کی معاشرتی اہمیت واثرات کو سمجھتے ہوئے نماز کی پابندی کر سکیں۔ نیز اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کر سکیں۔

علم

- نماز کی اہمیت، فلسفے اور احکام کو سمجھ سکیں۔
- نماز میں خشوع و خضوع اور اخلاص کی اہمیت کا ادراک کر سکیں۔
- نماز کے روحانی و جسمانی فوائد اور معاشرتی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- عملی زندگی میں نماز باجماعت کی پابندی کر سکیں۔
- خشوع و خضوع اور اخلاص کے ذریعے تزکیہ نفس کر سکیں۔

اہم ترین: قیامت کے دن اعمال میں سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال ہوگا۔

ارکانِ اسلام میں اہم رکن نماز ہے۔ قرآن مجید میں تقریباً 80 مقامات پر صراحتاً نماز کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز کا بنیادی فلسفہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور بندگی کا ذریعہ ہے۔ سورۃ طٰہٰ آیت 14 میں اللہ فرماتے ہیں "لہٰذا تم میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو"۔ نماز کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ نماز کو اللہ تعالیٰ نے متقین کی علامت قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (سورۃ البقرہ، آیت: 2-3)

ترجمہ: "یہ پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں"

گویا نماز کا مقصد یادِ الٰہی میں مشغول ہونا ہے۔ نماز کی فرضیت کے ساتھ ان کو مقرّرہ اوقات میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد ربّانی ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ (سورۃ النساء، آیت: 103)

ترجمہ: "بے شک نماز مومنوں پر مقرّرہ وقت پر فرض ہے۔"

مقرّرہ وقت پر نماز کا فرض ہونا انسان کو پابندیٔ وقت کا خوگر بناتا ہے۔ ایک اور مقام پر حفاظتِ نماز کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا:

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (سورۃ البقرۃ، آیت: 238)

ترجمہ: "نمازوں کی حفاظت کرو اور (خاص طور پر) درمیانی نماز کی"

حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے مروی ہے کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔ حدیث مبارک میں نماز کو کفر اور اسلام کے مابین حدِ فاصل قرار دیا گیا ہے۔

اَلْعَهْدُ الَّذِى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (جامع ترمذی، حدیث: 2621)

ترجمہ: "ہمارے اور منافقین کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔"

نماز میں غفلت اور سستی کو منافقین کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ (سورۃ النسا، آیت:142)

ترجمہ: ”بے شک منافقین اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں، اور وہ (اللہ تعالیٰ) انھیں (ان کے) دھوکے کی سزا دینے والا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں (تو) سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں“

نماز کی وجہ سے انسان گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ جنّت کے ایک دروازے کا نام ”بَابُ الصَّلٰوۃ“ ہے، نمازی حضرات کو قیامت کے دن اس دروازے سے ندا دی جائے گی اور جنّت کی نعمتوں سے سرفراز کیا جائے گا۔

رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے بیماری کے ایام میں بھی نماز ترک نہیں فرمائی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا اور آخری وصیت میں بھی نماز کی تلقین فرمائی۔ ترکِ نماز پر ہلاکت کی وعید بھی بیان کی گئی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿٤﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿٥﴾ (سورۃ الماعون، آیت:5-4)

ترجمہ: ”تو (اُن) نمازوں کے لیے ہلاکت ہے۔ وہ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔“

نماز میں خشوع و خضوع اور اخلاص کی اہمیت

ہر شے کی ایک ظاہری صورت اور ایک باطنی کیفیت ہے۔ قرآن و سُنَّت کی زبان میں نماز کی اس باطنی کیفیت کا نام خشوع و خضوع اور اخلاص ہے۔ نماز میں خشوع و خضوع سے مراد ایسی کیفیت ہے، جس میں دل خوف اور شوقِ الٰہی میں تڑپ رہا ہو۔ جسم کعبہ کی طرف اور دل ربِ کعبہ کی طرف متوجہ ہو۔ جب کہ اخلاص سے مراد یہ ہے کہ نماز خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ادا کی جائے، اس کا مقصد ریاکاری یا دکھاوا نہ ہو۔ قرآن مجید میں کام یاب مومنوں کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے:

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿٢﴾ (سورۃ المومنون، آیت:2)

ترجمہ: ”جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں“

حدیثِ جبریل اسلام کی بنیادی تعلیمات کو سمجھنے میں ایک کلیدی مقام رکھتی ہے۔ اس حدیث میں ”احسان“ کی اصطلاح کے ذریعے خشوع و خضوع اور اخلاص کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اس حدیث میں جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے احسان کے بارے میں سوال کیا، جس کے جواب میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: ”احسان یہ ہے کہ تم عبادت اس انداز سے کرو، گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اور اگر یہ کیفیت پیدا نہیں کر سکتے تو کم از کم یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں دیکھ رہا ہے۔“

”احسان“ کا یہ مقام حاصل کرنا خشوع و خضوع اور اخلاص کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

خُوگَر	عادی
حَدِّ فاصِل	دو چیزوں کو الگ کرنے والی
سَرفَراز	کام یاب
ہَلاکَت	تباہی، بربادی
رِیاکارِی	دکھاوا

تَوضیحِ اِصطِلاح

لغت میں وصیت کا معنی عہد لینا ہے اور اصطلاحِ شریعت میں وصیت اس کام کو کہتے ہیں، جس پر عمل کرنے کا وعدہ موت کے بعد ہو یعنی اُس کام پر عمل زندگی میں نہیں، بل کہ موت کے بعد ہو۔

حدیثِ جبریل ایک مشہور حدیث ہے جس میں حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئے اور اسلام کے بنیادی ارکان کے بارے میں سوالات کیے۔ اسے ”حدیثِ جبریل“ کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ نے بنیادی اسلامی مسائل کی تعلیم دی۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

عبادات میں نماز کی اہمیت اور خصوصیت کو بیان کریں اور اس کے بنیادی فلسفے سے آگاہ کریں۔

باجماعت نماز کی اہمیت

باجماعت نماز ادا کرنا افضل ہے۔ اسی لیے حدیث پاک میں دو یا دو سے زیادہ افراد کی صورت میں باجماعت نماز قائم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث:972)

دوسری حدیث پاک میں اکیلے نماز پڑھنے کی بہ نسبت باجماعت نماز کی ادائیگی کو ستائیس گنا زیادہ فضیلت کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث:645)

بلاعذر مساجد کو چھوڑ کر گھروں میں نماز پڑھنے کو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت ترک کرنے والا قرار دیا گیا ہے، علاوہ ازیں اسے منافقین کی علامت بھی بیان کیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث:254)

ایک روایت میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ایسے لوگوں کے گھروں کو آگ لگانے کی خواہش کا ذکر بھی موجود ہے، جو بلاعذر مساجد کی بہ جائے گھروں میں تنہا نماز ادا کرتے ہوں۔ ان تمام روایات کا مقصود باجماعت نماز کی اہمیت اور بغیر عذر گھروں میں نماز کی مذمّت کی شِدّت بیان کرنا ہے۔

باجماعت نماز کی ادائیگی سے اجتماعیت کا احساس ہوتا ہے، جو اسلامی معاشرے کی نمایاں خوبی ہے۔

نماز کے احکام

فرض نمازیں، وہ پانچ نمازیں ہیں جو ہر مسلمان پر دن رات میں مخصوص اوقات میں فرض ہیں۔ یہ نمازیں ہر بالغ مسلمان پر فرض ہیں اور ان کی ترک کرنے کی صورت میں عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ نماز کی شرائط حسب ذیل ہیں:

- نمازی کے بدن کا پاک ہونا
- کپڑوں کا پاک ہونا
- نماز کی جگہ کا پاک ہونا
- بدن کا وہ حِصّہ، جس کا چھپانا فرض ہے، اس کا چھپا ہوا ہونا
- قبلہ کی طرف رخ کرنا
- نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا
- نیت کرنا

نماز کے چھے فرائض ہیں، جو درج ذیل ہیں

- تکبیرِ تحریمہ
- قیام
- قراءت
- رکوع
- سجود
- قعدہ اخیرہ (تشہد کی مقدار)

فرض کے ترک کی صورت میں نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔

نماز کے واجبات درج ذیل ہیں:

- فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا۔ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

بلاعُذر	کسی وجہ کے بغیر، بلاوجہ

تَوضیح اِصطِلاح

فرض اس عمل کو کہتے ہیں جو کسی قطعی دلیل سے ثابت ہو اور اس کی دلالت بھی قطعی ہو جب کہ واجب ظنی دلیل سے ثابت شدہ عمل کو کہا جاتا ہے۔ فرض اور واجب میں عمل کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے، بل کہ فرض اور واجب دونوں پر عمل کرنا لازم ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

عبادات میں نماز کی اہمیت اور خصوصیت کو بیان کریں اور اس کے بنیادی فلسفے سے آگاہ کریں۔ نماز میں مطلوب صفات کی اہمیت سے آگاہ کریں اور نماز کے انفرادی و اجتماعی اثرات سے آگاہ کریں۔

ایک مسلمان کی زندگی میں نماز کے ذریعے آنے والی تبدیلیوں پر کمرائے جماعت میں مذاکرہ کروائیں اور باجماعت نماز کا اہتمام کروائیں۔

- سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔
- ترتیب قائم رکھنا، قومہ کرنا، جلسہ، تعدیلِ ارکان
- قعدۂ اولیٰ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔
- جہری نمازوں میں آواز سے اور سری نمازوں میں آہستہ قراءت کرنا
- لفظِ سلام سے نماز مکمل کرنا، نمازِ وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

نماز کے واجبات میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔ صرف سجدۂ سہو سے اس نقصان کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔

نماز کے روحانی و جسمانی فوائد اور معاشرتی اثرات

- بنیادی طور پر نماز قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔
- انسان کے اعضائے جسمانی میں سب سے معزز اس کی پیشانی ہے، جب وہ اپنی پیشانی اپنے مالک کے حضور جھکا دیتا ہے تو اس کا خالق اس کی پیشانی کو عزت و مرتبہ اور اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔
- جب کوئی انسان دن میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرتا ہے تو یقیناً بار بار وضو کرنے سے وہ ظاہری و باطنی طور پر پاک صاف ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی میں پاکیزگی کا عنصر شامل ہو جاتا ہے۔
- نمازی پانچ مرتبہ نماز کی ادائیگی سے صحت مند رہتا ہے اور ظاہری صفائی سے اس کا جسم بارونق نظر آتا ہے۔
- نماز کے روحانی اثرات میں قربِ الٰہی، بے حیائی و فحاشی کے کاموں سے بچ جانا، باطنی پاکیزگی اور اخلاص وغیرہ شامل ہیں۔ نماز میں رزق اور صحت میں برکت اور بیماریوں سے شفا بھی ہے۔
- اُخروی عذاب سے نجات کا ذریعہ نماز ہے اور اسی کے ذریعے شیطان مردود اور اس کی چالوں سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔
- باجماعت نماز کی ادائیگی سے اہلِ معاشرہ کے حالات سمجھنے اور ان کے ساتھ میل جول کا موقع ملتا ہے۔ معاشرے کے افراد کے دکھ درد میں شرکت سے منظم معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔
- باہمی مساوات کے حصول کا ایک اہم ذریعہ نماز ہے، جس میں تمام مسلمان بلا تفریق ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ نماز کے اثرات نمازی پر نماز کے بعد بھی برقرار رہتے ہیں اور نماز کی ادائیگی سے انسان گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ نمازوں میں خشوع و خضوع اور اخلاص پیدا کریں۔ نماز کو اس کے آداب و احکام کے ساتھ ادا کریں اور اس کے فوائد و اثرات کو اپنی عملی زندگی میں لاگو کریں تاکہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی بہتر ہو۔ بہ صورت دیگر حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے موقوفاً روایت ہے

توضیحِ اصطلاح

واجب وہ عمل ہے جس کا کرنا شرعاً لازم ہو اور اس کا ترک کرنا گناہ کا باعث ہو، لیکن فرض کے درجے تک نہ پہنچے۔ فقہی اصطلاح میں واجب کا درجہ فرض اور سنت کے درمیان ہوتا ہے۔ واجب کی ادائیگی پر ثواب ملتا ہے اور اس کے ترک کرنے پر گناہ اور عذاب ہوتا ہے۔ تاہم، فرض اور واجب میں یہ فرق ہے کہ فرض کا انکار کفر ہے، جب کہ واجب کا انکار کفر نہیں بل کہ گمراہی شمار ہوتی ہے۔

خزینۂ معلومات

واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے، تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

سرگرمی

مسبوق، مقتدی اور جماعت کے دیگر پانچ اہم اور بنیادی مسائل تلاش کر کے لائیں اور کمرائے جماعت میں بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

نماز کے اہم مسائل بیان کریں اور ساتھ ساتھ طلبہ سے بھی کہلوائیں تاکہ ان کو ازبر ہو جائیں۔ مقتدی، مسبوق اور جماعت سے متعلقہ دیگر اصطلاحات کی وضاحت کریں۔

کہ، جس شخص کی نماز اسے بے حیائی اور برے کاموں سے نہ روکے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اسی طرح قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ (سورۃ مریم، آیت:59)

ترجمہ: "پھر ان کے بعد ایسے ناخلف (نااہل) جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی۔"

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

نماز میں مطلوب صفات کی اہمیت سے آگاہ کریں اور نماز کے انفرادی و اجتماعی اثرات سے آگاہ کریں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ روزِ قیامت عبادات میں سب سے پہلے سوال کیا جائے گا:

(الف) حج کے متعلق (ب) زکوۃ کے متعلق (ج) نماز کے متعلق (د) روزے کے متعلق

۲ آیت مبارکہ میں مذکور درمیانی نماز سے مراد ہے:

(الف) نفل نماز (ب) نمازِ ظہر (ج) نمازِ عصر (د) نمازِ مغرب

۳ باجماعت نماز کی ادائیگی کا ظاہری فائدہ ہے:

(الف) قلبی سکون (ب) وقت کی پابندی اور نظم (ج) جسمانی صفائی (د) نیکیوں میں اضافہ

۴ نماز میں خشوع و خضوع اور توجہ الی اللہ کو حدیثِ جبریل میں کہا گیا ہے:

(الف) ایمان (ب) احسان (ج) اسلام (د) اتقان

۵ بدن، جگہ کے پاک ہونے اور نیت ہونے کا تعلق ہے:

(الف) آدابِ نماز سے (ب) شرائط نماز سے (ج) ارکان نماز سے (د) واجبات نماز سے

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ اہمیت نماز پر قرآنی آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

۲ نماز میں خشوع و خضوع سے کیا مراد ہے؟

۳ نماز کا اصل فلسفہ کیا ہے؟

۴ نماز کی شرائط بیان کریں۔

۵ سجدہ سہو سے متعلقہ مسائل بیان کریں۔

۶ نماز کی فرضیت کی وضاحت کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ قرآن و سنّت کی روشنی میں نماز کی اہمیت اور حکمت بیان کریں۔

۲ نماز میں خشوع و خضوع اور اخلاص کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

۳ فرائض اور واجبات کی روشنی میں نماز کے اہم اور بنیادی احکام تحریر کریں۔

۴ روزمرہ زندگی میں نماز کے روحانی و جسمانی فوائد اور معاشرتی اثرات بیان کریں۔

عملی منصوبہ

ایک مسلمان کی زندگی میں نماز کے ذریعے آنے والی تبدیلیوں پر کمرائے جماعت میں مذاکرہ کروائیں اور گھر اور اسکول میں باجماعت نماز کا اہتمام کروا کر ایک ہفتے بعد اپنے معمولات میں آنے والی تبدیلیاں بیان کریں۔

(ب) فلسفۂ زکوٰۃ و صدقات

حاصلاتِ تعلّم زکوٰۃ و صدقات کی حکمتوں اور فلسفے کے بارے میں جان سکیں، اہم مسائل و آداب سمجھ سکیں اور صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں اس پر عمل کر سکیں۔

علم

- زکوٰۃ کی فرضیت اور حکمتوں کو جان سکیں۔
- عُشر اور خُمس کے متعلق جان سکیں۔
- زکوٰۃ کے احکام و مسائل اور آدابِ عاملین زکوٰۃ کی تحدید کو سمجھ سکیں۔
- زکوٰۃ، عشر اور خُمس کی حکمت اور فضائل سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ و صدقات کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں اپنے گھر والوں، بزرگوں یا علما کی مدد سے زکوٰۃ کا حساب کر سکیں۔
- زکوٰۃ و صدقات کو مستحقین تک پہنچانے کا ذریعہ بن سکیں۔
- صدقات اور رفاہِ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن سکیں۔

اہم ترین اسلام کے معاشی نظام کا مقصدِ اوّلین معاشرے سے غربت کے خاتمہ اور انصاف کے ذریعے ایک پُر امن فلاحی معاشرہ کی تشکیل ہے۔

دینِ اسلام اپنا مستقل معاشی نظام رکھتا ہے، جو معاشی زندگی میں انسانیت کی رہ نمائی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ اس ضمن میں زکوٰۃ اور عشر کا کردار نہایت اہم ہے۔ یہ دین کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے ہمیں اس حقیقت کا احساس ہوتا ہے کہ ہمارے مال کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا استعمال اللہ کی مرضی کے مطابق ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو مال عطا کیا ہے، اس میں دوسروں کا حق شامل ہے۔ زکوٰۃ سے ہم اپنے مال کو پاک کرتے ہیں اور اللہ کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کی شرح صرف ڈھائی فیصد ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے باوجود ہم اپنے مال سے خوب استفادہ کرتے ہیں اور ہماری ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

زکوٰۃ و صدقات کی فرضیت و اہمیت

زکوٰۃ 2 ہجری میں فرض ہوئی۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز کے ساتھ صراحتاً زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔“ (سورۃ البقرۃ، آیت:43)

زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں شامل ہے، اسی لیے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور خلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم نے زکوٰۃ کے مکمل نظام کا نفاذ فرمایا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دور میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے توحید، فرض نمازوں، مقرّرہ زکوٰۃ اور رمضان کے روزے کی ادائیگی پر ایک دیہاتی کو جنّت کی خوش خبری اور بشارت سنائی ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث:1333)

عشر کی فرضیت بذیل آیت سے معلوم ہوتی ہے: وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ (سورۃ الانعام، آیت:141)

ترجمہ: ”اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔“

قرآن مجید میں زمینی پیداوار پر زکوٰۃ (عشر) کے سلسلے میں ارشاد فرمایا گیا: ”اے ایمان والو! عمدہ چیزوں میں سے خرچ کیا کرو جو تم نے کمائی ہیں اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے“ (سورۃ البقرۃ، آیت:267)

خُمس کے متعلق ارشاد فرمایا: وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ (سورۃ الانفال، آیت:41)

ترجمہ: ”اور جان لو کہ تم جو کوئی چیز غنیمت میں حاصل کرو تو بے شک اس کا پانچواں حصّہ اللہ کے لیے ہے اور رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے لیے اور (رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے) رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں (کے لیے)“۔

زکوٰۃ و عشر اور خُمس کی حکمتیں

زکوٰۃ اور عشر کی بے شمار حکمتیں ہیں۔ ایک حکمت یہ ہے کہ زکوٰۃ اور عشر کی ادائیگی توحید پر ایمان کا تقاضا ہے۔ توحید میں انسان اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو ماننے کا اقرار کرتا ہے اور انھی احکامات میں سے ایک زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ہے۔ زکوٰۃ و عشر کی دوسری حکمت بخل سے نجات اور اِنفاق پر اُبھارنا ہے۔ دولت انسان کو حریص بنا دیتی ہے اور دولت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا انسان کو سخی اور رحم دل بنا دیتا ہے۔ زکوٰۃ و عشر کی تیسری حکمت اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شکر ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعے سے انسان در حقیقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کر رہا ہوتا ہے۔ درج بالا حکمتوں کے علاوہ خُمس کی ایک اضافی حکمت جہاد کی ترغیب ہے۔

زکوٰۃ کے فضائل اور فوائد

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جا بہ جا نماز، آخرت اور روزہ کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

(سورۃ البقرہ، آیت: 277)

ترجمہ: "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس (محفوظ) ہے۔"

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو آخرت کا منکر قرار دیا گیا۔ ارشاد باری ہے:

الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ (سورۃ حم السجدہ، آیت: 7)

ترجمہ: جو زکوٰۃ نہیں دیتے وہ آخرت کا بھی انکار کرنے والے ہیں"۔

عدم ادائیگیِ زکوٰۃ پر لوگوں کو روزِ محشر ان کے اموال کے ساتھ سخت عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کو ایک طرف مال کی حفاظت کا سبب قرار دیا تو دوسری جانب اس کو موذی امراض کا بہترین علاج اور مصائب ٹلنے کا باعث بھی قرار دیا۔

(سنن ابی داؤد، حدیث: 133)

قرآن مجید میں زکوٰۃ کو مال کی پاکیزگی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: " آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو تاکہ تم ان کو پاک کرو اور ان کو بڑھاؤ، اور ان کے لیے دعا کرو، بے شک تمھاری دعا ان کے لیے اطمینان کا باعث ہے، اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔" (سورۃ التوبہ، آیت: 103)

زکوٰۃ کی ادائیگی نہ صرف ہمارے مالی معاملات بہتر بناتی ہے، بل کہ ہمارے دلوں میں اللہ کی محبت اور اخوت کا جذبہ بھی پیدا کرتی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے غریبوں کی مدد ہوتی ہے اور معاشرتی انصاف کو

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

حَرِیص	لالچی، لالچ کرنے والا
سَخِی	سخاوت کرنے والا
مُوذِی	نقصان دہ

سرگرمی

گھر والوں یا دوستوں کے ساتھ مل کر صدقات اور رفاہِ عامہ کے پراجیکٹ تیار کریں، جن میں طلبہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس مقصد کے لیے مقامی رفاہی تنظیموں کے ساتھ تعاون بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس پراجیکٹ کے دوران، ہم دردی اور سخاوت کے ساتھ ساتھ معاشرے کی خدمت کے اسلامی اقدار پر زور دیں۔

کسی عالم دین کو مدعو کر کے کر زکوٰۃ کے حساب کتاب کو سمجھنے کے لیے ورک شاپ کا اہتمام کریں، جہاں طلبہ حسابِ زکوٰۃ کے اصول اور طریقے سیکھنے کے ساتھ اموالِ زکوٰۃ، مصارفِ زکوٰۃ، نصابِ زکوٰۃ کو جانیں۔ زکوٰۃ کے حساب کتاب کے عمل کو سمجھنے کے لیے طلبہ کو ورک شیٹس فراہم کریں۔

طلبہ مقررین اور ہم جماعت کی مدد سے زکوٰۃ کے حساب کتاب کی مشق کریں جس میں کم از کم تین مسائل کو حل کریں۔ یہ سرگرمی گھر کے افراد کی سربراہی میں بھی کی جا سکتی ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

زکوٰۃ کے فضائل اور اہمیت پر کرائے جماعت میں مباحثہ کروائیں۔ ٹیکس اور زکوٰۃ میں فرق بیان کریں۔

فروغ ملتا ہے۔ قرآن و حدیث میں زکوٰۃ کی اہمیت اور فوائد ہمیں اس بات کی یاد دلاتے ہیں کہ ہمیں اپنی دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے، تاکہ ہماری زندگی میں برکت اور خوش حالی آئے۔

زکوٰۃ و عُشر اور خُمس میں فرق

زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ "پاک ہونا" اور "نشوونما پانا" ہے، جب کہ عشر کا لفظی معنیٰ "دسواں حِصّہ" ہے۔ اصطلاحی طور پر زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے، جو صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں ایک سال بعد اڑھائی فیصد کے اعتبار سے مستحقین کو ادا کیا جاتا ہے۔ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ کو عشر کا نام دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ اور عشر میں بنیادی فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ کا نصاب مقرّر ہے، جس سے کم ہونے کی صورت میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، جب کہ عشر کا کوئی نصاب مقرّر نہیں ہے۔ عشر میں مال پر سال کا گزرنا بھی لازم نہیں ہے، جب کے زکوٰۃ میں مال پر سال کا گزرنا لازم ہے۔

خُمس اسلامی نظامِ معیشت میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ خمس کا لفظی معنیٰ "پانچواں" حِصّہ ہے، جب کہ شریعت کی اصطلاح میں مالِ غنیمت میں سے پانچواں حِصّہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا خمس کہلاتا ہے۔

اموال زکوٰۃ و احکام و مسائل (زکوٰۃ، عشر، خمس)

زکوٰۃ ہر عاقل، بالغ، آزاد، صاحبِ نصاب مسلمان پر لازم ہوتی ہے۔ اموال زکوٰۃ درج ذیل ہیں:

سونا، چاندی، نقدی، مال تجارت، زرعی پیداوار، مویشی (اونٹ، گائے، بکری)، دفینہ، معدنیات۔

زکوٰۃ کے نصاب کی کم از کم مقدار ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی مالیت کے برابر نقدی یا سامانِ تجارت ہے۔ ضروریاتِ زندگی جیسے رہائش کے لیے مکان، سواری، پہننے کے کپڑے اور دیگر استعمالی اشیا پر زکوٰۃ لاگو نہیں ہوتی، البتہ مالِ تجارت پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔ اموال زکوٰۃ پر سال کا گزرنا شرط ہے۔ زکوٰۃ مستحق کے حوالے کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اس کا مالک بن جائے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت کرنا ضروری ہے۔ زکوٰۃ کی رقم یا مال ایسے شخص کو دینا چاہیے جو واقعی مستحق ہو۔ زکوٰۃ کی ادائیگی خفیہ طور پر کرنا، بہترین اور عمدہ مال دینا افضل ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی میں عام طور پر غلطیاں کی جاتی ہیں جن سے بچنا چاہیے:

- زکوٰۃ ادا نہ کرنا یا اس میں تاخیر کرنا گناہ، فرض سے منھ موڑنا اور عذاب کا باعث ہے۔
- بعض اوقات زکوٰۃ ایسے افراد کو دی جاتی ہے جو مستحق نہیں ہوتے۔
- زکوٰۃ کی مقدار کا صحیح حساب نہ کرنا اور کم یا زیادہ ادا کرنا۔
- بعض لوگ زکوٰۃ کی رقم کو خود استعمال کرتے ہیں یا اس سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

جانوروں پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی درج ذیل تعداد پر فرض ہو جاتی ہے:

اونٹ کا نصاب پانچ اونٹ پر ایک اونٹ کا بچہ، گائے، بیل کا نصاب 30 گائے پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی، جب کہ بکرے، بکری، بھیڑ، دنبہ کا نصاب 40 بکریاں ہے جس پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

نَشوونُما	بڑھنا، اگنا، پرورش پانا، پنپنا
دَفِینَہ	گڑا یا چُھپا ہوا خزانہ، دبا ہوا مال
خُفِیَہ	پوشیدہ، چھپا ہوا

سرگرمی

طلبہ ضرورت مندوں کو زکوٰۃ اور صدقہ دینے کا عملی تجربہ کرنے کے لیے گروہی سرگرمی تشکیل دیں۔ مستحق وصول کنندگان کی نشان دہی کرنے کے لیے مقامی خیراتی تنظیموں کے ساتھ تعاون کریں اور ان تک زکوٰۃ یا صدقات اس انداز سے پہنچائیں جس سے ان کی عزتِ نفس مجروح نہ ہو۔

طلبہ اپنے گھر والوں، بزرگوں یا علما کی مدد سے زکوٰۃ کا حساب کریں۔ زکوٰۃ کے علاوہ فقرا و مساکین کی مدد کرنے کے دیگر طریقے اپنی نوٹ بک میں لکھیں اور کوئی سے دو طریقوں پر عمل کریں۔

گھر والوں کے ساتھ مل کر مصارف زکوٰۃ کا چارٹ بنا کر لائیں اور ہر ایک کی وضاحت کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

اسلام کا معاشی نظام اور اس کی خصوصیات طلبہ کے سامنے رکھیں اور اس کے فوائد طلبہ کے سامنے بیان کریں۔

مصارفِ زکوٰۃ آٹھ ہیں، جن میں فقرا، مساکین، عاملینِ زکوٰۃ، مؤلّفۃ القلوب، غلام آزاد کرنا، مقروض، اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا اور مسافر شامل ہیں۔ مصارفینِ زکوٰۃ میں عاملینِ زکوٰۃ بھی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مراد وہ لوگ ہیں، جو اسلامی حکومت کی طرف سے زکوٰۃ اور عشر جمع کرنے پر مامُور ہوں۔ ان لوگوں کو اسلامی حکومت زکوٰۃ کی مد سے بہ قدرِ محنت اجرت دے سکتی ہے۔ عامل زکوٰۃ کا دورانِ کام تحفہ قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ وہ واحد مصرفِ زکوٰۃ ہے، جس کا فقیر یا مسکین ہونا لازمی نہیں ہے۔

آب پاشی والی زمین جس پر ٹیوب ویل یا نہر کے ذریعے آب پاشی ہو اور خرچہ بھی ہو تو اس پر پیداوار کا بیسواں حِصّہ یعنی نصف عشر ہو گا، اگر آب پاشی پر خرچ نہ آتا ہو، تو پیداوار کا دسواں حِصّہ یعنی مکمل عشر ہو گا۔ عشر اور زکوٰۃ کے مصارف ایک جیسے ہیں۔ اگر مملوکہ یا غیر مملوکہ زمین میں سے کوئی دفن شدہ چیز ملے، جس کے مالک کا علم نہ ہو تو اس میں سے بھی پانچواں حِصّہ بہ طور خُمس نکالا جائے گا۔

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ و صدقات کے اثرات

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ و عشر اور خمس کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ زکوٰۃ، عشر اور خمس کے اہتمام سے دولت کے چند ہاتھوں میں سمٹ جانے کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ دولت چند لوگوں کے پاس جمع ہو جائے تو اس سے معاشی ناہمواری، غربت اور سماجی ناانصافی بڑھتی ہے۔ اس کے بر عکس، زکوٰۃ، عشر اور خمس کی ادائیگی سے دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے اور معاشرتی استحکام پیدا ہوتا ہے۔

زکوٰۃ، عشر اور خمس کی ادائیگی سے معاشرتی ترقی اور خوش حالی کو فروغ ملتا ہے۔ ان مالی عبادات کے ذریعے معاشرے کے غریب طبقے کو مالی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ اس سے ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور وہ بھی معاشرتی ترقی میں حِصّہ دار بنتے ہیں۔ ان رقوم سے مختلف فلاحی منصوبے بھی چلائے جاسکتے ہیں جن سے معاشرتی ترقی اور خوش حالی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارتکازِ دولت کی اس منفی سوچ اور رویّہ کا قلع قمع کرنے کے لیے زکوٰۃ و صدقات جیسے امور کا حکم دیا ہے، جن کی بہ دولت معاشرہ میں دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے اور دولت مال داروں سے غریبوں کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ مزید بر آں:

- زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی سے باہمی ہم دردی، اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی ہے۔
- اسلامی نظامِ معیشت میں اہلِ ثروت دولت کو صرف اپنا مال نہیں سمجھتے، بل کہ اس دولت کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھتے ہوئے غریب اور نادار لوگوں کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔
- زکوٰۃ، عشر اور خمس کی بہ دولت معاشرتی انصاف اور معاشی مساوات پیدا ہوتی ہے، جہاں ہر فرد کی مالی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔
- زکوٰۃ و صدقات سے گداگری کا تصور ختم اور لوگوں کی عزتِ نفس میں اضافہ ہوتا ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

مَصارِف	مصارف کی جمع / جن پر خرچ کیا جائے
مَملُوکہ	ملکیت میں ہونا
اِرتِکاز	جھکاؤ، میلان
قَلع قَمع	جڑ سے ختم کرنا
اَہلِ ثَروَت	مال دار، دولت والا
گَداگَری	بھیک مانگنے کا کام، فقیروں کا پیشہ

خزینۂ معلومات

قرآن مجید میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف (زکوٰۃ کے مستحقین) بیان کیے گئے ہیں۔ یہ مصارف سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60 میں بیان ہوئے ہیں۔

توضیحِ اصطلاح

احتیاج کے لحاظ سے فقیر اور مسکین میں کوئی فرق نہیں اور دونوں ہی زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ تاہم فقیر وہ ہے، جو لوگوں سے سوال کرتا پھرے اور مسکین وہ ہے جو احتیاج کے باوجود قانع رہے اور سوال کرنے سے پرہیز کرے، جسے سفید پوش کہا جاتا ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

صدقات و خیرات میں حصہ لینے کے لیے مختلف طریقے طلبہ کو بتائیں اور ان میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔ زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ عملی طور پر سکھائیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

سَفِید پوش	کم آمدنی ہونے کے باوجود باوقار زندگی گزارنے والا
دَست وبازُو	مددگار

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے زکوٰۃ دینے کے لیے ایسے افراد تلاش کریں جو سفید پوش ہوں۔ اس طرح صحیح معنوں میں حق کو حق دار تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ دِلوں میں سخاوت کا جذبہ بیدار کریں اور کم زور طبقے کے دست وبازو بنیں، تاکہ ہم معاشرتی فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ عشر کا لفظی معنٰی ہے:

(الف) پانچواں حِصّہ (ب) ساتواں حِصّہ (ج) دسواں حِصّہ (د) چالیسواں حِصّہ

۲ زکوٰۃ فرض ہوئی:

(الف) دس نبوی میں (ب) پہلی ہجری میں (ج) دو ہجری میں (د) تین ہجری میں

۳ سونے میں زکوٰۃ کا نصاب ہے:

(الف) سات تولہ (ب) ساڑھے سات تولہ (ج) آٹھ تولہ (د) ساڑھے آٹھ تولہ

۴ زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے:

(الف) دو فیصد کے اعتبار سے (ب) اڑھائی فیصد کے اعتبار سے (ج) پانچ فیصد کے اعتبار سے (د) ساڑھے سات فیصد کے اعتبار سے

۵ جس زمین پر آب پاشی کا خرچ نہ آتا ہو، اس کا عشر ہو گا:

(الف) پانچواں حِصّہ (ب) دسواں حِصّہ (ج) بیسواں حِصّہ (د) عشر نہیں ہو گا

۶ خمس لازم ہو گا:

(الف) سامانِ تجارت میں (ب) زیورات میں (ج) گھریلو سامان میں (د) جہاد میں حاصل شدہ مال میں

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ زکوٰۃ اور عشر کی تعریف تحریر کر کے ان میں فرق واضح کریں۔

۲ مصارفِ زکوٰۃ تحریر کریں۔

۳ عاملین زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ اس کے آداب بھی تحریر کریں۔

۴ عشر کی اہمیت پر آیتِ قرآنی کا ترجمہ تحریر کریں۔

۵ عشر کی مقدار کا دسواں یا بیسواں حِصّہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟

۶ خمس کا معنٰی و مفہوم آیت قرآنی کی روشنی میں واضح کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ زکوٰۃ کی فرضیت اور حکمت تحریر کریں۔

۲ زکوٰۃ و صدقات (عشر و خمس) کے فضائل بیان کریں۔

۳ زکوٰۃ، عشر اور خمس کے احکام و مسائل قلم بند کریں۔

۴ اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ و صدقات کے اثرات بیان کریں۔

عملی منصوبہ

زکوٰۃ و عشر کی حکمتیں تلاش کریں اور کمرائے جماعت میں ساتھیوں کو بتائیں۔ زکوٰۃ و صدقات غربت ختم کرنے اور معاشی توازن قائم کرنے میں کیسے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر تحقیق کر کے کمرائے جماعت میں مباحثہ کا اہتمام کریں۔ اس کے ذریعے اپنے لیے مالی عبادات سے متعلقہ کوئی سے پانچ کام منتخب کریں اور ان پر اس ہفتے عمل کے لیے انفرادی یا گروہی عملی کام انجام دیں۔

(ج) فلسفۂ صوم

حاصلاتِ تعلّم

روزے کا مقصد، اہمیت و فضیلت اور ماہِ رمضان میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے معمولات سے واقفیت حاصل کر کے انھیں اپنی عملی زندگی کا حصّہ بنا سکیں۔

علم

- روزہ کا فلسفہ، فرضیت، فضیلت، احکام و مسائل (ادا، قضاء، کفارہ اور فدیہ) اور اقسام کو سمجھ سکیں۔
- رمضان المبارک میں کیے جانے والے مسنون اعمال مثلاً قیام اللیل، کثرتِ صدقات، تلاوتِ قرآن، مسنون دعائیں، اعتکاف، شبِ قدر اور فطرانہ کی حکمتوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- عملی زندگی پر روزہ کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- آداب کے ساتھ روزہ رکھ کر تقویٰ اور صبر جیسی صفات اپنانے والے بن سکیں۔
- رمضان المبارک کے مسنون اعمال (تلاوتِ قرآن، اعتکاف، صدقہ و خیرات اور فطرانہ) وغیرہ کا اہتمام کرنے والے بن سکیں۔

اہم ترین روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں، بلکہ ممنوعات و مکروہات سے بچنے کا التزام کرنا اور روزے کے آداب کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

روزہ کو عربی زبان میں "صوم" کہا جاتا ہے، جس کا معنیٰ ہے: "رک جانا، باز آنا"۔ اصطلاح میں "اللہ تعالیٰ کی عبادت (روزے) کی نیت کر کے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر تمام روزہ توڑ دینے والے افعال سے اجتناب کرنا ہے۔" روزہ کہلاتا ہے۔ روزے کی فرضیت اور اس کے مقصد کی وضاحت کے سلسلے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت: 183)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو"

درج بالا آیت میں پہلی امتوں پر روزے کی فرضیت اور روزے کی مقصدیت یعنی حصول تقویٰ بیان کیا گیا ہے۔ روزے کے اجر و ثواب کے حوالے سے خاص طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔" (صحیح بخاری، حدیث: 7492)

حدیث پاک میں روزے کو ڈھال قرار دیا گیا ہے۔ (جامع ترمذی، حدیث: 2616)

روزہ کو ڈھال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ انسان کو روحانی، اخلاقی، اور نفسانی فتنوں سے بچاتا ہے، اس سے صبر اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور سماجی ہم دردی کو فروغ ملتا ہے۔ روزہ کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرتا ہے اور دنیاوی اور اخروی کامیابی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ خواہشاتِ نفسانیہ پر قابو پانا روزے کا اَہم مقصد ہے۔ ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا کہ جو حالتِ روزہ میں جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: 2362)

روزے کے احکام و مسائل

رمضان المبارک کے ماہ کے روزے رکھنا ہر عاقل، بالغ، تن درست اور مقیم مسلمان پر فرض ہے۔ بلا عذر روزہ ترک کرنے کی شدید ممانعت ہے اور حدیث کے مطابق رمضان میں چھوڑے ہوئے ایک روزے کے بدلے میں پوری عمر کے روزے بھی کفایت نہیں کر سکتے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 1672)

روزے کی نیت دل میں کرنا ضروری ہے۔ ہر رات کو رمضان کے روزے کے لیے نیت کرنا، کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا، سحری آخری وقت میں کرنا اور افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

روزے میں جان بوجھ کر کھانا پینا روزے کو باطل کر دیتا ہے اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ روزے کے دوران سگریٹ، چائے یا کسی بھی دھویں والی چیز کا استعمال روزے کو توڑ دے گا۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر قے کی، تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ اگر روزہ یاد تھا اور غلطی سے کچھ کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔ اگر روزہ یاد نہیں تھا اور بھول سے کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

روزہ کے دوران میں ٹیکہ یا انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں دوا یا تیل ٹپکانے یا دانستہ پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وضو کے دوران مسواک کرنا عام دنوں میں بھی سنّت ہے اور رمضان المبارک کے دوران روزے کی حالت میں بھی سنّت ہے۔ منجن، ٹوتھ پاؤڈر اور پیسٹ کا حکم مسواک سے اس لیے مختلف ہے کہ اس میں ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ پس اس پر مسواک کا اطلاق نہیں کیا جائے گا۔ اور اس کے استعمال سے مسواک کی سنت بھی ادا نہیں ہوگی۔ روزے کی حالت میں اس کو ترک کرنا ہی بہتر ہے۔ روزے کی حالت میں خوشبو استعمال کر سکتے ہیں، ناخن کاٹ سکتے ہیں، بالوں کو تیل لگا سکتے ہیں۔

اگر کوئی شخص بیمار ہے اور روزہ اس کی صحت کو مزید نقصان پہنچا سکتا ہے، تو اسے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔ اس کے بدلے میں قضا ضروری ہے۔ مسافر کو بھی روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، لیکن بعد میں قضا کرنا ضروری ہے۔ رمضان المبارک کے قضا روزوں کا لگاتار رکھنا ضروری نہیں ہے۔

اگر کوئی رمضان میں روزہ نہ رکھ سکے تو اس کی قضا واجب ہوتی ہے۔ رمضان کے روزوں کی قضا رمضان کے علاوہ پورا سال کی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس قدر کم زور، ضعیف یا دائمی بیمار ہو کہ روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور صحت مند ہونے کی امید بھی نہ ہو تو ایسا شخص اپنے روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔ ایک روزے کا فدیہ پونے دو کلو گندم (ایک کلو 920 گرام)، آٹا یا اس کی قیمت کے برابر نقد رقم ادا کرنا ہے۔ استطاعت کی صورت میں جَو، کھجور اور کشمش کو بھی بہ طور فدیہ دیا جاسکتا ہے۔

روزہ رکھنے کے بعد جان بوجھ کر اسے توڑ دے تو اس پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم آتا ہے۔ روزے کے کفارہ میں مسلسل ساٹھ روزے رکھنا ضروری ہیں۔ درمیان میں وقفہ آنے کی صورت میں از سرِ نو روزے رکھنا ہوں گے۔ ساٹھ روزے رکھنے کی قوت و استطاعت نہ رکھتا ہو تو ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت کی ادائیگی لازم ہے۔ اس کے علاوہ ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام یا ایک مسکین کو ساٹھ دن صبح و شام کھانا کھلانے کی صورت میں بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔

روزے کے دوران کوتاہیاں

روزہ میں عموماً روزہ دار سے کچھ کوتاہیاں ہو جاتی ہیں، جن سے اجتناب ضروری ہے۔ کھانے پینے میں اسراف کرنا، جیسے ضرورت سے زیادہ کھانا یا پینا، روزے کے اصل مقصد کے خلاف ہے۔ سحری کا

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

ڈھال	تلوار اور نیزے وغیرہ کا وار روکنے کا آلہ
دانِستَہ	جان بوجھ کر
ضَعِیف	کم زور
دائمی	ہمیشہ کے لیے
اَزسَرِنَو	ابتدا سے

تَوضِیحِ اِصطِلاح

صدقہ فطر رمضان المبارک کے روزوں کے دوران کمی بیشی کے بدلے دیا جاتا ہے۔ صدقہ فطر واجب ہے اور یہ عیدالفطر کی نماز سے پہلے ادا کرنا چاہیے۔

سرگرمی

مختلف مسنون اعمال (قرآن مجید کی تلاوت، اعتکاف، صدقہ، زکوۃ اور فطرانہ) کی نمائندگی کرنے والے اعمال بتائیں۔ رمضان کے علاوہ ان اعمال کو کیسے انجام دیا جاسکتا ہے؟ کوئی سے دو کام انجام دیں اور رمضان میں ہر عمل کی اہمیت اور فوائد کے بارے میں بات چیت کرنے کے بعد ان اعمال کو رمضان کے روزوں کے ساتھ لازمی عمل میں لانے کا پختہ ارادہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

روزہ کے آداب و صفات سے طلبہ کو آگاہ کریں اور عملی زندگی پر اس کے اثرات پر طلبہ کے مابین مکالمہ کروائیں۔

وقت صبح صادق سے قبل ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص صبح صادق سے بہت پہلے سحری کرلے، تو یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اذان فجر کے وقت کے بعد کھانا یا پینا بھی روزے کو باطل کر دیتا ہے۔

رمضان میں نمازِ تراویح کا اہتمام کرنا سُنّت ہے۔ مسلسل سوئے ہوئے نمازوں کو مؤخّر کرنا بھی ناپسندیدہ عمل ہے، کیوں کہ نمازوں کی پابندی بہت اہم ہے۔ سحر و افطار کے وقت دعاؤں سے غفلت برتنا اور فضول مشغلوں میں مصروف رہنا رمضان کی برکتوں کو ضائع کر دیتا ہے۔

رمضان کے آخری عشرے میں خریداری میں مصروف رہنا بھی نقصان دہ ہے، کیوں کہ یہ عبادت کا بہترین وقت ہوتا ہے۔ شدید غصہ، گالم گلوچ اور بدتمیزی رمضان کی روح کے منافی ہیں۔ کھیل کود اور دیگر فضول کاموں میں رمضان کے اوقات کو ضائع کرنا بھی درست نہیں ہے، کیوں کہ ان اوقات کو عبادت، قرآن کی تلاوت، اور نیک اعمال میں گزارنا چاہیے۔ ان غلطیوں سے بچنا ضروری ہے تاکہ رمضان کی برکتیں اور فوائد حاصل کیے جاسکیں۔

روزوں کی اقسام

روزوں کی بذیل اقسام ہیں:

- فرضِ معیّن سے مراد ماہِ رمضان کے روزے ہیں، کیوں کہ ان کا وقت متعین ہے۔
- فرضِ غیر معیّن سے مراد رمضان کے قضا ہونے والے روزے ہیں۔ یہ روزے فرض تو ہیں لیکن ان کی ادائیگی کے لیے شریعت نے خاص ایام معیّن نہیں کیے۔
- واجب معیّن سے مراد کسی خاص دن یا تاریخ کے روزے کی نذر ماننے کی صورت میں رکھے جانے والے روزے ہیں۔
- واجب غیر معیّن کفارے کے روزے ہیں، یہ بھی واجب ہیں اور ان کے دن متعین نہیں ہیں۔
- عاشورہ (نو اور دس محرم)، عرفہ (نویں ذوالحج)، ماہِ شوال کے 6 روزے، سوموار، جمعرات کے روزے اور ایامِ بیض (ہر مہینے کی 13، 14 اور 15 تاریخ) کے روزے رکھنا باعث ثواب ہے۔

رمضان المبارک کے مسنون اعمال

رمضان اہلِ اسلام کے لیے باعثِ خیر ہے، جس میں عبادت کا ثواب کئی گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ مسلمان اس مُقدّس ماہ میں ذوق و شوق سے عبادت کرتے ہیں۔ رمضان سے قبل نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کے فضائل بیان کرنے کی غرض سے خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رمضان کے مہینے کا اہتمام فرماتے، اہل و عیال کو اس ماہ کی تیاری کی ترغیب دلاتے تھے۔

رمضان المبارک میں کی جانے والی عبادات میں تلاوتِ قرآنِ مجید اہمیت کی حامل ہے۔ قِیَامُ اللَّیل وہ عبادت ہے جو رات کے وقت قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کی جاتی ہے۔ یہ عمل نفل عبادات میں شامل ہے اور اسے رمضان المبارک میں تراویح کی صورت میں بھی انجام دیا جاتا

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

اَہْل و عَیال	گھر کے افراد، گھر والے
ترغِیب	کسی نیک کام یا بات پر ابھارنا

توضیحِ اِصطِلاح

یومِ بِیض، روشن دن کو کہتے ہیں۔ قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کی راتوں میں چاند کی خوب روشنی ہوتی ہے، اس لیے ان کو ایام بیض کہا جاتا ہے۔

سرگرمی

طلبہ کو جوڑوں یا چھوٹے گروہوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروہ کو روزے سے متعلق ایک منظر نامہ تفویض کریں (مثلاً، بھوک سے نمٹنا، غصے پر قابو پانا)۔ طلبہ اچھے اخلاق کی مشق کرتے ہوئے منظر نامے پر عمل کریں۔ اس کے بعد، اس بات پر بحث کریں کہ روزے کے دوران اچھے اخلاق پر عمل کرنا تقویٰ اور صبر کو کیسے فروغ دیتا ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

رمضان المبارک کا فلسفہ اور اس میں کیے جانے والے اعمال کے روزہ پر اثرات بیان کریں۔ روزے کی فرضیت قرآن و سنت سے بیان کریں اور اس کے احکام و مسائل سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

ہے۔ نمازِ تراویح میں قرآن پاک کی تکمیل کا اہتمام تقریباً ہر مسجد میں کیا جاتا ہے۔ سحری و افطار بھی رمضان المبارک کی خاص خاص عبادتیں ہیں۔ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کی راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی میں بسر کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ اور دیگر صدقات جیسے فطرانہ وغیرہ بھی اسی ماہِ مُقدّس میں ادا کیے جاتے ہیں، تاکہ غریب اور مستحق افراد بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت بھی اس ماہِ مُقدّس میں بڑھ جایا کرتی تھی اور حدیث مبارک کے مطابق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تیز ہوا کی مانند **سخاوت** فرمایا کرتے تھے۔ رمضان میں اعتکاف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معمول ہوا کرتا تھا۔ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ایک رات شبِ قدر ہے۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے، اسی لیے رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں خصوصی طور پر عبادات کے ذریعے شبِ قدر کو تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس رات میں طلوعِ فجر تک آسمان سے فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے اور فرشتے ہر عبادت گزار کے لیے سلامتی کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

روزے کے فوائد اور اثرات

- روزہ رکھنے سے انسان کے نظامِ انہضام پر بہتر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں انسان کئی قسم کی جسمانی بیماریوں سے نجات پاتا ہے۔ ایک خاص وقت تک معدہ خالی رہنے سے انسان طبّی طور پر صحت مند و توانا رہتا ہے۔
- روزہ دار میں اطاعتِ الٰہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ برائیوں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔
- روزہ قربِ الٰہی کا سبب ہے اور روزہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مختلف انعامات سے نوازنے کی **نوید** ملتی ہے اور اس سے انسان میں نیکی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- رمضان میں سحری اور افطار کی محافل میں تمام افراد مل بیٹھتے ہیں، جس سے ایک صالح معاشرے کی جھلک نظر آتی ہے۔ اس سے مسلمانوں کی اجتماعیت مضبوط ہوتی ہے۔
- رمضان میں سرکش شیاطین قید کر لیے جاتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرے میں برائی اور گناہوں میں واضح کمی ہوتی ہے اور ایک پُرامن معاشر ہ وجود میں آتا ہے۔
- روزہ دار خاص وقت تک کھانے پینے سے اجتناب کرتا ہے، جس سے وہ نظم و ضبط کا عادی بنتا ہے۔ روزہ انسان کی شخصیت میں ایثار و قربانی کے جذبات کو فروغ دینے کا سبب ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ روزے کے احکام و مسائل کو سمجھ کر رمضان کے روزوں کا اہتمام کریں اور اس ماہِ مُقدّس میں زیادہ سے زیادہ عبادات کی کوشش کریں۔ روزے کی فرضیت کا اصل مقصد حصولِ تقویٰ کو اپنی زندگی کا **شعار** بنائیں، تاکہ روزوں کے فوائد و ثمرات سے ہم صحیح معنوں میں مستفید ہو سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

سَخاوت	فیّاضی، بخشش
نَوید	خوش خبری، بشارت، اچھی خبر
شِعار	علامت

سرگرمی

روزہ کے احکام و مسائل (مفسدات، مکروہات) کی تفصیلات اپنے گھر، مساجد وغیرہ سے سیکھیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

روزے کے فوائد و اثرات پر بیان کریں اور موجودہ دور کی تحقیقات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ ایک روزے کی قضا کے بدلے روزے رکھے جاتے ہیں:

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

۲ ایسا بیمار جس کے صحت مند ہونے کی امید نہ ہو، رمضان میں روزہ کی بہ جائے:

(الف) کفارہ دے گا (ب) فدیہ دے گا (ج) روزہ رکھے گا (د) عذر میں معافی مل جائے گی

۳ روزے کے کفارہ میں مسلسل روزے رکھنا ضروری ہیں:

(الف) چالیس (ب) پچاس (ج) ساٹھ (د) ستر

۴ صدقۂ فطر کی مقدار ہے:

(الف) ایک کلو گندم (ب) ڈیڑھ کلو گندم (ج) پونے دو کلو گندم (د) دو کلو گندم

۵ واجب معین روزے کی مثال ہے:

(الف) رمضان کے روزے (ب) رمضان کے قضا روزے (ج) نذر کے روزے (د) عاشورہ کے روزے

۶ شبِ قدر تلاش کرنے کا حکم ہے:

(الف) چاند رات میں (ب) پہلے عشرے میں (ج) دوسرے عشرے میں (د) آخری عشرے کی طاق راتوں میں

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ روزے کا فلسفہ کیا ہے؟

۲ روزے میں گناہ سے بچنے کی ضرورت واہمیت تحریر کریں۔

۳ رمضان کے روزے کب فرض ہوئے اور یہ کس پر فرض ہیں؟

۴ روزے کی اقسام بیان کریں۔

۵ رمضان کے روزوں کی قضا کب کی جا سکتی ہے؟

۶ روزوں کا فدیہ کب اور کیسے ادا کیا جاتا ہے؟

۷ روزے کا کفارہ کس صورت میں واجب ہوتا ہے؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ روزے کی فرضیت اور فضیلت قلم بند کریں۔

۲ روزوں کی ادا، قضا اور کفارہ کے احکام و مسائل تحریر کریں۔

۳ رمضان المبارک کے مسنون اعمال تحریر کریں۔

۴ روزے کے عملی زندگی پر فوائد و اثرات تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

روزہ سے تقویٰ کا حصول کیسے ہوتا ہے؟ اس موضوع پر مذاکرہ کا اہتمام کریں اور اپنے لیے روزمرہ زندگی میں ایسے کاموں کی فہرست مرتب کر کے ان پر عمل کریں۔ دیگر مذاہب میں روزے کے تصور اور تفصیلات کی معلومات مستند ذرائع سے حاصل کریں۔

(د) فلسفۂ حج و قربانی

حاصلاتِ تعلّم مناسکِ حج، آداب اور حکمتوں کے بارے میں جان کر اسے دین کا بنیادی ستون سمجھتے ہوئے صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنے والے بن سکیں۔

علم

- حج کی فرضیت، حکمت اور فلسفے کو سمجھ سکیں۔
- حج کے احکام و مسائل (شرائط، مناسک، اقسام وغیرہ) جان سکیں۔
- قربانی کے فضائل، احکام اور مسائل سمجھ سکیں۔
- عملی زندگی پر حج کے انفرادی و اجتماعی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں آداب کے ساتھ حج اور قربانی کرنے والے بن سکیں۔
- فلسفۂ حج کو سمجھتے ہوئے اجتماعیت کی روح کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

اہم ترین حج تمام عبادات کی جامع ہے۔ یہ ایک قولی، مالی، بدنی اور روحانی عبادت ہے، جب کہ اس میں نماز، روزہ، صدقات وغیرہ عبادات بھی جمع ہیں۔

حج دینِ اسلام کا اَہم اور بنیادی رکن ہے۔ حج کے لغوی معنٰی "زیارت کرنا" یا "قصد کرنا" ہے۔ شریعت کی رو سے ماہِ ذوالحجہ کے مخصوص اوقات میں خاص طریقوں سے ضروری عبادات اور مناسک کی بجا آوری کے لیے بیت اللہ کا قصد کرنا، کعبۃ اللہ کا طواف کرنا اور میدانِ عرفات میں ٹھہرنا "حج" کہلاتا ہے۔ حج 8 ہجری میں فرض ہوا۔ ہر صاحبِ استطاعت مرد و عورت پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ حج ایک جامع عبادت ہے، جو مختلف عبادات کا مجموعہ ہے۔ قرآن وسُنّت میں کئی مقامات پر حج کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ حج کی فرضیت کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (سورۃ آلِ عمران، آیت:97)

ترجمہ: "اور اللہ کے لیے صاحبِ استطاعت لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے۔"

حج کی حکمت اور فلسفہ

حج کی حکمت اور فلسفہ میں تقویٰ کا حصول اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اظہار شامل ہے۔ حج کے دوران مشکلات اور آزمائشوں سے صبر اور قربانی کی تعلیم ملتی ہے۔ حج کے مناسک گناہوں سے پاکی اور روحانی پاکیزگی کا ذریعہ ہیں۔ سفرِ حج میں حاجی احرام کی بہ دولت کئی قسم کے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ حاجی ایک جیسا لباس پہن کر اور ایک ہی قسم کے افعال کی انجام دہی کے ساتھ مساوات اور اِتّحاد و اِتّفاق کا عملی ثبوت پیش کرتا ہے۔ حج کے سفر میں مختلف مقامات اور عبادات ہمیں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یاد دلاتی ہیں اور ہمیں احساس دلاتی ہیں کہ، جو شخص اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام پر گزارتا ہے، وہی عزّت و عظمت اور دائمی مقام پاتا ہے۔

حج کے احکام و مسائل

حج کی تین اقسام ہیں: 1۔ حجِ اِفراد 2۔ حجِ تمتُّع 3۔ حجِ قِران

- حج کے دنوں میں صرف حج کی ادائیگی کے لیے احرام باندھنا اور عمرہ نہ کرنا "حجِ اِفراد" کہلاتا ہے۔ حج کی اس قسم میں قربانی واجب نہیں ہوتی۔
- ایک سفر میں پہلے عمرے کا احرام باندھنا، طواف و سعی کے بعد حلق کر کے احرام کھول دینا اور حج کا وقت آنے پر حج کا احرام باندھنا "حجِ تمتُّع" کہلاتا ہے۔ تمتّع کا معنٰی فائدہ اٹھانا ہے، حجِ تمتّع میں ایک ہی سفر میں دو عبادتیں جمع کرنے کا فائدہ اٹھالیا جاتا ہے۔ ایسے حاجی پر بہ طور شکرانہ قربانی واجب ہوتی ہے۔
- ایک احرام میں حج و عمرہ کا جمع کرنا حجِ قِران کہلاتا ہے۔ قِران کا لفظی معنٰی "ملانا" ہے، چوں کہ اس میں ایک ہی سفر اور ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ کو جمع کرنا ہے، اس لیے اسے "قِران" کہتے ہیں۔ حجِ قِران کرنے والے پر بھی قربانی واجب ہوتی ہے۔

عمرہ میں میں حج کی طرح خاص دنوں کی پابندی نہیں ہوتی۔ عمرہ کو "حج اصغر" یعنی چھوٹا حج بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ حج کی نسبت مختصر ہوتا ہے۔

شرائط و فرائضِ حج

حج میں ادا کی جانے والی عبادات اور اعمال کو مناسک کہا جاتا ہے، جن میں احرام، منیٰ جانا، وقوفِ عرفات، مُزدَلِفہ میں قیام، تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی، حلق، طواف اور سعی شامل ہیں۔ ایسا حج، جس میں مناسکِ حج کو مکمل طریقہ سے ادا کیا جائے اور دورانِ حج غلطی اور گناہ سرزد نہ ہو، اسے حجِ مبرُور کہا جاتا ہے اور حدیث کے مطابق حجِ مبرور (مقبول حج) کی جزا جنّت ہی ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث: 1773)

وجوب کی شرائط

حج ہر اس شخص پر فرض ہے، جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنے وطن سے مکّہ مکرّمہ تک کا سفر اور وہاں کے اخراجات آسانی سے برداشت کر سکے۔ اور اس کے پاس اپنے گھر والوں کے لیے بھی اتنا پیسہ ہونا چاہیے کہ جب وہ حج پر ہو تو ان کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ ان تمام سہولیات کے ساتھ، حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہوتا ہے۔

حج کے فرض ہونے کی شرطیں

حج ہر اس مرد، عورت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض عین ہے، جس میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں: (1) مسلمان ہونا (2) عاقل ہونا (3) بالغ ہونا (4) آزاد ہونا (5) حج کی استطاعت ہونا اور (6) حج کا وقت ہونا۔

حج کے فرائض

حج کے اصل فرض تین ہیں:

(1) احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ:

"لَبَّیكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیكَ، لَاشَرِیكَ لَكَ لَبَّیكَ، اِنَّ الحَمدَ وَالنِّعمَتَ وَالمَلكُ، لَاشَرِیكَ لَك" پڑھنا۔

(2) وقوفِ عرفہ یعنی 9 ذی الحجہ کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، چاہے ایک گھڑی ہو۔

(3) طواف زیارت کرنا، جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے بارہویں ذی الحجہ کے درمیان، سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ ان تینوں فرائض میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے، تو حج صحیح نہیں ہوگا، اور اس کی تلافی، دَم یعنی قربانی سے بھی نہیں ہو سکتی۔ ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کے مقرّرہ مقام اور وقت میں ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

حج کے واجبات

حج کے واجبات چھے ہیں:

- 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ میں وقوف خواہ تھوڑی دیر ہو۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

مَناسِک	منسک کی جمع، حج کے ضروری اعمال
اِستِطاعَت	قدرت، طاقت یا صلاحیت
وُقُوف	قیام
تلافی	کسی نقصان یا کمی وغیرہ کا عوض، بدل

توضیحِ اِصطِلاح

مناسک (مناسکِ حج و عمرہ) سے مراد وہ اعمال اور عبادات ہیں جو حج اور عمرہ کے دوران انجام دیے جاتے ہیں۔

خزینۂ معلومات

فرض عین سے مراد وہ عبادات یا احکام ہیں جو ہر مسلمان، مرد اور عورت پر فرداً فرداً لازم ہیں۔ یعنی ہر مکلف مسلمان کا ان احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

حج کی اہمیت و فرضیت آسان الفاظ میں بیان کریں اور ممکن ہو تو طلبہ کو مناسک حج اور طریقہ حج کی ویڈیو دکھائیں۔

ارکان حج ترتیب وار بتائیں اور ہر رکن سے متعلقہ تصاویر یا ویڈیوز دکھائیں۔

- صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا
- رمی جمرات یعنی قربانی کے دنوں میں 3 مرتبہ شیطان کو کنکریاں مارنا
- قارن و متمتّع کا قربانی کرنا
- حلق یعنی سر کے بال منڈانا (مردوں کے لیے) یا تقصیر یعنی بال کتروانا
- طوافِ وداع یعنی آفاقی پر وطن روانہ ہوتے وقت طوافِ وداع واجب ہے۔

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کچھ چھوٹ جائے تو حج ہو جائے گا، خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر چھوٹ گیا ہو، لیکن اس کی جزا یعنی قربانی دینی ہو گی۔

حج کے مناسک

- **8 ذی الحجہ: حج کا پہلا دن** 8 ذالحج کو "یومُ التَّرْوِیَۃ" کہا جاتا ہے۔ حجاج کرام ظہر، عصر، مغرب، عشا اور 9 ذی الحجہ کی نمازِ فجر مِنٰی میں ادا کرتے ہیں۔
- **9 ذی الحجہ: حج کا دوسرا دن** حجاج کرام مِنٰی سے عرفات روانہ ہوتے ہیں۔ اس دن کو "یومِ عرفہ" کہا جاتا ہے۔ عرفات میں وقوفِ حج کا "رکنِ اعظم" ادا کیا جاتا ہے۔ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ مسجدِ نمرہ میں خطبۂ حج دیا جاتا ہے، جس کے بعد غروبِ آفتاب تک خوب دُعائیں مانگی جاتی ہیں۔ غُروبِ آفتاب کے بعد حجاج عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوتے ہیں، جہاں مغرب اور عشا کی نمازیں عشا کے وقت میں اکٹھی ادا کرتے ہیں اور رات مزدلفہ میں گزارتے ہیں۔
- **10 ذی الحجہ: حج کا تیسرا دن** حجاج مزدلفہ میں نمازِ فجر ادا کر کے دُعائیں کرتے ہیں اور طلوعِ آفتاب سے قبل مِنٰی کے لیے روانہ ہو جاتے ہیں۔ مِنٰی پہنچ کر بڑے یعنی آخری جمرہ پر 7 کنکریاں مارتے ہیں۔ پہلی کنکری پر تلبیہ پڑھنا بند کر دیتے ہیں۔ اُس کے بعد حجّاج قربانی کرتے ہیں اور بال منڈواتے ہیں جب کہ خواتین بال کٹواتی ہیں۔ اس کے بعد حجاج احرام اُتار دیتے ہیں۔ طوافِ زیارت یعنی حج کا طواف اور سَعْی کرتے ہیں۔
- **11، 12 اور 13 ذی الحجہ: حج کا چوتھا، پانچواں اور چھٹا دن**

حجاج کرام منی میں قیام کر کے تینوں جمرات پر زوال کے بعد سات کنکریں مارتے ہیں۔ 12 ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مِنٰی سے جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اگر حجاج 12 ذی الحجہ کو مِنٰی سے روانہ نہیں ہوئے تو تینوں جمرات پر زوال کے بعد کنکریاں مارتے ہیں۔ 9 ذی الحجہ کی فجر سے 13 ذی الحجہ کی شام تک ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیرات پڑھی جاتی ہیں۔ ان کو "تکبیراتِ تشریق" بھی کہا جاتا ہے۔

عملی زندگی میں حج کے اجتماعی اثرات

- حج اسلام کا ایک رکن ہی نہیں، بل کہ اخلاقی، معاشرتی، سیاسی، اقتصادی حتیٰ کہ قومی زندگی کے

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

آفاقی	باہر سے آنے والا،
قصداً	جان بوجھ کر
کنکری	چھوٹے پتھر

خزینۂ معلومات

جمرات (جمرہ کی جمع) حج کے دوران منیٰ میں واقع تین ستونوں یا مقامات کو کہا جاتا ہے جہاں حجاج کرام رمی کرتے ہیں یعنی کنکریاں پھینکتے ہیں۔ یہ رمی شیطان کو کنکریاں مارنے کی علامتی عمل ہے اور حضرت ابراہیم عَلَیہِ السَّلَام کی سنت کی یادگار ہے۔

سرگرمی

طلبہ اپنے آپ کو حج کا مقدس سفر کرنے اور قربانی ادا کرنے والے حاجیوں کے طور پر تصور کریں۔ ہر طالب علم باری باری حج اور قربانی کے مختلف مناسک، جیسے کہ احرام باندھنا، طواف کرنا، سعی کرنا، رمی کرنا اور جان ور کی قربانی کرنا پر فرضی طور پر عمل کرے۔ اس دوران، اچھے اخلاق، تحمل اور ارکان کی ادائیگی کے لیے تعظیم کا مظاہرہ کرنے پر زور دیا جائے گا۔ اس سرگرمی کی تکمیل کے بعد طلبہ حج اور قربانی کی اہمیت پر غور کریں اور یہ جانیں کہ ان اعمال پر عمل کرنے سے مسلم معاشرے پر روحانی ترقی اور اتحاد پیدا کرنے میں کیسے مدد ملتی ہے۔

ہر پہلو پر حاوی اور مسلمانوں کی بین الاقوامی حیثیت کا مظہر ہے۔

- حج مسلمانوں کے اِتّحاد اور باہمی یگانگت و محبت کا ضامن ہے۔ حج میں مسلم امہ کی اجتماعیت و آفاقیت کا ایسا مظاہرہ ہوتا ہے، جس کی مثال دنیا کی کسی تہذیب و تاریخ میں نہیں ملتی۔
- حج مُسلم اُمّہ میں ہم دردی، اپنائیت اور خیر خواہی کے جذبات کو پروان چڑھاتا ہے اور معاشرہ میں بہترین کردار کے حامل شخص کو وجود بخشتا ہے، سفرِ حج انسان کو سفرِ آخرت کی یاد دلاتا ہے۔

عملی زندگی میں حج کے انفرادی اثرات

- جب حاجی سفر کے دوران اپنی ضرورت کے سامان کی فکر کرتا ہے، تو اسے قیامت کے دن کے لیے نیک اعمال جمع کرنے کی بھی فکر ہوتی ہے۔
- احرام کی صورت میں سفید چادریں انسان کو کفن کی یاد دلاتی ہیں اور وہ دنیاوی خواہشات اور تکبر سے اپنے دامن کو پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- دورانِ احرام ممنوعہ اشیا سے کلی اجتناب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اظہار ہوتا ہے۔

قربانی کی اہمیت و فضیلت

قربانی ایک ایسا مُقدّس عمل ہے، جو انسانی تاریخ میں ہر اُمّت میں کسی نہ کسی صورت میں رائج رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بھی اس کو مشروع فرمایا۔ قرآن مجید میں قربانی کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ (سورۃ الکوثر، آیت:2)

ترجمہ: "تو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔"

مخصوص جان ور کو عید الاضحیٰ کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کے حصول کے لیے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ یہ دراصل حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جدِّ امجد سیدنا ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ کی سنت ہے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قربانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "یومِ نحر میں قربانی سے بڑھ کر کوئی بھی عمل اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پسندیدہ نہیں ہے۔" (سنن ترمذی، حدیث:1493)

اسلام میں قربانی کی اہمیت بذیل حدیث سے معلوم ہوتی ہے: "جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہماری عید گاہ کے قریب ہی نہ آئے۔" (سنن ابن ماجہ، حدیث:3123)

قربانی کے احکام اور مسائل

ہر عاقل، بالغ، مرد، عورت صاحب نصاب مسلمان پر قربانی واجب ہے۔ قربانی کے جان وروں کے لیے نصاب کی شرائط درج ذیل ہیں:

1. **اونٹ:** کم از کم 5 سال کا ہونا چاہیے۔
2. **گائے، بیل اور بھینس:** کم از کم 2 سال کی ہونی چاہیے۔
3. **بکرا، بکری:** کم از کم 1 سال کا ہونا چاہیے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

یگانگت	اتحاد، اتفاق، ایک ہونا
مَمْنُوعَہ	منع کیا گیا، روکا گیا
مَشْرُوع	جائز

سرگرمی

اساتذہ کرام حج اور قربانی کے فلسفہ پر کمرائے جماعت میں مباحثہ کروائیں۔ احرام باندھنے کی اور تلبیہ کہنے کی عملی مشق کروائیں۔

ان اعمال کی فہرست بنائیں جو حج کے موقع پر کیے جاتے ہیں اور ان سے سیکھے جانے والے سبق کو روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے کے لیے کوئی سے پانچ عملی کاموں کی فہرست بنا کر ان پر عمل کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

حج کا مقصد اور اس کے مسلمان کی عملی زندگی پر اثرات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔ مناسکِ حج کی ویڈیو اور اہم مقامات کی تصاویر طلبہ کو دکھائیں۔

4. **دنبہ یا بھیڑ** : ایک سال کا ہونا چاہیے تاہم اگر وہ چھے ماہ کا ہو اور اس کی جسامت اور صحت ایک سال جیسی لگے تو بھی اس کی قربانی جائز ہے۔

عید کی نماز سے قبل قربانی جائز نہیں ہے۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ جانور ذبح کرنے کے لیے چھری خوب تیز ہونی چاہیے، تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔ قربانی میں دیگر اہلِ اسلام کو بھی شریک کیا جاسکتا ہے، جیسے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنی اُمّت کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے۔ قربانی کے دن مقرّر ہیں اور ان دنوں کے گزرنے کے بعد قربانی نہیں ہوتی۔ قربانی کے لیے افضل وقت دن کا ہے، تاہم رات کو بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔ نادار آدمی کے پاس آخری دن غروبِ شمس سے پہلے اتنا مال آجائے کہ، وہ صاحب نصاب ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔

قربانی کے جانور میں اگر کئی شرکاء ہیں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کریں۔ قربانی کے گوشت میں بہتر یہ ہے کہ تین حصے کرے، ایک حِصّہ اپنے لیے رکھے، ایک حِصّہ اپنے رشتہ داروں کو دے اور ایک حِصّہ فقرا و مساکین کو دے، لیکن اگر سارے کا سارا اپنے لیے رکھے تب بھی جائز ہے۔ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتے ہیں، البتہ کسی کو اجرت میں نہیں دے سکتے۔

لازم ہے کہ موٹا تازہ جانور تلاش کرتے ہوئے ثواب کی نیت کی جائے۔ اچھا جانور محض نمود کے لیے خریدنا ثواب سے محرومی کا سبب ہے۔ قربانی کی کھال خیرات کے طور دی جاسکتی ہے اور اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت فقرا کو بھی دی جاسکتی ہے، البتہ اگر کسی دینی ادارے کو دی جائے، تو بہتر ہے، کیوں کہ علمِ دین کا احیا بہتر مصرف ہے۔ قربانی کی کھال قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

قربانی کا فلسفہ

قربانی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی جاتی ہے تاکہ اس کی خوش نودی حاصل ہو۔ قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ انسان اپنے خالق و مالک کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے اور جانور کو ذبح کرتے ہوئے اپنی خواہشاتِ نفسانیہ کو بھی ذبح کر دینے کی نیت کر دے۔ قربانی انسان کے ذہن میں یہ سوچ اور فکر اجاگر کرتی ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ ہمیں اس کے حکم پر سب کچھ قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرنا ہے۔ قربانی کا عمل تقویٰ اور اخلاص پیدا کرتا ہے، انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتا ہے۔ قربانی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم اپنی عزیز چیزوں کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار رہیں۔ قربانی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہم اپنی دنیاوی محبتوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت پر قربان کر دیں اور اس کی راہ میں اپنی قیمتی چیزیں دینے کے لیے تیار رہیں۔

حاصلِ کلام

حج اپنی اہمیت و فضیلت کی روشنی میں ایک جامع عبادت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں حج و عمرہ کی ادائیگی کریں اور اخلاص و للّٰہیت کے جذبات سے سرشار ہو کر قربانی

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

نادار	جس کے پاس کچھ نہ ہو، غریب
اُجرت	مزدوری
سَرِ تسلیم خَم ہونا	راضی بہ رضا ہونا، تابعِ فرمان ہونا
اُجاگر	روشنی، ظہور، نمایاں
لِلّٰہِیَّت	رضائے خداوندی میں ڈوبنا
سَرشار	مدہوش، مست، بے خود

سرگرمی

قربانی کے مسائل پر کمرائے جماعت میں مباحثہ کریں اور گھر والوں کی مدد سے مزید مسائل اور احکام تلاش کر کے جماعت میں بیان کریں۔

سرگرمی

قربانی کے احکام و مسائل (مفسدات، مکروہات کی تفصیلات) اپنے گھر، مساجد وغیرہ سے سیکھیں۔

کریں۔ حج کی ادائیگی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ ملتِ اسلامیہ کی آفاقیت اور اجتماعیت کے تصور سے آگاہی حاصل کریں اور عالمی سطح پر اخوت و یگانگت کی روح بیدار کریں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ حج کا لغوی معنٰی ہے:

(الف) قائم کرنا (ب) ارادہ کرنا (ج) نشوونما پانا (د) پاک کرنا

۲ ہر عاقل، بالغ اور صاحبِ استطاعت مسلمان پر حج فرض ہے:

(الف) ایک بار (ب) دو بار (ج) تین بار (د) استطاعت ہو تو ہر سال

۳ حج کی اقسام ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

۴ حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے:

(الف) حجِ افراد (ب) حجِ تمتع (ج) حجِ قران (د) حجِ اجتماع

۵ قربانی کرنا واجب ہے جو کہ دراصل سنت ہے:

(الف) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ کی (ب) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ کی (ج) حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کی (د) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی

۶ قربانی کے لیے اونٹ کی عمر ہونی چاہیے:

(الف) دو برس (ب) تین برس (ج) چار برس (د) پانچ برس

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ قرآن و سُنَّت کی روشنی میں حج کی فرضیت تحریر کریں۔

۲ حج کی چند حکمتیں بیان کریں۔

۳ حج کا تمام عبادات کا جامع ہونا تحریر کریں۔

۴ حجِ مبرور کی تعریف بیان کریں۔

۵ حجِ قران اور حجِ تمتع کے درمیان فرق تحریر کریں۔

۶ مناسکِ حج سے کیا مراد ہے؟ چند مناسکِ حج تحریر کریں۔

۷ حج اور قربانی کا فلسفہ اور حکمت کیا ہے؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ حج کی اقسام اور احکام و مسائل تحریر کریں۔

۲ حج کی شرائط کیا ہیں؟

۳ قربانی کے فضائل و احکام اور مسائل جامع انداز میں تحریر کریں۔

۴ عملی زندگی میں حج کے انفرادی و اجتماعی اثرات تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

احرام باندھنے کی اور تلبیہ کہنے کی عملی مشق کروائیں۔ حج کے مندرجہ ذیل مناسک کو ترتیب وار لکھیں۔

مناسک: تلبیہ، میقات / احرام باندھنا، رمی جمرات، حلق یا قصر، طوافِ زیارت، ھدی (قربانی)، وقوفِ عرفات، طوافِ وداع

(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

بہ طور مثالی سربراہِ خاندان

حاصلاتِ تعلّم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی بہ طور سربراہِ خان دان تعلیمات سے واقف ہو کر اپنی عملی زندگی کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

علم

- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کے بہ طور سربراہِ خان دان (تعلیمی، اخلاقی اور نفسیاتی) کردار کے متعلق جان سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کے بہ طور سربراہِ خان دان مختلف افراد (بزرگوں، ازواج، اولاد، بہن بھائیوں و دیگر ارا کینِ خان دان) سے حسنِ تعامل کو سمجھ سکیں۔
- سیرت النبی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام روشنی میں سربراہِ خان دان کی ذمّہ داریوں پر عمل کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- سیرتِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے سربراہِ خان دان کی عملی مثالیں جان کر انھیں اپنی عملی زندگی میں شامل کرتے ہوئے معاشرے اور خان دان کے استحکام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- سیرتِ نبوی کی روشنی میں سربراہِ خان دان کی ذمّہ داریوں کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے ثمرات حاصل کر کے دنیوی راحت و اخروی سعادت حاصل کر سکیں۔

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی زندگی تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ حضرت خدیجہ و عائشہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا کی رفاقت میں امورِ خانہ داری سر انجام دے رہے ہوں یا سیدہ فاطمہ و زینب رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا کے ساتھ شفقتِ پدری کا اظہار فرما رہے ہوں؛ ہر حالت اور کیفیت میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی زندگی قابلِ عمل نمونہ ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ نے اپنے خان دان کے افراد کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی تعلیمی سرگرمی دینی علم تک محدود تھی بل کہ اس میں اخلاقی اور نفسیاتی تربیت بھی شامل تھی۔ اہل و عیال کی تربیت کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔" (سورۃ التحریم، آیت:6)

اہل و عیال کو نماز کا حکم دینے کی تلقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (سورۃ طٰہٰ، آیت:132) ترجمہ: "اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے۔"

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کا بہ طور سربراہِ خان دان تعلیمی کردار

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ نے اپنے اہل خانہ کو علم کی روشنی سے منوّر کیا۔ انھیں دینی اور دنیاوی تعلیم دی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ اہل خانہ اسلامی تعلیمات سے بہ خوبی آگاہ ہوں۔ سیدہ فاطمہ الزہرا رَضِیَ اللهُ عَنْهَا جب خادمہ کے مطالبہ کے لیے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوتی ہیں تو رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ان کی تربیت کا اہتمام یوں فرماتے ہیں کہ انھیں تسبیحاتِ فاطمہ کا ان مول وظیفہ عطا کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حسنین کریمین رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا میں سے کسی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے کھجور اٹھا کر منھ میں رکھ لی تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ نے تعلیم و تربیت کا یوں خیال رکھا کہ کھجور کو ان کے منھ سے باہر نکالا اور فرمایا کہ آلِ محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کے لیے صدقہ کا مال استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث:1072)

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بہ طور سربراہِ خان دان اخلاقی کردار

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خان دان کے افراد کو نہ صرف اعلیٰ اخلاقی اصولوں کی تعلیم دی بل کہ صداقت، امانت داری اور دیگر اخلاقی خصوصیات کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی ایک زوجہ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے یہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت زینب بنت جحش رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے ایک پیالے میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے خادم کے ہاتھ پر غصّہ میں مارا، جس کی وجہ سے کٹورہ گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر نبی مکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کٹورہ لے کر ٹکڑے جمع کیے اور جو کھانا اس برتن میں تھا اسے بھی جمع کرنے لگے اور خادم سے فرمایا کہ تمھاری ماں کو غیرت آ گئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا۔ آخر جن کے گھر میں وہ کٹورہ ٹوٹا تھا ان کی طرف سے نیا کٹورہ منگوایا گیا اور وہ نیا کٹورہ ان زوجہ مطہرہ کو واپس کیا۔ (صحیح بخاری، حدیث:5225)

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بہ طور سربراہِ خان دان نفسیاتی کردار

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اہل خانہ کے ساتھ نفسیاتی معاونت کی بہت سی مثالیں قائم کی ہیں، جو ان کی محبت، شفقت اور ذہنی سکون کی طرف توجہ کی مظہر ہیں۔ جب سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تشریف لاتیں تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔

حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ناراض ہو کر گھر سے باہر گئے اور مسجد میں زمین پر سو گئے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مٹی جھاڑی اور فرمایا: "قُمْ يَا اَبَا تُرَاب، قُمْ يَا اَبَا تُرَاب" (او مٹی والے اٹھو! او مٹی والے اٹھو) اور ان کو راضی کر کے واپس لائے۔ حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا جب مجھے کوئی ابو تراب کہتا ہے تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے کہ یہ مجھے جناب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کہا تھا۔ (صحیح بخاری، حدیث:6280)

افرادِ خان دان سے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حسنِ تعامل

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اخلاقِ حسنہ اور اہلِ خانہ کے ساتھ ان کا رویّہ نہ صرف اسلام کی روشن تعلیمات کا عکاس ہے، بل کہ ہر عمل اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں خان دان کے افراد کے ساتھ حسنِ سلوک کی کتنی اہمیت ہے۔ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی خالہ حضرت صفیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے ساتھ ہمیشہ محبت اور احترام کا سلوک کیا۔ جب حضرت صفیہ غزوہ خیبر میں شریک تھیں، تو نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے خاص انتظامات کیے اور ان کی راحت کا خیال رکھا۔ جنگ بدر کے دوران حضرت عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قید ہوئے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ نرمی اور احترام کا سلوک کیا۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

اُمورِ خانہ داری	گھر کے کام کاج
شفقتِ پدری	باپ کی نرمی
اَنمول	بیش قیمت، بیش بہا، نادر، اعلیٰ درجے کا

توضیحِ اِصطلاح

"حَسَنَیْن" حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کے لیے مشترکہ طور پر استعمال ہوتا ہے۔

سرگرمی

طلبہ کو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ کی مثالوں سے متعلق اشارے فراہم کیے جائیں۔ طلبہ ان مثالوں کو جان کر اس بات پر غور کریں کہ یہ مثالیں ان کے گھرانوں میں استحکام اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنے میں خاندان کے سربراہوں کی رہ نمائی کیسے کر سکتی ہیں۔ یہ تمام نکات اپنے گھر والوں کے سامنے رکھ کر ان پر عمل کرنے کے لیے لائحہ عمل بنائیں اور کمرائے جماعت میں بیان کریں۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بزرگوں سے حسنِ تعامل

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "بوڑھے مسلمانوں کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حِصّہ ہے۔" حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بوڑھے والد اسلام قبول کرنے کے لیے مجلس میں آئے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی تعظیم میں ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا:

"آپ اپنے والد کو گھر میں ہی ٹھہراتے، میں خود وہاں آجاتا۔"

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنی ازواج سے حسنِ تعامل

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسنِ سلوک ایک مثالی نمونہ ہے، جو اسلامی معاشرت کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "اور اللہ نے اُس میں کوئی بہت بڑی بھلائی رکھ دی ہو" (سورہ النساء، آیت: 19)

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ازواج کے ساتھ عملی طور پر اس کا بہترین مظاہرہ کیا۔ گھر کے معاملات میں ہمیشہ نرمی، شفقت اور محبت سے کام لیا اور اپنے اہلِ خانہ کی ہر ضرورت کا خیال رکھا۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گھر کے کاموں میں بھی حِصّہ لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے کپڑے کو خود پیوند لگاتے، جوتے ٹھیک کرتے اور گھر کے دیگر کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ازواج کے ساتھ محض زبانی محبت کا اظہار نہیں کیا بل کہ عملی طور پر بھی ان کی مدد کی اور ان کے ساتھ نرمی و محبت کا برتاؤ کیا اور ان سے مزاح بھی فرمایا۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنی اولاد سے حسنِ تعامل

سیرتِ طیبہ سے اولاد کے ساتھ حسنِ معاملہ کا منظر یوں دیکھا جا سکتا ہے کہ، جب بھی رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کسی سفر پر روانہ ہوتے تو سب سے آخر میں سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے ملاقات کرتے اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر آنے پر ان کا استقبال کرتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے، جہاں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود بیٹھتے تھے۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنے بہن بھائیوں سے حسنِ تعامل

حضرت شیما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن تھیں، جو بچپن میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کھلایا کرتی تھیں۔ غزوہ حنین کے قیدیوں میں وہ بھی شامل تھیں، جب انھوں نے اپنا تعارف کروایا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت شیما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے اور ان کے لیے اپنی چادر بچھادی۔

سرگرمی

ایک طالب علم خاندان کے سربراہ کے طور پر کام کرے اور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر مبنی کردار جیسے تنازعات کو پر امن طریقے سے حل کرنا، ہم دردی کا مظاہرہ کرنا، خاندان کی ضروریات کو پورا کرنا اور تربیت کرنا، ادا کرے۔ اس سرگرمی کے ذریعے طلبہ خاندانی استحکام کی اہمیت اور ہم آہنگی اور اتحاد کو فروغ دینے میں خاندان کے سربراہ کے کردار کو جانیں گے۔

توضیح اصطلاح

وہ دو افراد (مرد یا عورت) جنھوں نے ایک عورت کا دودھ پیا ہو، ان کو رضاعی (دودھ شریک) بہن یا بھائی کہا جاتا ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

سیرت النبی عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی روشنی میں خاندان کے افراد کے ساتھ حسنِ سلوک کی وضاحت کریں۔ موجودہ دور میں خاندان کے افراد کے ساتھ تعامل میں سیرت سے سبق حاصل کرنے کا درس دیا جائے۔

حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں اور رضاعی بھائی تھے، اس دوہرے رشتے کی وجہ سے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بہت محبت تھی۔ غزوہ احد میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کی شہادت پر بہت غم گین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خان دان کے دیگر افراد سے بھی حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گاہے بہ گاہے اپنے اعزہ واقربا کے ہاں تشریف لے جاتے اور ان کی ضروریات مناسب انداز میں پوری فرماتے تھے۔

سربراہِ خان دان کی ذِمّہ داریاں اور ان کے فوائد و ثمرات

خان دان کے سربراہ کو اسلام نے مختلف ذِمّہ داریاں سونپی ہیں، جن کا پورا کرنا ان کے لیے ضروری ہے۔ ان ذِمّہ داریوں میں مناسب لباس، خوراک، رہن سہن اور مناسب تعلیم و تربیت کا انتظام شامل ہے۔ سربراہِ خان دان کو چاہیے کہ وہ باہمی تنازعات کو حکمتِ عملی سے حل کرے اور افرادِ خانہ کو اِتّفاق و اِتّحاد اور یک جہتی سے زندگی بسر کرنے کی تلقین کرے۔ ضروری اور اَہم معاملات میں دیگر افرادِ خانہ سے باہمی مشاورت کرے اور اس مشاورت کی روشنی میں فیصلہ کرنے کو ترجیح دے۔ تمام افرادِ خانہ کی نگرانی رکھنا، انھیں حالات کے مطابق تیار کرنا، نیکی کی تلقین، برائی سے روکنا تمام گھر والوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا سربراہ کی ذِمّہ داری ہے۔ حدیث مبارک کی روشنی میں گھر کا سربراہ نگران ہوتا ہے اور اس سے اس کی ذِمّہ داری کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

سربراہِ خان دان کی ذِمّہ داریوں کو پورا کرنے میں درج ذیل فوائد و ثمرات حاصل ہو سکتے ہیں:

- گھریلو زندگی خوش حال ہو سکتی ہے۔ امن و امان اور اطمینان کی زندگی نصیب ہو سکتی ہے۔
- یہ ایک فَعّال اور صالح معاشرہ کی تشکیل کی جانب پیش قدمی کے لیے اوّلین زینہ ہے۔
- باہمی اِتّفاق و اِتّحاد سے اسلام کا خان دانی نظام مضبوط بنیادوں پر استوار ہو سکتا ہے۔
- باہمی مشاورت سے دیگر افرادِ خانہ کو ان کی اہمیت کا احساس دلایا جا سکتا ہے۔
- مناسب تعلیم و تربیت سے افرادِ خانہ کو اچھا اور ذِمّہ دار شہری بنایا جا سکتا ہے۔
- ان ذِمّہ داریوں کے پورا کرنے میں دنیوی راحت اور اخروی سعادت ممکن ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم سیرت النبی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے رہ نمائی حاصل کریں اور اپنی ذِمّہ داریوں کو بہ طریقِ احسن سر انجام دیں، تاکہ ہم بھی معاشرتی ترقی اور فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

گاہے بہ گاہے	کبھی کبھی، کبھی کبھار
اَعِزّہ و اَقربا	رشتے دار، خویش و یگانہ
تَنازُعات	بُغض، نفاق، اختلافات
اُستُوار	ہموار یکساں، معتدل

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا سربراہِ خاندان ہونے کی بنیاد پر تعلیمی، اخلاقی اور نفسیاتی کردار واقعات سے واضح کریں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سفر پہ جاتے ہوئے سب سے آخر میں ملاقات کرتے تھے:

(الف) حضرت خدیجہ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا سے (ب) حضرت عائشہ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا سے (ج) حضرت فاطمہ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا سے (د) حضرت حفصہ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا سے

۲ نبی اکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن کا نام جو قیدی بنی:

(الف) حضرت حلیمہ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا (ب) حضرت ام ہانی رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا (ج) حضرت شیما رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا (د) حضرت رقیہ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا

۳ حضرت علی رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ کو زیادہ محبوب کنیت تھی:

(الف) ابو الفضل (ب) ابو تراب (ج) ابو الحسن (د) ابو موسیٰ

۴ حضرت حمزہ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ کا آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے رشتہ تھا:

(الف) صرف چچا کا (ب) چچا اور رضاعی بھائی کا (ج) چچازاد بھائی کا (د) سگے بھائی کا

۵ نبی اکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سفر میں ازواج مطہرات رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُنَّ کو ساتھ لے جاتے:

(الف) اپنی منشا کے مطابق (ب) قرعہ اندازی کے ذریعے (ج) باری باری (د) ازواج کی خواہش پر

۶ سربراہِ خان دان کو چاہیے کہ وہ باہمی تنازعات حل کرے:

(الف) جلدی سے (ب) سختی سے (ج) حکمتِ عملی سے (د) قلبی رجحان کے اعتبار سے

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ اہل و عیال کی تربیت سے متعلق قرآنی آیت کا مفہوم لکھیں۔

۲ تسبیحاتِ فاطمہ کس مطالبے پر عطا کی گئیں؟

۳ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نواسوں کی تعلیم و تربیت کا خیال کس انداز میں رکھا؟

۴ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے بچوں کے ساتھ حسن معاملہ کی کوئی ایک مثال پیش کریں۔

۵ بہن کے ساتھ حسن سلوک کی مثال سیرت سے بیان کریں۔

۶ ازواجِ مطہرات رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُنَّ کے ساتھ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ تعامل کی کوئی ایک مثال تحریر کریں؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ اندازِ تربیت میں سربراہِ خان دان کے کردار کی اہمیت سیرت النبی عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی روشنی میں بیان کریں۔

۲ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنے افرادِ خان دان کے ساتھ حسنِ تعامل جامع انداز میں لکھیں۔

۳ سربراہِ خان دان کی ذِمّہ داریاں اور ان کے فوائد و ثمرات سیرت کے پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

سربراہِ خان دان کے رویوں میں سے پانچ درست اور پانچ غلط رویوں کی نشان دہی کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ان رویوں کے کیا اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔

سربراہِ خان دان کی ذِمّہ داریوں میں سے پانچ ایسی ذِمّہ داریوں پر نشان لگائیں، جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

بلوں کی ادائیگی، گھر کی اشیا کی دیکھ بھال، سودا سلف کی خریداری، باورچی خانہ کی دیکھ بھال، گھر کی صفائی، افرادِ خانہ کی نگرانی، تنازعات کا حل، مشاورت

(ب) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

بہ طور مثالی سربراہِ ریاست

حاصلاتِ تعلّم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی بہ طور سربراہِ ریاست تعلیمات سے واقف ہو کر اس صفت کو ضرورت پڑنے پر اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔

علم

- سیرتِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی روشنی میں سربراہِ ریاست کے اوصاف اور کردار کی عملی مثالیں جان سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی بہ طور سربراہِ ریاست نبوی منہج (جہاد کے ذریعے امن وامان، استحکام، ترقی، بین الاقوامی تعلقات، امر بالمعروف و نہی عن المنکر) کے بارے میں شعور حاصل کر سکیں۔
- ریاستِ مدینہ کے تناظر میں سیرتِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے نظم و نسق کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- سیرتِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی روشنی میں سربراہِ ریاست کی ذِمّہ داریوں کی ادائی کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- سیرتِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے سربراہِ ریاست کی عملی مثالوں کو بہ وقتِ ضرورت اپنے کردار کا حِصّہ بنا سکیں۔
- سربراہِ ریاست کے نمایاں اوصاف کو اپنی مختلف سربراہی حیثیتوں میں عملی طور پر اپنا کر اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکیں۔

اہم ترین مثالی سربراہِ ریاست ہونے کے ناطے رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ ریاستی معاملات میں حکمت، تدبر اور دور اندیشی سے کام لیتے تھے۔

رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ نے سرزمینِ مکّہ سے ہجرت کے بعد مدینہ منوّرہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ سیدِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی حیاتِ طیبہ کا مدنی دور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کی بہ طور حکم ران، سرپرستی اور سربراہی کے زمانے کا آغاز ہے۔

سیرتِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی روشنی میں سربراہِ ریاست کے اوصاف

سیرت طیبہ میں ہمیں ایک مثالی ریاست کے سربراہ کے وہ اوصاف ملتے ہیں، جو کسی بھی ریاست کی کام یابی اور استحکام کے لیے ضروری ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ نے نہ صرف نبوّت کے فرائض انجام دیے بل کہ ایک ریاست کے سربراہ کے طور پر بھی عدل و انصاف، محبت و شفقت اور حکمت و بصیرت کی مثالیں قائم کیں۔ عملے کے ساتھ نرمی، درگزر، مشاورت کا حِصّہ بنانا، پختہ عزم اور توکل کی صفات ریاست کے سربراہ کے لیے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ۗ (سورۃ آلِ عمران، آیت: 159)

ترجمہ: ”تو (اے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ) یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے کہ آپ ان کے حق میں بڑے نرم ہیں اور اگر آپ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یقیناً وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو

جاتے تو آپ اُن سے در گزر کیجیے اور اُن کے لیے بخشش مانگیے اور (ضروری) معاملات میں اُن سے مشورہ کیجیے پھر جب آپ (کسی بات کا) عزم کر لیں تو اللہ پر توکل کیجیے"۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ فرمایا: یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا اور ہم نے اُن کے ساتھ کتاب بھی اتاری اور میزان (عدل) بھی تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ (سورۃ الحدید، آیت:25)

اس آیت مبارکہ میں عدل و انصاف کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کی عملی تصویر پیش کی۔

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ سربراہِ ریاست کو عدل و انصاف کا پیکر ہونا چاہیے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فیصلہ کرتے وقت عدل و انصاف کے تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھا کرتے تھے اور اس ضمن میں کسی کی سفارش کو قبول نہیں کیا کرتے تھے۔

سربراہِ ریاست کو چاہیے کہ اہم امور کی انجام دہی میں مشاورت کو اپنا شعار بنائے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نبیِ برحق ہونے کے باوجود اہم معاملات میں مشاورت کا اہتمام کرتے تھے۔ غزوۂ بدر کی روانگی، جنگی قیدیوں کا فیصلہ، غزوۂ احد میں مدینہ منورہ سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کرنا، غزوۂ احزاب میں خندق کی کھدائی اور یہودیوں کی جلاوطنی کے فیصلوں میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مشاورت کے نظائر دیکھے جا سکتے ہیں۔

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسلامی ریاست کے قیام سے ہی اِتّحاد و اِتّفاق اور مواخات کو فروغ دیا اور بغیر کسی تفریق کے ایک مسلمان کو دوسرے کا بھائی بنا دیا۔ یوں داخلی طور پر مسلمان مضبوط اور پیش آمدہ مسائل سے نمٹنے کے لیے یک جان ہو گئے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سرحدوں کی حفاظت میں بھی مستعد تھے۔ اس مقصد کے لیے مدینہ منورہ میں باقاعدہ پہرے داری کا نظام بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی انتظامی صلاحیتوں کی دلیل ہے۔

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نمایاں خوبی یہ تھی کہ اہم معاملے میں ایک امیر مقرّر فرماتے اور انھیں مکمل اختیار دیتے تھے، مگر ساتھ ہی ان پر نظر بھی رکھتے تھے اور ضرورت پڑنے پر ان کا احتساب بھی فرماتے تھے۔ ریاست کے نظم و نسق کو برقرار رکھنے اور ریاست کے لیے خطرہ بننے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کا اہم حِصّہ ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر شخص سے اس کے مقام اور منصب کے مطابق بات کرتے تھے اور موقع کی مناسبت سے نرمی یا سختی فرماتے تھے۔ ایک کامیاب نظام کے قیام کے لیے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل فرماتے تاکہ لوگوں کو سہولت میسر ہو۔ اس کی کئی مثالیں سیرت سے بھی ملتی ہیں، جیسے حضرت معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کو یمن کا گورنر مقرّر کرنا، ان کو قرآن کے مطابق فیصلہ کرنے کی نصیحت کرنا، حضرت ابو بکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو امیر حج بنانا

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

نَظائِر	نظیر کی جمع، مثالیں
پیش آمَدہ	واقع شدہ یا واقع ہونے والا
مُستَعِد	آمادہ، تیار، کمربستہ، ہر وقت حاضر

سرگرمی

طلبہ، نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے مخصوص مثالوں، جیسے مشاورتی انداز، قیادت، اور معاشرے کی خدمت کا جائزہ لیں۔ طلبہ اس بات پر غور کریں کہ یہ مثالیں ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً اسکول، خاندان، یا معاشرے میں کیسے رہ نمائی کر سکتی ہیں۔ کوئی سے تین اعمال اپنی زندگی کے روزمرہ معاملات میں لاگو کریں اور اس کے فوائد و اثرات جماعت میں بیان کریں۔

اور حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ کا نگران مقرّر کرنا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ تدبیر کی علامات ہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بہ طور سربراہِ ریاست منہج و اسلوب

سربراہِ ریاست کے طور پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک ماہر منتظم اور قائد کی طرح معاملات کو سلجھاتے تھے۔ فتح مکّہ کے موقع پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تعالیٰ تمھیں معاف کرے، وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے داخلی اور خارجی امور میں حکمت عملی سے مدینہ منوّرہ کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ اس حکمت عملی کی مثال میثاقِ مدینہ ہے، جو مختلف اقوام اور قبائل کے ساتھ معاہدہ تھا۔ اس سے بین الاقوامی تعلقات میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حکمت عملی ظاہر ہوتی ہے۔

سیرت طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں جہاد کا مقصد

اسلام میں جہاد کا مقصد معاشرے سے ظلم کو ختم کرنا اور امن و امان قائم کرنا ہے۔ سپہ سالاروں کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نصیحت کی کہ جنگ کے دوران بے گناہ لوگوں، بچوں، عورتوں اور بزرگوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بہ طور سربراہِ ریاست جہاد کے ذریعے اس مقصد کو فروغ دیا اور پورے عرب کو امن و امان کا گہوارہ بنا دیا۔ بین الاقوامی تعلقات کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مختلف ممالک کے حکمرانوں کو خطوط لکھے، تجارتی شاہراہوں کی حفاظت کو یقینی بنایا اور مختلف قبائل اور ریاستوں کے وفود مدینہ منورہ آتے رہے۔ مدنی دور کے نویں سال کو وفود کی کثرت کی وجہ سے "عام الوفود" کا نام دیا گیا۔

سیرت طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے امر بالمعروف کی مثالیں

ریاست کے سربراہ کی حیثیت سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک اَہم منہج امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ میں امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا) کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے، تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر اس کی استطاعت نہ ہو، تو اپنی زبان سے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو، تو دل میں برا سمجھے، اور یہ ایمان کا سب سے کم زور درجہ ہے۔" اُمّتِ مسلمہ کو بہترین اُمّت اسی ذِمّہ داری کو سر انجام دینے کی بنا پر قرار دیا گیا ہے اور یہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اس فریضہ کو انجام دے۔ ریاست کے سربراہ کے لیے اپنی رعایا کے اعمال کی اصلاح کرنا اور ان کی اخلاقی تربیت کرنا فرض ہے، اور اسی بنا پر روزِ قیامت اس سے متعلق پوچھا جائے گا۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

رِعَایا	حاکم کے زیرِ فرمان رہنے والے

خزینۂ معلومات

6 ہجری، صلح حدیبیہ کے بعد امن کی فضا قائم ہو گئی تو اسلام کی دعوت عالم گیر سطح پر پھیلانے کے لیے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عرب و عجم کے بادشاہوں اور حکم رانوں کے نام دعوتِ اسلام کے خطوط روانہ فرمائے۔ محققین کے مطابق ان خطوط کی تعداد 300 کے قریب ہے، جن میں سے 139 خطوط کا اصل متن محفوظ ہے اور 86 خطوط کا صرف مفہوم کتب میں ذکر کیا گیا ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

ریاست کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے ریاستِ مدینہ کا خاکہ طلبہ کے سامنے بیان کریں اور اس میں سربراہِ ریاست کا کردار سیرت النبی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی روشنی میں واضح کریں۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے ریاستی نظم و نسق کی مثالیں

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے ریاستی نظم و نسق کی کئی مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ مدینہ منوّرہ میں آمد کے بعد سب سے پہلے رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک مرکز کی تعمیر کی کوششیں کی، جس کے نتیجے میں مسجدِ نبوی کا سنگِ بنیاد رکھا گیا، جو بیک وقت عبادت گاہ، درس گاہ، مہمان خانہ اور اہم ملکی امور کے لیے مشاورت گاہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ ریاستی نظم و نسق میں صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهم کی مناسب تعلیم و تربیت کا نظام بھی تھا، اسی مقصد کے لیے مختلف اوقات میں وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے، باقاعدہ بازاروں کا چکر لگاتے اور کھانے پینے کی اشیا اور ان کی قیمتوں کا جائزہ لیا کرتے تھے۔

ریاستِ مدینہ میں قانون کو بالادستی حاصل تھی۔ ایک یہودی نے جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے وقت سے پہلے ہی قرض کی ادائیگی کے مطالبہ میں شِدَّت اختیار کی تو حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے اس یہودی کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ اس پر رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے فرمایا کہ تمھیں مجھے حسنِ ادائیگی کی تلقین کرنی چاہیے تھی، نہ کہ اسے جھڑکنا چاہیے تھا۔ بعد ازاں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس یہودی کا سارا مال واپس کر دیا اور ساتھ تحائف بھی عطا کیے۔ یہ تحمّل و رواداری دیکھ کر وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔

سربراہِ ریاست کی ذِمّہ داریوں کی ادائی کے فوائد و ثمرات

سربراہِ ریاست کی ذِمّہ داریوں کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- ریاست میں امن و امان اور استحکام آتا ہے اور ترقی و خوش حالی کا بول بالا ہوتا ہے۔
- انفرادی و اجتماعی زندگی بہتر ہوتی ہے اور خوش حال معاشرہ کی تشکیل ممکن ہوتی ہے۔
- بین الاقوامی تعلقات میں بہتری آتی ہے۔
- ریاست میں بسنے والوں کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں اور معیشت کو استحکام ملتا ہے۔
- ایسی ریاست دوسری ریاست کے لیے بھی قابلِ احترام ہوتی ہے۔
- ان ذِمّہ داریوں کے پورا کرنے میں دنیوی راحت اور اخروی سعادت کا حصول ہے۔

حاصلِ کلام

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بہ دولت معاشرہ امن و امان کا گہوارہ بن سکتا ہے اور ایک مثالی معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سیرت النبی عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے رہ نمائی حاصل کریں اور اگر ہمیں کوئی ذِمّہ داری سونپی جائے تو اسے احسن طریقے سے پورا کریں۔ ہم میں سے ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ ہم مختلف سربراہی حیثیتوں میں سربراہِ ریاست کے نمایاں اوصاف کو اپنائیں اور عملی طور پر معاشرتی بہبود میں اپنا کردار ادا کریں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

نَظم و نَسق	نظم اور ترتیب، انتظام، بندوبست
جِھڑکنا	ڈانٹنا
بول بالا	شہرت، نام وری

خزینۂ معلومات

سابقہ یہودی اور اس موقع پر مسلمان ہونے والے صحابی حضرت زید بن سعنہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تھے، جو تورات کے مشہور عالم اور نہایت مال دار شخص تھے۔

سرگرمی

ہر طالب علم باری باری مختلف منظر ناموں میں لیڈر کا کردار سنبھالے گا، جیسے کہ کلاس روم پراجیکٹ لیڈر، کھیلوں میں ٹیم کا کپتان، یا اسکول کے ایونٹ کے لیے گروپ کو آرڈینیٹر اور ان خصوصیات پر عمل کرے گا، جن کا مظاہرہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بہ طور سربراہ مملکت کیا ہے، جیسا کہ انصاف، ہمدردی، اور موثر ابلاغ۔ اس کے ذریعے، طلبہ سیکھیں کہ ان اصولوں کو اپنے قائدانہ کرداروں اور ذمہ داریوں پر کیسے لاگو کرنا ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

سربراہِ ریاست کے مختلف اوصاف سیرت عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی روشنی میں واضح کریں اور موجودہ دور میں اس کی ضرورت سے آگاہ کریں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ سربراہِ ریاست کو اہم امور کی انجام دہی میں شعار بنانا چاہیے:

(الف) ذاتی رائے کو (ب) صرف اپنی عقل کو (ج) مشاورت کو (د) ذاتی مفاد کو

۲ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھنے کے بعد سب سے پہلے کیا کام کیا:

(الف) قریش کے خلاف جنگ (ب) مسجدِ نبوی کی تعمیر (ج) میثاقِ مدینہ کا اجرا (د) زکوٰۃ کا نظام

۳ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یمن کا گورنر مقرّر کیا:

(الف) حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو (ب) حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو (ج) حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو (د) حضرت معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو

۴ خارجی طور پر مدینہ منورہ کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیے اقدام کیا گیا:

(الف) پہرے داری کا (ب) مواخاتِ مدینہ کا (ج) میثاقِ مدینہ کا (د) صلح حدیبیہ کا

۵ بین الاقوامی تعلقات کی اہمیت سمجھنے کے لیے سیرت النبی عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے عمدہ مثال ہے:

(الف) غزوۂ بدر (ب) ریاست مدینہ کا قیام (ج) بادشاہوں کو خطوط لکھنا (د) مواخاتِ مدینہ

۶ حدیث مبارک کے مطابق سربراہِ ریاست سے قیامت کے دن سوال ہو گا:

(الف) مشاورت کا (ب) اخراجات کا (ج) رعایا کا (د) بین الاقوامی تعلقات کا

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں مشاورت کا فائدہ تحریر کریں۔

۲ مدینہ منوّرہ میں باقاعدہ پہرے داری کا نظام کیوں قائم کیا گیا؟

۳ اسلام میں جہاد کی مقصدیت واضح کریں۔

۴ بین الاقوامی تعلقات کے ضمن میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حکمت عملی واضح کریں۔

۵ عام الوفود سے کیا مراد ہے اور ریاستی سطح پر اس کی کیا اہمیت ہے؟

۶ ریاستِ مدینہ سے نظم و نسق کی چند مثالیں بیان کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں سربراہِ ریاست کے اوصاف تحریر کریں۔

۲ سربراہِ ریاست کے طور پر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسلوب کی وضاحت کریں۔

۳ سربراہِ ریاست کی ذِمّہ داریوں کی ادائیگی کے فوائد و اثرات تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

سربراہِ ریاست کے رویوں میں سے چند ایسے رویوں پر نشان لگائیں، جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ رویے کن افراد کے ساتھ اختیار کریں گے۔ **رویے:** حوصلہ افزائی، عدل و انصاف کی فراہمی، یکساں مواقع کی فراہمی، مشاورت، محاسبہ، سزا، خیر خواہی، قانون کی پاس داری